[illegible]

[illegible]

[illegible]

معروف بہ

[illegible]

[illegible]

مطبع نامی منشی نول کشور میں طبع ہوئی

فہرست کتاب

فہرست چمنستان خیالات گوہر

نمبر شمار: نمبر مضمون	نمبر شمار: نمبر تحریر	نام مضمون	نام بحر	ارکان بحر	مصرعہ اول	نمبر صفحہ
۴۲	۱	کروٹ بدلنا اور بیتابی عاشق کا ذکر	[illegible]	نمبر ۵ بحر [illegible]	تم غیر کے سینے پہ چھپ کر کروٹ پہ کبھی اِس کروٹ کبھی اُس کروٹ	۱۱۵
۴۳	۱	بارہ ماسہ انگریزی مہینوں کا	[illegible]	نمبر ۶ بحر [illegible]	جو انگریزی محل نہیں کچھ خلل حکم محمل برابر جاری	۱۱۶
۴۴	۱	مضامین فراقیہ واشتیاقیہ	[illegible]	نمبر ۷ بحر [illegible]	ملا نہیں ہیرا ولبھ ری	۱۱۸
۴۵	۲	چار تمند عشقیہ			اگر ہو برہ کا سا گرجی	۱۱۹

نمبر صفحہ	مصرعِ اولیٰ	[illegible]	بحر	صنفِ سخن	نمبر شمار	نمبر شمار
۱۳۵	میرا خط صنم کو جو پہنچایا دوست	[illegible]	[illegible]	خطِ تصینا	۱	۸۸
۱۳۶	میرا جی ہجر سے گھبرا دوست	[illegible]	[illegible]	اس خیال میں حرف ایسے ہیں جن کے نیچے نقطہ ہوا در پر نہیں	۲	۸۹
۱۳۸	ستمگر ستم ذرا کرے ہر دم	[illegible] نمبر ۱۵ بحر	[illegible]	اس خیال میں اوپر نقطہ ہے نیچے نہیں یعنی بعضے باتقطا و غیثا	۳	۹۰
۱۳۹	اُس گل کا سراپا لکھا گئیں بیکیاں	[illegible]	[illegible]	سراپا	۱	۹۱
۱۴۲	یہ کوئے صنم کا نشان بتلاتے ہیں	[illegible]	[illegible]	عشقیہ	۲	۹۲
۱۴۳	رخسار سے تیرے رنگ ہو پھیکا گل کا	[illegible]	[illegible]	وصفیہ	۳	۹۳
۱۴۵	اک نئی دکان تنبولن نے ہے کھولی	[illegible] نمبر ۱۶ بحر	[illegible]	وصفیہ	۴	۹۴
۱۴۶	جلد جبر لے اے گلفام مجھے عاشق ہیں ناکام	[illegible]	[illegible]	عشقیہ	۱	۹۵

نمبر شمار (مجموعی)	نمبر شمار (بحر)	نام صنعت	نام بحر	ارکان بحر	مصرعۂ اول	نمبر صفحہ
				نمبر ۱۷ بحر		
۹۶	۱	معمائے حل طلب	[illegible]	[illegible]	قول ہمارا سنو پہیلی کھولو بوبو بوبو بوبو	۱۴۸
۹۷	۲	بے نقط			رہبر و راہ کرم ماہر و ہمدم روح عالم	۱۴۸
۹۸	۳	صفت حسن و معشوق			کھلا حسن کا چمن چمن پہ جوبن	۱۴۹
				نمبر ۱۸ بحر		
۹۹	۱	ہر مصرع ... / ہر لفظ بحرف نون ...	[illegible]	[illegible]	نازنین حسین نازنین حسین	۱۵۰
۱۰۰	۲	ہولی			بھاگن جھم جھم بھاگن جھم جھم	۱۵۱

تقریظ و تاریخ ریختۂ کلک جواہر سلک شاعر ذی استعداد و صاحب طبع وقاد جناب منشی ربھی پرشاد صاحب متخلص بہ سحر دوست مصنف سب ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع بدایون

کارساز حقیقی کا شکر بیحد و بیشمار اور احسان ہزار در ہزار کہ انہون کتاب بے مثال مسمے بہ سائین کے سو خیال بعد تصحیح مکرر نہایت خوبی سے طبع ہوئی او مقبول طبع عام ہوئی واقعی بہت نادر کلام ہی لاثانی پسند خاص اور عام ہی کہین حمد کہین مناجات کہین عشق و حسن کی حکایات کہین سوز کہین ساز کہین ناز کہین نیاز کہین گل و بلبل کا افسانہ کہین داستان شمع و پروانہ کہین معرفت و عرفان کہین دنیاوی مطلب کا بیان بندشین چست مضمون درست راگ راگنی کا مزہ سرور افزا صنائع بدائع شاعری دلربا جو بند ہی دلپسند ہی شاعری عجیب مضامین غریب کہین تلازم و اصطلاحات کہین معما و نکات کیا خوب تصویر لاجواب ہی اثر رنگ چمن ہی یا کتاب ہی عیوب سے بری ہی لطف سے بھری ہی یعنی ہین رنگینی لفظون مین دلبری ہی نسخہ ہی یا پری ہی ہر شے ہی اوستادون کی اکثر دیکھین مگر اب تک ایسی کتب دیکھین ہر طرح قابل توصیف و تعریف ہی کیون نہو کس کی تصنیف ہی شاعر باکمال ناظم بے مثال درۃ التاج شاعری طرۂ اکلیل سخنوری نازک خیال منشی گینڈن لال صاحب گوہر بدایونی جو زر سخن کے نقاد ہین یہ خیالات انکے طبعزاد ہین شہرہ انکا چار سو ہی کتاب ہی یا جادو ہی جس طبیعت کو کچھ بھی مذاق سخن یا عشق سے مس ہی اسکو اسکا دیکھنا بس ہی مصنف کو اس کتاب کی تصنیف سے اپنی جودت طبع کا اظہار نہین منظور ہی فقط ان سے مجبور ہی اب تک جو لاونی تصانیف دیگر دیکھنے مین آئین یا گانے والون نے سنائین اکثر بے قاعدہ اور ناموزون پائین اور مضمونون مین بھی بے ترتیب دکھائین طلبیان بدایون نے اصرار مین طول کیا تب مصنف نے موزون کرنا قبول کیا ورنہ اس لاونی کی طرف خواب و خیال مین بھی

رغبت نہ تھی اس قسم کے کلام سننے کی عادت بھی نہ تھی البتہ انشا پردازی اور شاعری سے
مدد کی ہی پانچ چھ کتابین نظم و نثر چھپ چکین اب ایک اور نسخہ تیار ہی مگر انصاف کیا جائے
اور عدل کو ہاتھ سے نہ دیا جائے تو اس کتاب مین بھی جو لکھا ہی سب خوب ہی ہر دل کو عزیز
اور ہر طبع کو مرغوب ہی جو خیال ہی عشق و معرفت سے مالامال ہی صنایع و بدایع شاعری سے
کب خالی ہی کہین تلازم کہین بیان مثالی ہی جس چیز کا بیان کیا ہی سمان باندھ دیا ہی جو کلام
معجز نظام ہی جو بات ہی کرامات ہی خیالات گوہر ہین یا گوہر خیالات کمالات کا جوہر ہین یا جوہر
باکمالات اگر شمہ اسکا وصف بیان ہو شاہنامے کی داستان ہو سمبت ۱۹۳۴ یعنی سنہ [illegible]ع
مطابق سنہ ۱۲۹۳ ہجری مین یہ کتاب تصنیف ہوئی اور بکثرت خواستگار اسکے شائقین صنایع
و بدایع ہوئے چنانچہ اسی زمانے مین چند خیالات مجملاً اور بے ترتیب اور حصہ اول عارفانہ کے
مختصر مضامین مطبع ذخیرہ رفاہ عام سیالکوٹ سے شائع ہوئے حصہ دوم عاشقانہ اب تک علحدہ
نہین چھپا گیا تھا شائقین کا تقاضا تھا لہذا اب اسکی طبع مین جناب منشی نولکشور صاحب نے
اپنی ہمت عالی کو صرف فرمایا تشنگان سخن کی پیاس کو بجھایا اسکی ترتیب کے وقت تک کچھ
قواعد تصنیف اس قسم کی نظم کے مرتب نتھے سنہ ۱۸۷۹ع مطابق سنہ ۱۲۹۶ ہجری مین بشورت
شاگردان مصنف ہذا حضرت عشرت فرخ آبادی نے آٹھ ورق کی کتاب عروض قسم جدید نام مین
چند بحرین اس کتاب کی اور کچھ اپنی طرف سے شامل کرکے چند قاعدے ترتیب دیے کہ نام
بحور اس رسالہ سے اور جو اس رسالہ مین نہ پائے گئے وہ تجویز مصنف ہذا اس فہرست مین داخل
کیے گئے چونکہ یہ نسخہ پہلے تصنیف ہو چکا ہی لہذا ان قواعد کی پابندی سے مستثنے ہی مصنف
ہر طرح قابل داد و ثنا ہی طرز کلام سے رنگینی طبع پیدا ہی ع قبول خاطر و لطف سخن خدا داد ست
اب مین قطعہ تاریخ پر اختتام مدعا کرتا ہون اور دل سے دعا کرتا ہون خدا کرے قبول ہو

مصنف اور سامعین کی مراد حصول ہو وہونا

خدای پاک کا صد شکر و احسان — چھپا یہ نسخہ رشکِ گلستان
لکھو یہ مصرع تاریخ ای تجمل — خیالِ گوہرِ مردِ سخندان ۱۸۸۱ء

تقریظ و تاریخ تصنیف کتاب نتیجۂ جناب والا مناقب منشی نرائن داس صاحب پاسهری تخلص شعلہ رئیس بدایون

آج یہ مجھسے قول اُسکا ہے — کہ کدھر دھیان تیرا شعلہ ہے
تو تو رکھتا تھا طبع میں گرمی — آج کیا ہو گیا جو ٹھنڈا ہے
گرم بازاری سخن بھی دیکھ — تو نے گو اک زمانہ دیکھا ہے
میں نے مانا کہ بجھ گیا تیرا جی — سرد و گرم زمانہ چکھا ہے
مگر اس بات کو بھی خوب سمجھ — نہیں اچھوں سے خالی دنیا ہے
سب برے ہی نہیں ہیں اچھے بھی — یہ ہی دنیا کا کارخانا ہے
اور اچھے نہیں بھی جو غور کرو — ایک پر ایک فوق رکھتا ہے
سیر دنیا سے ہو گیا گر سیر — تو کتابوں کی سیر زیبا ہے
پڑھ چکا گر کتابیں سب اگلی — اُنکا پھر پڑھنا عیب گنتا ہے
تو میں بتلاؤں تو یہ نسخہ دیکھ — اسمیں جو بات ہے وہ اعلیٰ ہے
دیدنی ہے یہ نسخۂ نایاب — دیکھ اسکو جو آنکھیں رکھتا ہے
تجکو ہوگا پسند اور مرغوب — اسمیں وہ ہے جو تجکو بھاتا ہے
تجھے ہوگا عزیز وہ سب سے — تیرے پیارے نے وہ بنایا ہے
اپنے دل سے یہ بات جب کہ سنی — میں یہ سمجھا یہ ٹھیک کہتا ہے

پھر وہ بولا کہ سانچ کو کیا آنچ
ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے

طاق میں سے کتاب لیکر دیکھ
تا ہو معلوم سچ یہ دعوا ہے

میں نے لیکر پڑھی کتاب یہ جب
جانا تب قول اونکا سچا ہے

وصف لکھتا ہوں اس کتاب کا اب
آسمان پر دماغ خاما ہے

مطلع

واہ کیا دلفریب نسخا ہے
پڑھنے والونکا جی لبھاتا ہے

کیسے کیسے خیال نادر ہیں
کیا کیا کلام عمدا ہے

گرچہ دیکھے سنے خیال بہت
نہ سنا ہے نہ ایسا دیکھا ہے

ایک مضمون پر نہیں موقوف
جو ہے مضمون وہ انوکھا ہے

حمد واحد میں جو خیال لکھا
لفظ لفظ اوسکا دُر یکتا ہے

ذکر وحدت لکھا ہے کثرت سے
ایک کو لاکھ میں دکھایا ہے

معرفت کے خیال پڑھنے سے
اللہ اللہ ہی یاد آتا ہے

دل تو یادگی ہے جہان سنت
قلب پڑھکر رقیق ہوتا ہے

عشق اور حسن کے خیالونکو
کیا کہوں میرا دل ہی جانتا ہے

ہے حقیقی بھی اور مجازی بھی
عاشقی کا بیان پورا ہے

شمع پروانونکی ہے جہان تعریف
شعلۂ عشق دل سے اٹھتا ہے

مہ تابندہ کا ہے خیال میں ذکر
وصف خورشید پیکرونکا ہے

وصف افشان لکھا ہے چن چن کر
عرش کے تارونکو اڑاتا ہے

ان خیالونکی چمک دیکھے سے
چاندنی کا بھی جی چھپا جاتا ہے

چار چو کون مین ان خیالونکے　ساری مخلوق کا تماشا ہی
کونسی بات کا بیان نہین　جسکو جو چاہیے مہیا ہی
مندرج ہین عجائبات جہان　اسمین گھر بیٹھے سیر دنیا ہی
درج ہین شاعری صنایع بھی　جو لکھا ہی وہ خوب لکھا ہی
لکھے ذو معنیین بھی ہین خیال　بات مین بات جس سے پیدا ہی
خانہ داری فقیری کے حالات　کہین احوال دین و دنیا ہی
ہی کہین سوز اور کہین ہی ساز　نازکیجا نیازکیجا ہی
ہین مضامین بہت بیش قیمت　الغرض سب طرح سے عمدا ہی
کہین ذکر شراب و شغل کباب　مست کرتا ہی ہوش کھوتا ہی
کہین ابجد لکھی ہی پھولونکی　گل معنی سے ہار گوندھا ہی
کہین شیرینی کا تلازم ہی　جسکا ہر ایک حرف میٹھا ہی
کہین شطرنج گنجفے کا ذکر　کہین چوسر کا اسمین نقشا ہی
کہین ہولی دیوالی اور بسنت　حال تیوہارون کا بنایا ہی
فصل و موسم کا ہی بیان کہین　سردی گرمی کا حال لکھا ہی
سنکے برسات کے خیالونکو　ابر کی طرح دل امڈتا ہی
ذکر زیور نہین خیال مین یہ　شاہد فکر نے پہنا گہنا ہی
کھینچ لی ہی خیال مین تصویر　کتنا اچھا لکھا سراپا ہی
واقعی اس کتاب نادر کو　گر کہون لاجواب زیبا ہی
چھوٹی رنگت مین ہین بڑے مضمون　گویا کوزے مین بند دریا ہی

دوڑتی پھرتی ہے خیالون مین / لنگڑی رنگت مین زور ایسا ہے
کھڑتی ہوتی ہے راگنی آکر / وہ کھری رنگت اسکی عمدا ہے
بڑھی رنگت کی ہے بڑی وہ شان / چرخ کو سنکے چکر آتا ہے
نام جس بحر کا ہے مہر پچان / دلربائی کا اوسمین نقشا ہے
ٹوٹے دلکو وہ مومیائی ہے / نام جس بحر کا شکستا ہے
کیون نہون اسمین ہیچ بیان کیا ہے / کسکی افکار کا نتیجا ہے
منشی منشیان گیندن لال / شاعر و شعر فہم و دانا ہے
شعرا جسکو کہتے ہین گوہر / واقعی اسم با مسما ہے
راستی پیشہ بات کا سچا / سخن آبدار کہتا ہے
ماشاء اللہ طبع نے اسکی / کیا خدا داد حسن پایا ہے
چشم بد دور ہونکی بات ہے / نثر اور نظم خوب لکھتا ہے
ہنر و علم و فضل سبکے سوا / اسکا اخلاق کتنا اچھا ہے
یا خدا روز بہ ہو دولت و عمر / یہ دعا ہے یہی تمنا ہے
دیکھکر اس کتاب کو مین نے / دل سے اپنے کہا کہ سنتا ہے
سال تاریخ اسکی مجکو بتا / تجھے اسدم یہ بات زیبا ہے
تب کہا دل نے مادہ ایسا / باغ گاہائی طرہ اچھا ہے ۱۲۹۳ھ

قطعہ تاریخ تصنیف کتاب از مصنف

خیالات سے مجکو مطلب نتھا کچھ / مگر بعض احباب نے جو تھے پرفن
جنھین شوق تھا راگ اور راگنی کا / طبیعت مین رکھتے تھے اک چلبلاپن

مروت کے معدن محبت کے مظہر
عنایت کے مخزن فتوت کے معدن

کیا مجھسے اصرار جب مین نے لکھے
یہ تھوڑے سے خیالات وقتاً فوقتاً

خدا کے کرم سے ہوا ختم نسخہ
بہ آئین خوب و بہ انداز احسن

کہین حمد ہی اور کہین منقبت ہی
کہین عشق پرفن کہین حسن رہزن

کہین ذکر دنیا کہین فکر عقبیٰ
کہین لطف دریا کہین سیر گلشن

خیالات گاتے ہین جب گانے والے
تو بجتا ہی پھولون سے مقصد کے دامن

ہوئی فکر تاریخ کی مجھکو گوہر
ہوا ختم سے جب یہ نسخہ مزین

کہا ملہم غیب نے لکھ برابر
سر چنگ و طنبور و بلبان و ارگن

تاریخ و تقریظ منظومہ خلاق المعانی تاج الشعرا غیرت خاقانی جناب استاد منشی شیو پرساد صاحب کشتہ دام ظلہ العالی نائب افسر دار برنگہ ریاست اوجین تلمیذ رشید جناب میرزا تفتہ صاحب

سال و سن انیس سو تینتس [۱۹۳۳] مین گوہر نے کتاب
لاؤنی والون کی خاطر سے بنائی لاجواب

واہ کیا ہی وہ کتاب منتخب رشک بہار
کوئی کہتا ہی گل عشرت کوئی در خوشاب

جو کہ گاتا ہی خیالات اوسکے باصرف ہنر
اوسکو دنیا مین شرف ملتا ہی عقبیٰ مین ثواب

لنگڑی رنگت اور بڑی اور رنگت دون کی
ایسی خوبی سے لکھی ہی جو نہین رکھتی جواب

لفظ رنگین و مضامین شگفتہ و منتخب
معنی مقبول ولہا چون دعای مستجاب

اسطرح سے درج ہین اسمین کہ جیسے ماہ و مہر
پر ضیا و پر صفا و پر عطا و خوش خطاب

گو ہین وہ شاگرد میرے ایک بے ریب و ریا
لیگئے سبقت ہین فن شعر مین با آب و تاب

نے ظہوری را ہمسر و نا ظہیرش قیل و قال
نی نظیری را بود با نظم او تاب جواب

گر نویسد بر ورق بیساختہ فقرات نثر	آسمان آرد دو آتش کلک بخشد آفتاب
نیک فہم و نیک فکر و نیک خو و نیک جو	نیک طبع و نیک رفیع و نیک در عین شباب
خیمۂ ابیات او را شد وتد علم عروض	ہم سبب ہم فاصلہ گشتہ برای او طناب
ہی دعا گشتہ کی یہ ہر دم کہ جبتک ہو جہان	ہو طبیعت اسکی اس فن مین نزاکت انتساب

خیال حامل التاریخ از منشی صاحب موصوف

ایک ہزار نو سو تینتس ۱۹۳۳ مین جب گذری بکرم کی سال	چھپی ہی ازبس مصفا خوب کتاب گیندلال

چوک پہلا

اہل معانی سمجھین ہین اسکو کاتب قدرت کی تحریر	صاحب صورت اوسے جانین ہین رشک بدر منیر
شاعر جب دیکھے ہین وہ ایسے کہتے ہین ای رب قدیر	رہے ہمیشہ مفرح گوہر مخمر شاہ ظہیر
گشتہ جب پڑھتا ہی اسکو کہتا ہی دل سے فی الحال	چھپی ہی ازبس مصفا خوب کتاب گیندلال

چوک دوسرا

موتی بھرے ہین گو نگے اسمین بحر سخن سے لا لا کر	ہر در رخشان چھپا ہی رشک سے شرما شرما کر
نار خجالت پہ جلتا گل ہی داغ جگر مین کہا کہا کر	حور بہشتی سنتے ہین شوق سے اسکو آ آ کر
شاہ علی اور گرو تکن گہتے ہین بات و مقال	چھپی ہی ازبس مصفا خوب کتاب گیندلال

چوک تیسرا

کوئی گاتا کوئی سنتا کوئی پڑھتا اسکے خیال	راگ راگنی زیر و بم کرین ہین قیل و مقال
کسیکو ہوتا وجد ہی سنکر کسیکو آتا ہی خوب حال	گو ہفتے ہین سرکو مضامین لکھے جو ہین اہل کمال
انجبرو اسپرا و ترقا سم لکھنو کہتے ہین یہ زبان سنبھال	چھپی ہی ازبس مصفا خوب کتاب گیندلال

چوک چوتھا

کھلا تمھارے دلکو گشتہ راز خفی و ستر جلی	بھید کو اسکے سمجھکے کھلی ہمارے دل کی کلی
اِنّا اعطینا کے اب معنی عیاں ہوسے سو گند علی	سمجھکے دل مین بھرے ہین شوق تیا ہی ہر گلی گلی
سب کی زبان پہ ہی یہ جاری ہے واہ کتاب واہ وا خیال	چھپی ہے از بس صفا خوب کتاب گیند نہال

تاریخ بقاعدۂ جفر طبعزاد شاعر رنگین بیان نکتہ پرور صاحب فہم و ذکا میر محمد امین صاحب دہلوی المتخلص بہ ولا شاگرد جناب گشتہ صاحب ممدوح الصدر

قطعۂ اول تاریخ ہجری

زاہ وا خوب چھپی ہے یہ کتاب گوہر	سنکے تعریف یہ کہتی ہے تمنا سے ولا
تحت اور فوق کے حرفون سے لکھا کر تاریخ	آخری شعر کی توشیح کرو نمبر انشا
حالت خواب مین لکھا جو ترا سبز خط	بلبل فکر ہرا ہون اٹھا صل علا ۱۲۹۰ ہجری

چو سب حروف اول و آخر شعر آخر کے جمع کیے جاوین تو ۱۲۹۰ ہجری ہوتے ہین +

قطعہ دوسرا

عیسوی ڈھونڈھی جو تاریخ کتاب گوہر	تو بتاتا ہون آپ ہین گر تجکو ولا
اول آخر کے اگر حرفون کی تقلیب کرے	حرف سے مصرع ثانی کے ہو مطلب پیدا

تصریح اسکی یہ ہے کہ مصرع رابع کا اول حرف ح ہے اور اسکا آخری لفظ پیدا جسکا آخر حرف الف ہے اب جمع کیا تو ہوے ۹ اور اس ۹ کو جو منعکس کیا تو ۹۱ اور اضافہ کیا ۱۸ سے پر تو اس صورت مین بموجب علم جفر ۱۸۷۳ع ہوے +

قطعہ تاریخ تصنیف کتاب نوکر پر خیا [illegible] جناب [illegible] علی القاب المعی لوذعی فیلسوف صاحب فہم و ذکا منشی رام دیال صاحب متخلص بہ [illegible] دام ظلہ والد ماجد مصنف نسخہ ہذا

گفت برخوردار گیند نہال [illegible]	[illegible] این نگاہ [illegible]

سال تاریخش ز من پرسید در صحبت سخا — شکرستان خیال نادرہ گفتم رسا
۱۲۹۳

از نتائج افکار بلاغت اشتمال جناب منشی لچھمن لال صاحب دانا عم مصنف

مجموعۂ صد خیال ہی رشک بہا — زیبا ہی اگر کہون گلستان خیال
تاریخ کی فکر تھی مجھے اے دانا — ہاتف نے کہا کہ سنبلستان خیال
۱۲۹۴ھ

تاریخ تصنیف کتاب از شاعر بے بدل بابو رامجی مل صاحب سمک بدایونی دوست مصنف

مہربان میرے ہین اک کان عطا بحر سخا — گوہر درج بلاغت گل گلزار وفا
یہ کتاب انکی ہی تصنیف یہ انکا ہی کلام — کیا خیالات لکھے اسمین ہین عمدا عمدا
نہین یہ نسخہ کھلایا ہی گلستان سخن — بلبل خاطر عشاق ہوئین اسپہ فدا
اے سمک معجمہ حرفونمین لکھو تم تاریخ — گلشن عشق ہی بے مثل و سراپا زیبا
۱۲۹۳ھ

تاریخ تصنیف کتاب از شاعر ذی استعداد زر سخن برائے انتقاد منشی انبکا پرشاد صاحب جوہر بدایونی

ہمارے دوست ہین جو بے سکے مخزن — علیم و عاقل و استاد ہر فن
محبی منشی گیندن لال گوہر — بجا ہی کہیے علم و فن کا معدن
لکھے کیا خوب انھون نے یہ خیالات — بطرز نادر و نایاب و احسن
جب اسکو پڑھیے دل ہو شاد و خرم — جب اسکو دیکھیے ہو آنکھ روشن
گلستان سخن ہی انکا نسخہ — گل معنی سے بھر جاتا ہی دامن
جو پوچھی میرے دل نے اسکی تاریخ — ندا دی غیب سے ہاتف نے فورا
حروف معجمہ مین لکھدے جوہر — سراپا زیب و لی تمثیل گلشن
۱۲۹۳ھ

تاریخ تصنیف کتاب از نتیجۂ قلم جادو رقم منشی چھوٹے لال صاحب عم عزیز مصنف شاگرد جناب بحر بدایونی

سحاب کرم بحر فیض و عطا — بہار گلستان لطف و سخا

ہی نام اونکا گوہر کلام آبدار	جنھون نے یہ نسخہ مرتب کیا
حقیقت مین ہین شاہ ملک سخن	نہین ایسا شاعر کوئی دوسرا
بنائی انھون نے یہ نادر کتاب	پڑھی جس کسی نے کہا مرحبا
پسند آئی خاطر کو میری بہت	ہوا جان و دل سے مین اوسپر فدا
کھلایا ہی کیا خوب باغ خیال	خزان کا نہین خوف جسکو ذرا
کہا مجھسے غم ہاتف غیب نے	ہے تاریخ اوسکی گل غم زبا

تاریخ تصنیف کتاب از صاحب فکر رنگین خوش کلام بابو سیتا رام صاحب اہلکار پولیس ضلع بدایون

کس آب و تاب کا گوہر نے یہ لکھا نسخہ	زمانہ شاد ہوا سنکے یہ نفیس کلام
خیال مین ہین یہ تم عشق و معرفت کے رموز	یہ چاہا مین نے کہ تاریخ اسکی ہو ارقام
بتا دیا ہے مجھے ہاتف نے سال طبع معاً	خیال معرفت کرو گنہگار سیتا رام
	۱۲۹۶ء

تاریخ طبع کتاب از شاعر رنگین سخن لالہ رام جیون صاحب بدایونی

کان سخن مخزن علم و ادب	شاعر و نمکین جنکا ہے گوہر لقب
خوب خیالات انھون نے لکھے	ہوتے ہین خوش پڑھکے خیالونکو سب
رام جیون لکھدو سن انطباع	طرۂ دستار بہار طرب
	۱۲۹۸ھ

قطعۂ تاریخ تصنیف کتاب از شاعر خردور لالہ کرپا شنکر سلمہ الاکبر شاگرد جناب سحر

مخدوم مرے جناب گوہر صاحب	جنکا ثانی جہان مین کمتر ہے
تصنیف سے انکی خیالات ہین زیب	جسکا ہر ایک لفظ یہ جوہر ہے
تصنیف کا سال اسکی کرپا شنکر	قانون خیال طرۂ گوہر ہے
	۱۲۹۴ھ

تاریخ طبع از شاعر باکمال عدیم المثال پنڈت دینیدیال صاحب شرر شاگرد مصنف

واہ کیا نسخہ لکھا استاد نے — جبکہ ہے سرمایۂ ناز و نیاز
آشکارا اس سے ہو جاتے ہیں صاف — در حقیقت عشق کے جتنے ہیں راز
اس سے عمدہ کیا لکھیگا کوئی غیر — اسقدر حاصل ہے کسکو امتیاز
ای شرر اس نسخہ کی تاریخ طبع — ہے خیال گوہر دشمن گداز
۱۲۹۸

تاریخ تصنیف کتاب از شاعر نازک خیال لالہ رام لال صاحب راحت متوطن سہاور تلمیذ مصنف

یہ ہے نسخہ بے مثال حقیقت — حقیقت میں لکھا ہے حال حقیقت
کلام حقیقت کہاں حقیقت — کتاب حقیقت مقال حقیقت
ہمیشہ ہے اس گلشن بے خزاں میں — بہار حقیقت نہال حقیقت
خیالات گوہر سے ہوتے ہیں ظاہر — جواب حقیقت سوال حقیقت
مجھے فکر تاریخ کی تھی جو راحت — کہا دل نے لکھا خیال حقیقت
۱۲۹۶

تاریخ طبع از شاعر با دانش و فرہنگ راجہ دیوان سنگھ صاحب متخلص بخوش شاگرد مصنف

کیا خوب یہ خیالوں کا نسخہ ہے واہ واہ — سنتا ہے جو کوئی وہ یہ کہتا ہے واہ واہ
کیونکہ نہ ہو پسندیدہ قلوب جہانیان — گوہر کا یہ کلام مصفا ہے واہ واہ
ای خوش ہے اپنی وصف لکھو اسکا سال طبع — تاریخ نظم عقد ثریا ہے واہ واہ
۱۲۹۸

تاریخ تصنیف کتاب از سخنور یکتا شاعر دانا لالہ بنسی دھر صاحب متخلص بہ دریا تلمیذ مصنف

عجائب خیالات کا ہے یہ نسخہ — مضامین ہیں جس میں بہت خوب و خوشتر
زبان قلم سے صفت کس طرح ہو — ثنا اسکی حد بیان سے ہے باہر
ہیں عشق مجاز و حقیقت کے تابعین — مطالب ہیں توحید کے اسمیں اکثر

صنائع بدائع تلازم معمّا — کیے ہیں ظاہر ہیں اچھی طرح پر
نہ کیوں ہو یہ تصنیف کرنے کیے ہیں — جو تیغ علوم و ہنر کے ہیں جوہر
ہیں لعل بدخشان شعر و معانی — تخلص زمانے میں روشن ہے گوہر
خدا انکو آباد و شاد رکھے — مددگار ہو بخت اقبال یاور
مجھے فکر تاریخ کی تھی جو دریا — کہا دل نے زیبا خیالات گوہر
۱۲۹۳ھ

تاریخ تصنیف کتاب از شاعر خوش فکر باکمال منشی اشرفی لال صاحب اشرفی شاگرد مصنف

استاد ہمارے ہیں جو گوہر — ذات انکی ہے مجمع کمالات
اس نسخے میں درج کر دیے ہیں — جو عشق و حسن کے ہیں حالات
مرقوم خیالوں میں ہیں یکسر — کیا خوب صنائع و مثالات
لکھ اشرفی اسکا سال تصنیف — یکجا سائیں کے سو خیالات
۱۲۹۳ھ

تاریخ تصنیف کتاب از لالہ کنھیا لال صاحب خلف جناب لالہ گوپال سہائے صاحب داروغۂ پولیس

ختم ہے یہ کتاب بمنت رب — شاد ہوتے ہیں اسکو پڑھکر سب
لکھو تاریخ ای کنھیا لال — بے بہا گوہر خیالات اب
۱۲۹۳ھ

تاریخ طبع کتاب از مصنف

جن دنوں فرمائش احباب کا — تھا تقاضا مجھپہ گوہر بیشمار
تب لکھے یہ عاشقانہ سو خیال — میں نہونگا یہ رہینگے یادگار
چھپ گئی فضل خدا سے یہ کتاب — تب ہوئی تاریخ کی فکر آشکار
غیب سے ہاتف پکارا نام سال — ہے خیال گوہر سینہ فگار
۱۲۹۰ھ

دوڑین جو خیالات گانے کے شروع مین گائی جاتی ہین

نمبر ۱

لوگ پھر آ آ کے کرتے ہین نظارے آپکے
انکو پھر ہوتے ہین غیرونسے اشارے آپکے

جو مخالف تھے ہوئے ہین اب پیارے آپکے
کیون جی یہ ہی قول تھے باہم ہمارے آپکے

کیے تھے جو کچھ عہد قرار
نکلے سب جھوٹھے وہ اے دلدار

تمھارے یار ہوئے اغیار
ہجر سے چشم تھی اپنی زار

روتے ہین دریا اور گوہر
منہ دکھا دے کبھی تو اے دلبر

نمبر ۲

سیر کو وہ رشک گل جب باغ کے اندر گیا
گل خوشی سے پھول کر جامے سے ہو باہر گیا

جب گلستان لیکے پڑھنے کو مرا دلبر گیا
جتنا مکتب تھا گلونسے سبکا دامن بھر گیا

کوئی تاپا آگ سے اور جل کسیکا گھر گیا
امتحان خنجر کا ٹھہرا اور ہمارا سر گیا

زلف کا رخ پر لانا تھا
مدعا رخ کا چھپانا تھا

بھین اشکونکا بہانا تھا
آنکھین منظور نہانا تھا

ملا نہین مرا مجھے محبوب
چاہ مین گئی طبیعت ڈوب

نمبر ۳

ہی روز قیامت سے بھی بڑھکر شب فرقت
کب ہی ترے گیسو کے برابر شب فرقت
شاید ہی تری زلف کی ہمسر شب فرقت
منھ دیکھے تو آئینے مین جاکر شب فرقت

شب فرقت نے مجھے مارا
کرون کیا یارو اب چارا
جدا ہی مجھ سے وہ مہ پارا
ملیگا دیکھیے کب پیارا

نہین ہی فرقت کا یارا ڈوب گیا قسمت کا تارا
ملا دے خدا مرا جانی سمجھ نہین جو ہی لاثانی

نمبر ۴

بعد مردن بھی رہا دل نہ جلن سے باہر
کیا لکھون شوق کہ ہی حد سخن سے باہر
شرر آہ نکلتے ہین کفن سے باہر
لفظ ہو جاتے ہین جدول کی شکن سے باہر

شوق سے بہت دل ہی مضطر
جدا ہی مرا پری پیکر
کہین یون روپ چندر کیا غم
حال ہی فرقت سے ابتر
ملا دو جلد کوئی لاکر
جھلکتا طرہ جھم جھم جھم

نمبر ۵

یار نے گھونگھٹ رخ روشن پہ مارا کھینچکر
گھر مین جا بیٹھا صنم ہم سے کنارا کھینچکر
رہ گئے ہم جی مین ارمان نظارا کھینچکر
غم نے حسرت سے نکالا دم ہمارا کھینچکر

کھینچتا آہین ہون غمناک
جگر ہی اپنا غم سے چاک
خدا اب وہ دن دکھلاوے
عشق نے ڈالی سر پر خاک
دیکھیے کب ہو پلا پاک
گوہر وصل ہاتھ آوے

نمبر ۶ یہ دوہڑ مخصوص ہی خیال نمبرہ برسات سے

ساقیا لانا شراب اچھی دوبارا کھینچکر — اور ملانا عطر عنبر اومین سارا کھینچکر
پیاس لائی ہی لبون پر دم ہمارا کھینچکر — تو نہ جانا پاس سے ہرگز کنارا کھینچکر

عیش کا روز وصل کی رات — چین کا وقت خوشی کی بات
رہے جب اپنا دلبر سات — نہ آوے خوش کیونکر برسات
گرجتے بادل ہین گھنگھور — پپیہے کرتے پی پی شور

نمبر ۷ یہ خیالات ہولی سے مختص ہین

ہولی آئی گیا غم بھاگ کھلے اپنے بھاگ — عیش کی رات ملی عیش سے ہر رات کو جاگ
بھاگ کی فصل ہی اس فصل کا خوش کیون نہو بھاگ — رات کا وقت ہی اس وقت کا گاؤ کوئی راگ

موسم ہولی ہی خوشتر — پیجیے بھر بھر کر ساغر
لٹانا چاہیے مال و زر — بھرے ہون دہن مین گوہر
ہوش مین نبسی وھر آؤ — خیال اک ہولی کا گاؤ

نمبر ۸ متعلق خیال ہولی

بہار آئی ہی ہولی کی جہان مین سبکو مستی ہی — جوان و پیر خوش ہین شغل و شوق مے پرستی ہی
بتان شوخ کی پوشاک پر رنگت برستی ہی — خوشی سے جام خندان ہین صراحی آج ہنستی ہی

آج ہین خوشی سے سب بیہوش — کوئی ہی مست کوئی خاموش
شرابین کرتے ہین سب نوش — خوشی کا چارو طرف ہی جوش
بڑا ہی ہولی کا تیوہار — ملیگا مجھسے میرا یار

نمبر ۹ متعلق خیال ہولی

صراحی مین بھری ہی کیون مئے گلفام ای ساقی — بہار آئی ہی ہولی کی پلادے جام ای ساقی

ملا ہو سال بھر کے بعد یہ ہنگام ہولی ساقی ترا ہو نام اے ساقی ہمارا کام اے ساقی
گزک کے واسطے لا پستہ و بادام اے ساقی لیا کرتے ہیں تیری چشم و لب کا نام اے ساقی

ساقیا پلا دے مے کا جام آ گئے ہولی کے ایام
بھلا ہو دونوں کا انجام ہمارا کام تمھارا نام
خدا نے زبان میری کھولی نہ گاؤں خوشی سے کیوں ہولی

نمبر ۱۰ متعلق عام خیالات ہولی مخصوص حصہ عارفانہ

ہولی کا روز آیا ہے موسم ہے یہ عجب جام شراب عیش سے ہیں مست غنچہ لب
اڑتا ہے جو عبیر و گلال آج خوش ہیں سب چھایا ہے ابر ایسا کہ سورج گیا ہے دب

ساقیا کر دے متوالا تو ہی ہے اک ہمت والا
ہمیشہ بول رہے بالا ہو وے دشمن کا منہ کالا
بنسی دھر برج کی بولی میں سناؤں طرہ ہولی میں

نمبر ۱۱ متعلق خیال گنجفہ نمبر ۹ کے

نرگس کو تیری آنکھ سے نسبت ذرا نہیں نسبت جو کوئی دے تو اسے سوجھتا نہیں
غم کھانے کے سوا کوئی اپنی غذا نہیں پیتا ہوں خون دل کبھی پانی پیا نہیں
سمجھے نہ اسکو کھیل یہ ہے سر پہ کھیلتا گوہر یہ عشقبازی ہے کچھ گنجفا نہیں

گنجفہ نہیں عشق کا کھیل بڑی اس کھیل کو ہو گی جھیل
ملانا کٹھن ہے اسکا میل ابھی تو کچھ دن پاپڑ بیل
گنجفہ رکھے بازی اٹھ عشق کی بازی میں نو سو اٹھ

نمبر ۱۲

نہین خال سیہ ہرگز لب لعلین جانان پر	ہوا فرمان روا زنگی کوئی ملک بدخشان پر
خیال آمتے ہی اک آسیب آتا ہے دل و جان پر	کسیکا ہنسکے کرنا بات رکھ اونگلی زنخدان پر
الف انگشت ہے من ہو سیب	نہ آوے کیون دل پر آسیب
قباسے یار دیکھ چیز زیب	چاک کرتا ہون دامن جیب
پاؤن مین پکڑون جوڑون ہاتھ	ملے وہ شوخ بشمبھ ناتھ

نمبر ۱۳

اوس شوخ سے گر آنکھ لڑائی نہین ہوتی	اک خلق سے اور ہمسے لڑائی نہین ہوتی
کب دل کے سوا کوئی طرفدار ہوا اپنا	کب تیری طرف ساری خدائی نہین ہوتی
خورشید کا چشمہ ہے مرے یار کا عارض	اس چشمے مین گوہر کبھی کائی نہین ہوتی
بہت ہے اپنا دل بیتاب	تڑپتا ہر دم جیون سیماب
گیا ہون بھول خوراک و خواب	نہ دانا بھاتا ہے نہ آب
ملا دے جلد خدا دلبر	بہت ہے ہمگین نصیبی جھر

نمبر ۱۴ متعلق خیال فارسی بحر دوم نمبر ۱۸ و ۱۹ انعام نمبر ۵ و ۸ خاص

اے بیا بنشین کہ گویم با تو راز دل دمے	من نہ گویم آنچہ گوید سوز و ساز دل دمے
گرچہ گوہر خاک شد برباد شد فی آب شد	کم نشد لیکن بہ دنیا حیف آز دل دمے
دلم در زلف گشت اسیر	چہ سازم درین وقت تدبیر
برائے خدا مکن تاخیر	بیا اے شوخ بت بی پیر
خیال تازہ گفت فی الحال	عاشق صادق گیندا لال

نمبر ۱۵ مخصوص خیالات بہار

ہم بغل ہمدم نہین برسات مین مشکل پڑی
سنکے بجلی کی تڑپ ہڑل کو بیتابی بڑہی
دیکہہ بارش کو لگادی اپنی آنکھون نے جھڑی
رعد کرتا شور ہی لرزے ہی سینہ ہر گھڑی

جدا ہی بارش ہین گلفام
نہین ہی خاطر کو آرام
خوش آوے کیون ہمکو برسات
کرین کیا لیکر ہم کا جام
ہمین نہین بھاتے یہ ایام
نہین ہی اپنا دلبر ساتھ

نمبر ۱۶ متعلق خیال بارہ ماسہ انگریزی نمبر ۳، عام نمبر اخاص

مہربانی کا ہی ایسا قی تری یہ وقت مین
ہند مین دورہ ہی انگریزون کا خلقت کو چین
عاشق معشوق سب بیٹھے ہین خوش باندھے ہین لین
جنٹلمین شیری رم برانڈی بیر لایا پوٹ وین

دور ہی انگریزی سب بے جور
ذرا تم دل مین کرنا غور
سنو جیسے اسکی آسا ہی
چلے انگریزی ہم کا دور
خیال اک گاتا ہون فی الفور
نیا یہ بارہ ماسا ہی

نمبر ۱۷ متعلق خیال نمبر ۴، عام نمبر اخاص

دے خدا کا نام ساقی صاف مے مجکو پلا
غیب سے مجکو خزانہ عاشقی کا ہی ملا
پاک عاشق ہون سے آئینۂ دل کو جلا
لوٹ تو بھی کچھ بہا ہین آ کے گلشن ہی کھلا

ساقیا تو ہی مراد مساز
عشق کے جتنے ہین انداز
سیکھ گئے مجھسے سب باتین
جلد کر در میکدہ باز
مین ہون آن سبکا محرم راز
سیکھ لے تو بھی کچھ گھاتین

سدہ سری گنیش آئیہ

آغاز خیال گوہر

نمبر ۱ بحر نمبر اول

	بہار زیہ خط صنم کا آیا چمک اوٹھا دل مثال بلبل بجا ہی خط کو کہوں گلستاں کہ خط کا ہر حرف تھا ہر اک گل	مطلع یعنی ٹیک

چوک یعنی بند اول

الف مین آنما آنغوان کا بہار سیلے کی دیکھی ہے مین تعام کے گل کا سبز جسے ثبوت ثمرہ تھا حرف ثے مین	تمام تسبیح کے گلو مین جو تازگی ہر وہ دیکھی تے مین جمال جو جی کا جیم مین تھا حنا کے گل کا تھا حال حے مین

جو خوبی خطمی کے پھول مین ہر وہ حرف خے مین تھی خط کے بالکل بجا ہی خط کو کہوں گلستاں کہ خط کا ہر حرف تھا ہر اک گل

نمبر ۲

وہ ڈلہ یا حرف دال کا تھا کہ جس سے داودی شرم کھاتے ہے نہ تھا نہیں رنگ بو کچھ نظر اگر رے کی رزق اے	ذکیل زوقی کا پھول ہو جو ذال کو وہ دیکھ پاوے ہو زعفران زار و خوار نا دم اگر ہووے زینت زے دکھاوے

ہو سین سنبلے کو دیکھے تو کھاوے غیرت سے زہر سنبل بجا ہی خط کو کہوں گلستاں کہ خط کا ہر حرف تھا ہر اک گل

اس کے بیچ مین مصنف نے ہر حرف ابجد کو ایک پھول مقرر کیا ہے اور پھول کا نام بھی بحسب حروف ابجد کے ہے اور دوسرے پاس کا لفظ بھی ادا ہی حرف کی رعایت سے لیا ہے ۱۲ ...

نمبر ۳

تشبیہ شبو کی شبیں میں تھی شگفتگی جسمیں تھی سراسر
ضرور ہی تھا وضمیران تھا ضمیر موجب سے تازہ و تر

صفت کروں جا کی بیان کیا صفا میں تھا وہ گل صنوبر
وہ تازگی تھی طرے کی نرالی کہ جیسے طرہ کا گل ہو بہتر

ظہور بس وفا ہر اک گل کا تھا حرف ظہو میں طالع با مل
سجا ہو خط کو کہوں گلستاں کہ خط کا ہر حرف تھا ہر اک گل

نمبر ۴

وہ حرف تھا عین کا شباب کہ عشق پیدا تھا جسمیں عالم
ونیک گل تھا حرف فے کا کہ جس سے فرحت ہو دل کو ہر دم

غرض کہ گل حرف غین کا تھا کہ دیکھے غنچہ تو اسکو ہو غم
تمام لکھے صفت قاف کا کیا قمر کا گل جس سے حسن میں کم

کمال کیا کاف کا بیان ہو کہ کیتکی کا سا تھا سب گل
سجا ہو خط کو کہوں گلستاں کہ خط کا ہر حرف تھا ہر اک گل

نمبر ۵ چھاپ یعنی مقطع

گلاب کا گل تھا کاف کا حرف لام تھا لاکلام لالا
وہ نون کا تھا حرف نرا و نہ اللہ وردے گل سے تھا جو اعلےٰ

جو میم منور بھی کے تھا مقابل تو نون نرگس تھا نرالا
جو ہار سنگھار حرف ہا تھا تو حرف یا یاسمین سے بالا

رسید گوہر نے خط کی لکھکر کھلائے ہیں جس میں پھول بالکل
سجا ہو خط کو کہوں گلستاں کہ خط کا ہر حرف تھا ہر اک گل

نمبر ۶ عام ٹیپ یعنی مطلع

ملک کہیں واہ واہ فلک سے پڑھیں جو القاب خط کے سارے
لکھیں ہم ایسا جواب خط کا کہ جسکے سب حرف ہوں ستارے

چوک یعنی بند اول

الف ہو گر آفتاب اور تو ہے ہو بہ جلیس سے تبھی شب بھی جھلکے
تجلی ایسی ہو حرف بے کی کہ کانپے ترک فلک بھی تھر تھر

ہو تے کے نقطوں سے ایسا ثابت کہ ہو ثریا زمین کے اوپر
وہ جیم کا اسکے دائرہ ہو کہ جا کے جوزا کا برج بھی ڈر

وہ اسکا ہو حرف حا سے خطی کہ حوت کا برج جس سے ہارے
لکھیں ہم ایسا جواب خط کا کہ جسکے سب حرف ہوں ستارے

نمبر ۲

خجل ہو خورشید حرف خے سے مقابلے کی نہ تاب لائے
وہ دلستاں حرف دال کا ہو کہ دلو کا برج ڈوب جائے

جو دو ذنب اسکا ذال دیکھے تو ذلتیں سیکڑوں اٹھائے
ہو روشنی اسکی رے میں ایسی کہ راہ کو راستہ دکھائے

یہ حرف زے سے ہو راز زہرہ کہ زرد چہرہ ہو غم کے مارے
لکھیں ہم ایسا جواب خط کا کہ جسکے سب حرف ہوں ستارے

نمبر ۳

کچھ ایسے دندانے سین کے ہوں کہ جیسے سورج کی کرنیں نمایان
شہاب ثاقب ہو شین اسکا شمار کرتے صد کا ہو امکان

وہ صاد ہو صبح کا ستارہ صفا سے جسکی جہان ہو تابان
ہو ضاد ضو غیر غام چرخ سے بھی ضیا میں اپنی کمال نہ پنہان

جو طائر نسر طو کو دیکھے تو طاقت زور سب سدھارے
لکھیں ہم ایسا جواب خط کا کہ جسکے سب حرف ہوں ستارے

نمبر ۴

ہو ظل خورشید ظو سے ظاہر تمام خط ہو وے نور گستر
عطارد اسکا جو عین دیکھے تو عقل کھا جائے اسکی چکر

وہ غین ہو غیرت غزالہ کہ جسکے چشم فلک سراسر
فروغ ایسا ہو حرف فے کو کہ فرق ان میں بھی ہو نہ [illegible]

قمر سے روشن ہو قاف اسکا کہ قطب بھی الامان پکارے
لکھیں ہم ایسا جواب خط کا کہ جسکے سب حرف ہوں ستارے

نمبر ۵

کچھ ایسا عمدہ ہو کاف اسکا کہ جسکو کیوان پہ ہووے سبقت
وہ میم کا حرف ہو منور کہ مشتری کو کرے ملامت
وہ لام ہو جسکے ہوں لمعات کوئی چرخ کھاسے بحیرت
وہ نون ہو اسکے نور سے ہووے کہ دیوے ناہید کو ندامت

جو دوائی عقرب اسکا وہ واو دیکھے تو منفعل ہو بارے
لکھیں ہم ایسا جواب خط کا کہ جسکے حرف سب ہوں ستارے

نمبر ۶

ہر اک نقطہ ہر اک پتی کا ہو یہ ہا نور ہو اسکی روشن
لکھی ستاروں کی ہیں ۲۸ حرفی یہ خط منور ہو اور مزین
ثیانی انجم ہو یا پروہ یا کہ نور کا جسکو کہیے مخزن
کچھ ایسی ہو آب تاب گوہر کہ جسکے جلوے ہیں سارے روشن

یہ سب تعلی کی باتیں ہمنے کہیں ہیں اب ہند کے سہارے
لکھیں ہم ایسا جواب خط کا کہ جسکے حرف سب ہوں ستارے

نمبر ۳

لکھا شکر لب سے ہمکو نامہ ہمارا منہ کھٹا ہے بے تامل
مزہ کہوں کیا حروف خط کا بکان مٹھائی کی تھا وہ خط کل

نمبر ۱

الف میں نہ وہ آب اور مزہ تھا امرتی جس صفا میں پائی
جلابی میں جلیبی وہ پیلا تھا وہ جیم اسکے حروف میں تھی بہاری
وہ بتاشا اسکی تھی بے میں لذت جسپہ برفی کو بیقراری
جو دو بہشت اسکا دال دیکھے تو اسکو چاشنی ہو وہ انگاری

رقم ہو کیونکہ مذاق اسکا کہ ریوڑی کو رہ تی تھی جل
مزہ کہوں کیا حروف خط کا دکان مٹھائی کی تھا وہ خط کل

نمبر ۲

وہ سب میں اچھا تھا عین کا حرف جسکو سوہانی تھی حلوا
صفت بیان ہو سکے وہ صاد کی کیا صفا میں تھا یعنی جیسے پیٹھا
بیان ہو شیرینی شین کی کیا شکر ہو جسپر نثار و شیدا
کہوں میں کیا ہم کہ لوت طوطی کیا حلاوت شیرین تھا سیاہی میں تھا

وہ عین میں جو لطف تھا کچھ کہ شہد ہم سے بنا تھا عسل گھل

مزہ کہوں کیا حروف خط کا دکان مٹھائی کی تھا وہ خط کل

نمبر ۳

وہ قاف یہ مثل حرف تا تھا کہ تا جو قالب وہ یہ نبات
کہوں گا قند قاف کو کیوں یہ کب ہے تشبیہ اسکے لائق

قلم لکھے وصف قاف کا کیا بھلا دے جو قند کی حقائق
وہ گاف گپ چپ کی تھی مٹھائی کہ جسکے پیارے تھے لاکہ شائق

وہ لڈو نون کا تھا لام میں لطف جسکا ہے ساری خلقت میں غل
مزہ کہوں کیا حروف خط کا دکان مٹھائی کی تھا وہ خط کل

نمبر ۴

مذاق کچھ میم کا تھا ایسا کہ گو مصری بھی تھا شاپایا
ورق تھا نقرہ کا واو کا جو دیکھ اصل ہے پیسے جسنے پایا

نبات شہ بے نہ تھی کی تو دون بہ تہہ تھا ہاتھ کس نے بھلایا
جو یاشمی تھی وہ آئی جو رخ جو بارہ یاقوتی آ سکی نہ تھی یا

رسید خط میں یہ چیونٹی اب بھی کہ وہ ہر طرح کی کہی گل
مزہ کہوں کیا حروف خط کا دکان مٹھائی کی تھا وہ خط کل

نمبر ۵

چمن میں آئی بہار تازہ کا دن کا جوبن ہوا سوایا
بجا ہے شادی سے شادیانے خوشی خوشی سے بسنت آیا

نمبر ۱

صنم نے پہنی قبا بسنتی ہے عاشقوں کی ردا بسنتی
چمن میں ہر گل کھلا بسنتی تمام صحرا ہوا بسنتی

ہر اک نے جوڑا رنگا بسنتی ہوئی ہیں گلیاں جا بجا بسنتی
ہے شاہ سے تا گدا بسنتی شراب ساقی پلا بسنتی

اشعار

ساقیا ہے ترا خیال کدھر
کچھ تجھے ہے بسنت کی بھی خبر

بھر بسنتی شراب سے ساغر | زعفرانی ہی جامۂ دلبر

مبارکی اور سلامتی کا تمام عالم نے غل مچایا
بجاؤ شادی سے شادیانے ہنسی خوشی سے بسنت آیا

نمبر ۲

خدا کی ہی آج مہربانی خوشی سے کٹتی ہی زندگانی | نہ کیون ہو غیرت سے غیرت پانی که مہربان ہی وہ یار جانی
غلط ہی یوسف کی سب کہانی نہین ہی کوئی صنم کا ثانی | بہار ہی اسکی جاودانی لباس ہی اسکا زعفرانی

اشعار

نرگس نے آنکھ کھولی ہی کیون انتظار کی | آمد ہی آج باغ مین کس گلعذار کی
ہی خلق مین بسنت سے آمد بہار کی | گل پر لگی ہی آنکھ چمن مین ہزار کی

خدا کا کرتا ہون شکر لاکھون که سال پیچھے یہ روز آیا
بجاؤ شادی سے شادیانے ہنسی خوشی سے بسنت آیا

نمبر ۳

کھلی ہی نرگس چمن مین عجب کھلا ہی صد برگ خوشنما تر | ہی کھل رہی کیتکی کہین پر کہین پہ سرسون ہی جلوہ گستر
کھلا ہی سنگھار ہار کیسر کہین پہ ہی زاج رنگ بہتر | کہین ہی دور شراب ساغر غرض که ہی لطف ہر طرح پر

اشعار

بسنت آیا شگوفہ لایا تازہ گل کھلایا ہی | بہارستان مین سرسون کو پھیلی پر چھایا ہی
بسنتی پہنی ہر ایک گلرو نے رنگایا ہی | شراب زعفران کا جام ساقی نے پلایا ہی

غلط کرو غم پیو شرابین کہان کی دھوپ اور کہان کا سایا
بجاؤ شادی سے شادیانے ہنسی خوشی سے بسنت آیا

نمبر ۴

بسنت جب جہاں میں جگمگایا خوشی سے سب خلق نے منایا — پری وشوں نے پراجابا بسنتی جوڑا نیا سجایا
ہمارا دل بھی خوشی میں آیا خیال فوراً نیا بنایا — سبھا میں جب بنتی زہرہ نے گایا تو چنگ شمس کا چھین لایا

اشعار

جہاں میں ہوا جلوہ گر جب بسنت — خوشی سے منانے لگے سب بسنت
ہمارا بھی بر لایا مطلب بسنت — مبارک ہو ہر اک کو یارب بسنت

ہمارے اوستاد ہیں جو گوہر مدام خوش رکھے انھیں خدایا
سجاد شادی سے شادیانے ہنسی خوشی سے بسنت آیا

نمبر ۵

چمن میں ہے باد سرد چلتی فلک پہ چھائی ہے بدلی کالی
ہوا ہے برسات کی نرالی گھٹا ہے برسات کی نرالی

نمبر ۱

کنارے دریا کے دیکھو جا کر ہے سبزہ کیا خوب لہلہاتا — کہ دیکھ کر جسکو جی خضر کا بھی شاد ہو کر ہے لہر کھاتا
ہے رنگ بدلی نئے بدلتی ہے اپسرا ستونکی طرح آتا — ہوا ہے اٹکھیلیوں سے چلتی فلک نئے رنگ ہے دکھاتا

چمن میں صحرا میں گھر میں بن میں جہاں میں ہے ہر طرف بجالی
ہوا ہے برسات کی نرالی گھٹا ہے برسات کی نرالی

نمبر ۲

خدا کی رحمت سے ایک جانب ہے بوندیوں کی پھوہار دیکھو — سفید بگلوں کی آسمان ہے جاری کیا کیا قطار دیکھو
پہاڑ کیا اور کیا بیابان ہر اک طرف سبزہ زار دیکھو — اثر دکھاتی ہے اپنا برسات یارو کیا کیا بہار دیکھو

خوشی سے غنچے ہیں کھلکھلاتے تو پھول پھولے ہیں ڈالی ڈالی
ہوا ہی برسات کی نرالی گھٹا ہی برسات کی نرالی

نمبر ۳

تمام مرغان بوستان کو ہی آج رنج و ملال بھولا
بنائی رسی ہی عشق پیچاں کی شاخ گل میں ہو ڈالا جھولا
جھکولے باد سحر ہی دیتی خوشی سے بلبل کا دل ہی پھولا
ملار گاتی ہیں قمریاں سب مجھے بھی ساقی شراب تو لا
چمکتی بجلی ہی آسمان پر کہیں عیان ہی شفق کی لالی
ہوا ہی برسات کی نرالی گھٹا ہی برسات کی نرالی

نمبر ۴

گرجتے بادل ہیں خوب گھنگھور مور کرتے ہیں شور ہر دم
پپیہے پی پی پکارتے ہیں تو بھرتی کوئل ہو کو کا دم
وہ سیمبر ساتھ ہی ہمارے نہ کیسے برسات ہو خوش ہم
طرح طرح کے جو لطف دیکھے تو دل ہوا گو ہر اپنا ...
بہار برسات کی جو بھائی تو ہمنے یہ لاونی بنالی
ہوا ہی برسات کی نرالی گھٹا ہی برسات کی نرالی

نمبر ۶

تمھیں ہی ذرہ نوازی لازم کہ چہرہ ہی آفتاب انور
نہ زیردستون پہ ظلم کیجے کہ غم سے ہی اُنکا حال ابتر

نمبر ۱

دیار خوبی کے شاہ ہو تم غلام ہیں آپکے سکندر
وہ شرح عارض ہی شمع گل کی نصیب میں ہیں ...
کسیکا بیش اور کسی کا کم تھا تمہارا خود دور سب سے بہتر
تمہارا ہی خوف سب پہ غالب ...

کیا زبردست حق نے تمکو تو چاہیے رحم سب کے ...

نہ زیر دستون پہ ظلم کیجے کہ غم سے ہی انکا حال ابتر

نمبر ۲

کرے نہ دنیا مین عشقبازی کہ ہمین تکلیف دہی سراسر	نہ مال اور گنج فائدہ دے مصادرہ عشق کا ہی بڑھکر
ہم اپنا دل دیکے ہین پشیمان ہی رنگ بدرنگ حال دیگر	نہ کیسے دہلے جگر ہمارا کہ تم نہین آتے پاس دم بھر

نگہ کی شمشیر کو سنبھالو نہ ہمکو نہلاؤ خون کے اندر
نہ زیر دستون پہ ظلم کیجے کہ غمسے ہی آنکا حال ابتر

نمبر ۳

تماش مین اپنی ہم بھی یکتا ہین یاد رکھیے گا بندہ پرور	جو ہمسے تاج وکلاہ مانگو تو رکھدین ہم اپنا کاٹ کر سر
جو عرض کرتے ہین حال اپنا برا تے تم کیون ہی بات دلبر	چھڑاؤ پیچھے سے غم کے ہمکو کہ چھوٹے جاتے ہین چھکے یکسر

ذرا سمجھ بوجھ کام کیجے کہ خوبھی ہو شل روسکے بہتر
نہ زیر دستون پہ ظلم کیجے کہ غمسے ہی آنکا حال ابتر

نمبر ۴

اگرچہ ہین ہیچ عیب شرعی نگہ ہی یہ عشق سبسے برتر	خلل ہی لاتا دماغ و دل مین خلل کرتا ہی عاشقون پر
جگر کو کرتا ہی سوخت غمسے یہ نادری حکم ہی برابر	حواس اڑتے ہین سطر جیسے ورق اور ڑین جیسے ہوا کے اندر

سبھا مین گاتا ہی بنسی دھر آج جنگ لیکر خیال گوہر
نہ زیر دستون پہ ظلم کیجے کہ غمسے ہی آنکا حال ابتر

نمبر ۵

بچھاتے شطرنج عشق کی ہین نہ پوچھو ہمسے کہ حال کیا ہی
جو کوئی شاطر ہو وہ سمجھ لے کہ عشقبازی کی چال کیا ہی

نمبر ۱

ادھر تو باغی عقل کا شاہ جو کہ ناحق جھگڑ رہا ہے
ادھر شکیب و قرار و طاقت کا سارا لشکر بگڑ رہا ہے
وزیر اعظم ہمارا دل ہے وہ اس مخالف سے لڑ رہا ہے
ہوا سوار و ذکا کا رخ ہے پیادہ ہر ایک کا اسپ اڑ رہا ہے
ارادہ کیا کہ سکیں پیادے زیادہ انکی مجال کیا ہے
جو کوئی شاطر ہو وہ سمجھ لے کہ عشقبازی کی چال کیا ہے

نمبر ۲

ہے دل کا منصوبہ مہرہ ماروں جو زور آتے ہیں دکھاؤں
ہے عقل کا قول ہر گھڑی یہ سنو اگر تو تمہیں سناؤں
شکست دوں عقل کو کروں زچ فرنگ اور روم تک بھگاؤں
بساط ہوتی ہے دل کی تھوڑی اسے کہیں قید میں پھنساؤں
ہیں فوجیں دونوں طرف سے تیار دیکھیں ہوتا مآل کیا ہے
جو کوئی شاطر ہو وہ سمجھ لے کہ عشقبازی کی چال کیا ہے

نمبر ۳

کسی نے بازی نہ جیت پائی ابھی یہ درپیش ہے لڑائی
تھا رئیس ایک درمیاں میں بیان کروں کس کی کیا صفائی
ہوا نہ دونوں میں ایک کا مات جبر بھی ایک نے نہ پائی
تھا حسن مشہور نام اسکا وہ بولا ہے صلح میں بھلائی
رہی جو دونوں کی بازی قائم تو اس سے بڑھکر کمال کیا ہے
جو کوئی شاطر ہو وہ سمجھ لے کہ عشقبازی کی چال کیا ہے

نمبر ۴

کیا رضامند عقل و دل کو اور آپ کو عشق میں ملایا
پڑی یہ گوہر کے کان میں بات حال کو گو نے جا سنایا
ملے جو حسن اور عشق باہم تو دونوں کا دل خوشی میں آیا
پسند خاطر یہ قصہ آیا خیال فوراً وہیں بنایا
سبھا میں گاتا ہے آج منشی بغور دیکھو خیال کیا ہے

جو کوئی شاطر ہو وہ سمجھ لے کہ عشقبازی کی چال کیا ہے

نمبر ۸

مزار پر بعد مرگ اپنے یہ ایک مصرع کھدا ئینگے ہم
مرینگے سو بار ہوسکے زندہ مگر نہ دلکو لگا ئینگے ہم

نمبر ۱

مزہ اوٹھائینگے بیخودی کا نکلکے صحرا کو جائینگے ہم
ملال واندوہ و رنج و کلفت جو کچھ کہ ہوگا اُٹھائینگے ہم

مزاج میں پاس قول کا ہے نہ لوٹ کر گھر کو آئینگے ہم
مے محبت سے مست ہیں ہم پئینگے کچھ ہم نہ کھائینگے ہم

مگر سمجھ لو یہ بات یارو ہر ایک کو یہ ہی سنا ئینگے ہم
مرینگے سو بار ہوسکے زندہ مگر نہ دلکو لگا ئینگے ہم

نمبر ۲

مکان بنا ئینگے لامکان پر نرالی دنیا بسا ئینگے ہم
ملینگے جا کر نہ خود کسی سے نہ دوسرے کو بلا ئینگے ہم

محبت اللہ کی کرینگے تو نفس کے بس میں نہ آئینگے ہم
مقابلے میں جو کوئی آوے تو خوف دل میں نہ کھائینگے ہم

معاملہ راست ہے ہمارا سے نہیں بھول جائینگے ہم
مرینگے سو بار ہوکے زندہ مگر نہ دلکو لگا ئینگے ہم

نمبر ۳

محال ہے کار ترک دنیا مگر نہ اندیشہ کھا ئینگے ہم
مقام ناپائدار ہے یہ مثال دکھلا ئینگے ہم

مہم یہ ہم سر کرینگے بیشک لڑینگے اور سر کٹا ئینگے ہم
مسافروں کی سرا ہے دنیا یہ بات دلکو سمجھا ئینگے ہم

مرادِ دل چھپا اگر ہماری زبان پر پھر یہ لا ئینگے ہم
مرینگے سو بار ہوسکے زندہ مگر نہ دلکو لگا ئینگے ہم

نمبر ۸

شمع سیج ہو کر نہ نگے جیسا جہانمین پیاسی پائینگے ہم
مفید جو ہوگا وہ کہ پینگے مغفرت ابکبوں آنجمائینگے ہم

مصاحبون کو بھی اپنے ہر دم مفید باتین بتائینگے ہم
مرید سچے گروہ کے ہین ہم بجا نصیحت کو مانینگے ہم

شاعرہ معرکے مین نبی خیال گوہر کا گائینگے ہم
مرینگے سو بار ہوگے زندہ مگر نہ دلکو لگا سینگے ہم

نمبر ۹

اب اپنی لو اور ہی کسی سے جہانکے اندر لگائینگے ہم
بسان شمع و چراغ تجھکو جلائینگے اور بجھائینگے ہم

نمبر ۱۰

پری نہین حور بھی نہو تم نہ پاس ہر گز بٹھائینگے ہم
تمھارے کوچے مین دشمنونکی نہ خاک کیا کیا اڑائینگے ہم

ثمر تمھارے غرور کرنے کا خوب تمکو چکھائینگے ہم
جفائین کی ہین جو تمنے ہمپر کچھ اسکا بدلا دکھائینگے ہم

اشعار

چاہیے تمکو تھا اے جان ہمین ایسا غرور
حال پر ہم بیکسونکے رحم کرنا تھا ضرور

خاص کر ہے آپ ہی کا میری جان تمھین ضرور
دیکھ صورت کو مری تم ہنس بجا ہے دور

ذلیل جیسا کیا ہے تمنے تمھین بھی رسوا بنائینگے ہم
بسان شمع و چراغ تجھکو جلائینگے اور بجھائینگے ہم

نمبر ۲

رخ اپنا کیون ہمسے ہو چھپاتے نظر نہ اسکو لگائینگے ہم
زیادہ دولت پہ خانہ آباد سے طرف نہ آئینگے ہم

سمجھ لو یہ بات دل مین اپنے کچھ ایسا نقشہ جمائینگے ہم
شکست الفت کرینگے تمسے شکست تمکو دلائینگے ہم

اشعار

صورت اپنی جو چھپائی آپ نے اچھا کیا
طور اپنا آپ نے بدلا یہی بیجا کیا

ضبط ہمنے اس ستم کا ہو سکا جتنا کیا
ظلم ہم پر رحم غیروں پر کیا یہ کیا کیا

عجب نہیں ہی کہ اس ستم کا نتیجہ دکھائینگے ہم
بسان شمع و چراغ تجھکو جلائینگے اور بجھائینگے ہم

نمبر ۳

غرض ہماری ہوئی نہ حاصل تو پھر غرض کیا کرائینگے ہم
قسم ہے تمسے نہ اب ملینگے نیا ہی دلبر بنائینگے ہم

فریب کھائینگے اب نہ ہرگز تمہاری چالوں میں آئینگے ہم
کرینگے معشوق اور پیدا تمھیں دکھا کر رلائینگے ہم

اشعار

گلبدن ایسا نیا ڈھونڈھینگے ہو جو لاجواب
ماہ پیشانی سے نادم ہو کر جسکے آفتاب

لاکھوں معشوقوں میں ہووے حسن جسکا انتخاب
نرگسی ہوں آنکھ جسکی صورت جام شراب

وصال رکھینگے اوس سے ہر دم ترا تصور نہ لائینگے ہم
بسان شمع و چراغ تجھکو جلائینگے اور بجھائینگے ہم

نمبر ۴

ہمیں بہت تو نے آزمایا تجھے بھی اب آزمائینگے ہم
الف سے یا تک ہیں حرف جو پر خیال تازہ سنائینگے ہم

یقین اب اس بات کو سمجھ لے کہ خوب سیدھا بنائینگے ہم
کرینگے خوش دوستوں کے دلکو چمن سخن کا کھلائینگے ہم

اشعار

کیا خیال صاف گیند لال گوہر نے کہا
تب تبسم پر نہ تھم نبسی دلبر نے مارا قہقہا

رو کے پینے جب سنا یا سنکے دشمن چپ رہا
چشم تر سے دشمنوں کی بزم میں آنسو بہا

خدا نے چاہا تو روز تازہ خیال دنگل مین گا ئینگے ہم
بسان شمع وچراغ تجھکو جلائینگے اور بجھائینگے ہم

نمبر ۱

نہین ہے کچھ کھیل عشق کا کل کھلا نا پڑتا ہے ناگ کالا
نہ دام الفت مین ڈالے ہرگز کسی کے دل کو خدا تعالے

نمبر ۲

جو پیچ چوٹی کے جاتے ہین کھل تو ہوتے آشفتہ ہین جز و کل
ہے مثل مار سیاہ کاکل مچا ہے جس کا جہان مین غل

ختن مین ہوتا ہے مشک کو جل چمن مین کھاتی ہے رشک سنبل
ہین لوگ حشر سے ڈرتے بالکل مگر یہ محشر کا کرتی ہے قل

ہین دونون زلفون کے سانپ کالے ہے ناگ چوٹی کا کوڑیالا
نہ دام الفت مین ڈالے ہرگز کسی کے دل کو خدا تعالے

نمبر ۳

لکھون سیاہی کی مین صفت کیا جدائی کی رات کا سا
درازی مین بھی ہے ایسی یکتا کہ دن قیامت کا جیسا ہوگا

نصیب ہو جیسے عاشقون کا [illegible] ہیت تیرا
حیات نو یہ خضر کا [illegible] نشا ہوا ور [illegible] دیکھا

بہت سے دیکھے ہین سانپ ہمنے مگر نہین ایسا دیکھا بھالا
نہ دام الفت مین ڈالے ہرگز کسی کے دل کو خدا تعالے

نمبر ۴

سنے جو خوشبو کا نام اسکا تو غم سے عنبر ہو گرد سارا
وہاں آتے ہین جان پر کیا بلا مین پھنسا [illegible]

کچھ ایسا ہے یاد اسکو لٹکا کہ سامری اپنا سحر ہارا
وہ یاد [illegible] پیچ [illegible] کہ جس سے مار ونکا مہرہ ہارا

[illegible] کالی بلا ہے کاکل [illegible] اس سے پالا

نہ دام الفت مین ڈالے ہرگز کسی کے دل کو خدا تعالےٰ

نمبر ۹

وہ دونون زلفین ماہ رخ کی وہ کافرون کو ڈس لیوین مثل اژدر
ہیں ناگنی ہی پریشان اس سے اظہر کیون پریشان ہے دل ہمارا
ہوا سے اڑتی ہین جبکہ رخ پر جو اس سے آتی ہین ایک پھیر
خیال آیا جو دل کے اندر خیال ہم نے کہا یہ گو ہر

یہ کہتے ہین روپ چند بشمبر خیال ہو زلف کا نرالا
نہ دام الفت مین ڈالے ہرگز کسی کے دل کو خدا تعالےٰ

نمبر ۱۰

ہوئین ہزارون کی گردنین خم عجب محبت کا ہے اکھاڑا
نرالے ہین داؤ پیچ اسکے سبھون کو ہے عشق نے پچھاڑا

نمبر ۱

بڑا بہادر ہے عشق یارو اسے نہ ہرگز سمجھیے تھوڑا
اسی کا رانجھا ہوا سلامی وہ دوستی ہیر نے کھایا کوڑا
عجب اڑنگے ہین یاد اسکو پھنسا جو کوئی نہ اسکو چھوڑا
اسی کے پیچھے مین قیس آیا اسی نے سر کوہکن کا توڑا

ہزارون گھر اسنے کر دیے پٹ کروڑون انسان کو بگاڑا
نرالے ہین داؤ پیچ اسکے سبھون کو ہے عشق نے پچھاڑا

نمبر ۲

بجا ہے کہیے جو بغلی گھونسا یہ دل سے ہے دشمنی کراتا
جو صبر و طاقت کی پونجی گٹھری ملی تو صاف اسکو ہے چراتا
ہے چاک بانہہ او رجیب کرتا بدن کو ہے عشق توڑ جاتا
مقابلہ اس سے جو ہے کرتا یہ کال پھانس اسکے ہے لگاتا

یہ قینچی بن بن کے ہے کترتا نہ سمجھے سیدھا نہ سمجھے آڑا
نرالے ہین داؤ پیچ اسکے سبھون کو ہے عشق نے پچھاڑا

نمبر ۳

اسی نے حلقۂ زُلف کا گھونگھٹ اُٹھایا چرخے کی طرح گھر گھر
اسی کے ہتھے پہ تو ہمق آیا ولایا پھرکی کی شکل چکر

یہ رومی شطرنج کھیلتا ہی کہین کہین نکلی موٹھ چوسر
رہی جو اک ہفتہ اسکی بیٹھک تو سب سواری پھرا اسے ڈر

لنگوٹیا یار حسن کا ہی ہزارون گھر اسنے ہی اوجاڑا
نرالے ہین داؤ پیچ اسکے سبھون کو ہی عشق نے پچھاڑا

نمبر ۴

نہ پائی اسکی کسی نے کیلی ہی اسکے تیغے کا کاٹ کاری
ہوا زمانے سے کوچ اسکا کری ہی جس سے کہ اسنے یاری

کراتا ہی کوہ و دشت کی یہ بندھا مگر گشت و سیر ساری
خرد نے کُشتی ہی اس سے ہاری بڑا یہ ہی پہلوان بھاری

خیال کو مہر کا روپ چند نے بستم اچھی طرح ہی تاڑا
نرالے ہین داؤ پیچ اسکے سبھون کو ہی عشق نے پچھاڑا

نمبر ۱۲ عام　　نمبر ۱ خاص

خاطر داری سے کہتے ہین باتین سب آشنا لگی
ہاے جہان مین نہین کہتا ہی کوئی خدا لگی

نمبر ۱

ہجر کی شب مین آنکھ ہماری کبھی نہ دم بھر ذرا لگی
کیسی گھڑی تھی جو تجھسے آنکھ میری لبا لگی

ہوا نہ اچھا زخم جگر کا دوا بہت بار ہا لگی
کسی نے کوسا آہ کسکی اسے بددعا لگی

اے دل ناداں تجھے کس لیے زلف سیہ خوشنما لگی
ہاے جہان مین نہین کہتا ہی کوئی خدا لگی

نمبر ۲

کس درخت کو باغ جہان مین نہین ہی یارو ہوا لگی
غنچہ و گل کے ساتھ مین پھرے ہی باد صبا لگی

پانون مین چھالے یہان پڑگئے ہاتھون مین حنا لگی
جل نہ چکا تھا میرا دل آگ جگر مین بھی جا لگی

بیٹھے بٹھائے اپنی جان کے پیچھے ناحق بلا لگی
ہاے جہان مین نہین کہتا ہی کوئی خدا لگی

نمبر ۳

مجھسے کیون بل رکھتی ہردم تیری زلف دوتا لگی
سن اے پیارے تجھے کیا ظاہر میری خطا لگی

نظر تجھے یہ کس دشمن کی تیا تو اے مہ لقا لگی
کمی حسن کی نظر جواب آسنے بر ملا لگی

شراب خالص بلا یار کے مجھے بہت بدمزا لگی
ہاے جہان مین نہین کہتا ہی کوئی خدا لگی

نمبر ۴

اوس دلبر کی پسند میرے دل کو بانکی ادا لگی
کلام گوہر صفا ہی نہین بات ہی ذرا لگی

روپ چند کا خیال سنکر عدو کو حیرت سوا لگی
کے نبسی دھر دکھائی غیر کو دسنے قضا لگی

کہے تمبر ناتھ کہ میری خدا سے ہی التجا لگی
ہاے جہان مین نہین کہتا ہی کوئی خدا لگی

نمبر ۱۲

نمبر ۱۳ عام نمبر ۱۲ خاص

لگن ہماری تجھسے اتو صنم ہی نام خدا لگی
خدا لگی بس کہینگے نہین کہینگے ذرا لگی

نمبر ۱

ذرا لگی نہین آنکھ ہماری ہجر نے کیا بلا لگی
بلا لگی ہی دکھانے جب سے زلف کج ادا لگی

ادا لگی ہیں پیاری تیری خاطر اسمین سوا لگی
سوا لگی ہے طبیعت باغ عشق کی ہوا لگی

ہوا لگی جس دل کو تیری وہ تیر سے کہہ گیا لگی
خدا لگی بس کہینگے نہیں کہینگے ذرا لگی

نمبر ۲

تالو سے نہیں زبان اپنی کرتے کرتے دعا لگی
دعا لگی ہے کہ دلبر دل کی دیوے بجھا لگی

بجھا لگی کو میرے دل کی مت رکھا ہے ہو فنا لگی
وفا لگی رکھ کہ تجھسے لو ہے ای پر جفا لگی

جفا لگی تیری بری نہایت بلکہ سراسر خطا لگی
خدا لگی بس کہینگے نہیں کہینگے ذرا لگی

نمبر ۳

ڈھونڈی اپنی عرش کے اوپر عشق اپنی نے صدا لگی
صدا لگی ہے خدا سے نہیں کہیں جا بجا لگی

بجا لگی تجھے میری نصیحت یا بچا بار و الگی
ردا لگی ہے رسم یہ دل کے زخموں پر دوا لگی

دوا لگی آرام نہ پایا جان پر بلا لگی
خدا لگی بس کہینگے نہیں کہینگے ذرا لگی

نمبر ۴

گیندن لال گوہر کہتے ہیں یار میں حنا لگی
حنا لگی بس دیکھ کر سب پھولوں کو حیا لگی

حیا لگی پھولوں کو ایسی شرم سے چھپائی گھٹا لگی
گھٹا لگی ہے روپ چھپ نبی دھر کی دعا لگی

دعا لگی ہے کہ بشیر عشق کی کوئی اب آ لگی
خدا لگی بس کہینگے نہیں کہینگے ذرا لگی

نمبر ۱۴

نمبر ۱ عام — نمبر ۲ خاص

حور کے رخساروں سے بہتر اے مہ پارے تلوے ہیں
پری کے ایسے کہاں جیسے کہ تمہارے تلوے ہیں

نمبر ۱

فقط زمیں کے لوگوں ہی کو نہیں پیارے تلوے ہیں
جانیے کیا کیا عاشقوں سے آپ کے اشارے تلوے ہیں

چرخ سے بھی تو دیکھتے چاند ستارے تلوے ہیں
دل و جان تن مال و زر لے گئے سارے تلوے ہیں

ہم عاشق ہیں تلووں کے معشوق ہمارے تلوے ہیں
پری کے ایسے کہاں جیسے کہ تمہارے تلوے ہیں

نمبر ۲

خاک بیاباں چھان کے چھلنی ہوئے ہمارے تلوے ہیں
چلتے چلتے پاؤں تھکے ہیں ہمت ہارے تلوے ہیں

نیارے سب کہیں اسکے ہی نیارے تلوے ہیں
ٹکڑے انگلیاں ہوئی ہیں پارہ پارہ تلوے ہیں

کیسے گورے نرم نازک پیارے پیارے تلوے ہیں
پری کے ایسے کہاں جیسے کہ تمہارے تلوے ہیں

نمبر ۳

تمنے جو دھوئے مہندی ملکر ندی کنارے تلوے ہیں
چھوڑ رہے کیا سرخ بھبوکے سے شرارے تلوے ہیں

ندی کنارے لگائی آگ انگارے تلوے ہیں
تاک رہے ہم دور سے شوق کے مارے تلوے ہیں

خدا نے اپنے ہاتھ سے پیار سے بس یہ سنوارے تلوے ہیں
پری کے ایسے کہاں جیسے کہ تمہارے تلوے ہیں

نمبر ۱۴

دن میں تو خوش کرتے ہمکو دیکے نظارے تلوے ہیں — جب سوئے تو خواب میں ہمنے پکارے تلوے ہیں
اوتار کر موزے پیروں سے تمنے انگھارے تلوے ہیں — دل و جان و دین و مال و زر سب گئے سارے تلوے ہیں

سکھے لبشمبر ناتھ میری آنکھوں کے تارے تلوے ہیں
پری کے ایسے کہاں جیسے کہ تمھارے تلوے ہیں

نمبر ۱۵

نمبر ۱۵ عام — نمبر ۱۴ خاص

گیا گلبدن باغ میں پھولے خوشی سے سب گل میں چمن
دیکھکے آنکھیں ہوگئیں آنکھیں نرگس کی روشن

نمبر ۱

سروں نے کی تعظیم سرو قد کھڑے ہوکے گلشن میں شتاب — سنبل صدقے زلف کے گئی جو دیکھے پیچ و تاب
ہوئے فدا سو دل سے برگ گل حیف لب دیکھے نایاب — رخساروں پر ہزاروں ہوئے نچھاور گل گلاب

اشعار

گل زر لٹاتے ہیں کیوں نہ چمن میں خوشی سے آج — آنا صنم کا ٹھہرکے ہوا لاکھ شہر میں سے آج
جامے سے باہر اپنے ہیں سب گل ہنسی سے آج — گلشن میں کوئی خالی نہیں دل لگی سے آج

کھلیں موتیا کی کلیاں جب ہنسا باغ میں غنچہ دہن
دیکھکے آنکھیں ہوگئیں آنکھیں نرگس کی روشن

نمبر ۲

پانوں دھلانے شبنم سے لے آیا لالہ ساغر گل — شکل صراحی بنے سب غنچے گلشن کے بالکل

جھولیں [illegible] بولین آواز قلقل — بولے ہنسکر مبارک باد باغ مین سب بلبل

اشعار

[illegible] چوٹی مین لگا یا جوڑے — سنبلستان چمن گل شب دکھایا یار نے
پان کا لاکھا جو ہونٹھون پہ جمایا یار نے — لالۂ احمر کے سینے کو جلایا یار نے

[illegible] قربان دانتون پہ دیکھ مسی کی پھبن
دیکھکے آنکھین ہو گئین آنکھین نرگس کی روشن

نمبر ۱۳

مہندی سے سرگرا آکر چومے رنگین کفِ قدم — باد صبا نے دکھائی آ کے ہوا خواہی ہر دم
[illegible] شاخین دیکھ کلائی کا عالم — تاک دیکھکر ہوا بس حسرت تاک گل ہمسم

اشعار

[illegible] — دانتون نے دانت کر دیے کھٹے انار کے
[illegible] — پھینکے ترنج یار کی پستان پہ وار کے

[illegible] سیب کا دیکھا جب ہم سیب ذقن
دیکھکے آنکھین ہو گئین آنکھین نرگس کی روشن

نمبر ۱۴

[illegible] دیکھکر نئی بہار — سمن یاسمن پیار سے ہوئی گلے کا آکر ہار
[illegible] — تاک لگا کر کیا انگورون کا ٹٹی مین شکار

اشعار

[illegible] — چاندنی سے گل چمن کے فرش بستر ہو گئے

ہوگئے غنچے نہاں اور غوش گل تر ہوگئے	باغ باغ اشجار گیند نہال گوہر ہوگئے

روپ جیند بینی وہ گہنے سے تو لیشمبر تحفہ سخن
دیکھکے آنکھیں ہوگئیں آنکھیں نرگس کی روشن

نمبر ۶ عام — ۵ خاص

تیرونکو دیکھا ہی بہت ان پلکون سا کوئی تیر نہین
شمشیرون مین دکھائی ابرو سی شمشیر نہین

نمبر ۷

کہتا ہی یہ کون آہ مین عاشق کی تاثیر نہین	اثر نہوتا تو کھاتا چکر چرخ پیر نہین
معشوقونکی خطا ہی بالکل عاشق کی تقصیر نہین	مگر کرین کیا کہ اسمین پڑتی تدبیر نہین

اشعار

زخمی مژگان کو تیرے خوف کیا ہو تیر سے	کب ترے ابرو کے گھائل ڈرتے ہین شمشیر سے
مستجاب حق نہین ہوتی کسی تدبیر سے	مین بچا سکتا نہ گیا مین جاتا تیر سے

زنجیرین دیکھی ہین بہت اس زلف سی پر زنجیر نہین
شمشیرین دیکھین دکھائی ابرو سی شمشیر نہین

نمبر ۲

بڑھے خاکساری سے جہان مین اوسکو کوئی اکسیر نہین	جھکا کے گردن چلے تو اس سے سوا تسخیر نہین
روے منور آفتاب ہی کہان اسکی تنویر نہین	کون ہی ایسا عشق سے جسکا دل تسخیر نہین

اشعار

سلسلہ جب سے ہوا ابروے پُر تیغ سے	ہوگئی دل دیوانہ کو الفت سے زنجیر

برق ہے بیتاب میری آہ کی تاثیر سے
نعل در آتش فلک ہے نالۂ شبگیر سے

تصویریں دیکھی ہیں بہت پر تیری سی تصویر نہیں
شمشیروں میں دکھائی ابرو سی شمشیر نہیں

نمبر ۳

جان کے کھو دینے میں عاشق کبھی کرتے تاخیر نہیں
سنا ہے قصہ تیا کو کس نے رانجھا ہیر نہیں
حسن سے بڑھکر کوئی سورج دکھیا عالمگیر نہیں
عشق سے خالی جہاں میں کوئی جوان و پیر نہیں

اشعار

ضعف حاصل ہوا عشقِ بت بے پیر سے
ناتواں ہوں نہیں جوانی میں زیادہ پیر سے
راہ پیدا نہیں دلبر کسی تدبیر سے
ہنسنے کیا ٹلتے نہیں لکھا ہی اس تقدیر سے

تقریریں ہیں سبکی مگر معشوق کی کچھ تقریر نہیں
شمشیروں میں دکھائی ابرو سی شمشیر نہیں

نمبر ۴

اس خیال کی شیرینی کو پہونچے شکر اور شیر نہیں
یہ وہ خواب ہے کہ جسکی ہو سکتی تعبیر نہیں
پکڑے عیب گوہر کا آکر مجالِ آہو گیر نہیں
آہوگیری کرے جو وہ باوصف توقیر نہیں

اشعار

ہے مری صاحب سلامت اک بت بے پیر سے
حال بیتابی نہ پوچھو کوئی مجھ دلگیر سے
ہمسری کرنے لگی اس روے پر تنویر سے
ہے بجا گر شمع کا سر کاٹیے گلگیر سے

تقریریں دیکھی ہیں بہت پر ایسی صاف تقریر نہیں
شمشیروں میں دکھائی ابرو سی شمشیر نہیں

نمبر ۱۷ عام ۸ خاص

بہر خدا کچھ رحم کرو تم تمہارے تابعدار ہین ہم
خدا نے تمکو کیا معشوق عاشق زار ہین ہم

نمبر ۱

حسن کی دولت تم رکھتے ہو عشق کا رکھتے زور ہین ہم
تم ہو عذرا تو کرتے مثال وامق شور ہین ہم

چاند ہو تم ہم چکور ہین گھنگھور گھٹا تم مور ہین ہم
جو تم شکر ہو تو بس طوطی ہین ناتوان مور ہین ہم

شمع ہو تم پروانہ ہین ہم کرتے جان نثار ہین ہم
خدا نے تمکو کیا معشوق عاشق زار ہین ہم

نمبر ۲

سروِ شمشاد ہو تم تو قمری او صلصل ہین ہم
باغ جہان مین اگر تم پھول ہو تو بلبل ہین ہم

پری ہو تم دیوانے ہین ہم کرتے شور و غل ہین ہم
تم لیلیٰ ہو تو پیارے شکل قیس بالکل ہین ہم

تم ستی ہو پنو ہین ہم تو تمسے سرشار ہین ہم
خدا نے تمکو کیا معشوق عاشق زار ہین ہم

نمبر ۳

تم یوسف ہو ہم ہین زلیخا تم شیرین فرہاد ہین ہم
جو تم پدم ہو تو مثل رتن سین ناشاد ہین ہم

چشمہ حیوان تم ہو سکندر ہم ہین مانگتے داد ہین ہم
تم زلال ہو نہایت تشنہ کام برباد ہین ہم

تم ہو دمن ہم نل ہین ہیر تم رانجھا دلدار ہین ہم
خدا نے تمکو کیا معشوق عاشق زار ہین ہم

نمبر ۴

جب شب گذری کیا انتظار ہو بہت دیر سے کھڑے ہیں ہم
ادھر کو دیکھو تمہاری دید کے شائق بڑے ہیں ہم

شب وعدہ ہم کیا تمہارے دروازے پر پڑے ہیں ہم
عطا ہو بوسہ کہ تمکو سخی جانکر اڑے ہیں ہم

کہندن لال گوہر کہتے ہیں خاکسار نا چار ہیں ہم
شیدا تمکو یا معشوق عاشق زار ہیں ہم

مخمس برائے عام | برائے خاص

از سر تا پا بیان نمایم حال پریشان گوش کنید
بت بیوفا بدیدم در ہندوستان گوش کنید

نمبر ۱

جمال دیدیم جان ورداد بلا ست آنچہ دیدیم
دست تاسف چہ باید از غم و حسرت نالیدیم

روز و شب با درد عشق و محبت گریہ گرفتیم
زرور زخم شدیکایک سینہ خود را خاریدیم

مہرو آہ میکشم لبہا از دل و از جان گوش کنید
بت بیوفا بدیدم در ہندوستان گوش کنید

نمبر ۲

شوخ حسین طرار مہ جبین مہر لقا مشتری سیر
صورت زیبا نہایت صاف و غیرت شمس و قمر

طاق طاقتم گشت ز ہجرش دلم ناگہان مضطر
عین عنایت بحالم کند حسد ایا آن دلبر

فکر و الم میکند دلم را سخت پریشان گوش کنید
بت بیوفا بدیدم در ہندوستان گوش کنید

نمبر ۳

قالبم شد بی صبر و ناتوان بیہوش خود شدہ ور دارد
کنون چہ سازم چہ سازم کنون وقت تدبیر دگر

گر نماید چہرۂ خود را یک نگاہ آن سیمین بر　　لب خشک را کند از مے وصل سیراب و تر

من بیارم داستان من از پے یزدان گوش کنید
بت بیوفا بدیدم در ہندوستان گوش کنید

نمبر ۱۴

نالہ کند در عشق بتان ہر وقت دل بتاب کمال　　داویلا بس نماید گوہر بدل صدق مقال
ہای چہ سازد علاج ایندم عاشق زار پریشان حال　　یارب بیابد وصال صنم جلد پوشاکی لال

گفت بشنو ناتھ خیال زبان ایران گوش کنید
بت بیوفا بدیدم در ہندوستان گوش کنید

نمبر ۱۵ عام　　۸ خاص

بسم اللہ بر کرسی خوبی خوب نشانم نقش مراد
کشم صورتے کہ ماند حیران مانی و بہزاد

نمبر ۱۶

نقشہ دلکش چنان بر کشم ملک آفرین بر گوید　　فلک نیابد نگاری چنین دلربا گرچہ بلد
سراپای محبوب صاف رو غبار از دلہا شوید　　در دل عاشق خود بخود مادہ الفت می روید

یقین واثق بیارد در دل خاطر غمگین گر بتاد
کشم صورتے کہ ماند حیران مانی و بہزاد

نمبر ۲

دام بلا یا جعد سیاہش شام بلا یا بام بلا　　کاکل پیچان خمیدہ صورت حرف لام بلا
ہلال وسمہ از جبین وا ابرو می افتد در کام بلا　　چشم سرمگین نگاہ نظر صاف صمصام بلا

براست بگویم مژگانش را ترکش تیر ستم نهاد
کشتم صورتے کہ ماند حیران مانی و بہزاد

نمبر ۳

بینی او را اگر بہ بینی گوئی ماہی سحر ناز	ہر دو گوش را بفہمی یکہ میزان انداز
نور عارضش شگفتہ شخ گل دہن غنچہ از زیبا	دندان او مصفا سلک گہر لب با اعجاز

سیب ذقن را اگر بہ بیند سیب خجالت بہار زد فریاد
کشتم صورتے کہ ماند حیران مانی و بہزاد

نمبر ۴

یاد کنی مینا و صراحی اگر بہ بینی گردن آن	شانہ و بازو بلورین دو گلدستہ ہم گلدان
دست ساعدش سرو ست دلہائے عاشقان کند نیان	سرخی پنجہ برآرد جان پنجہ صد مرجان

ہوشش پنجہ مہر گذارد تاب توان را دہد بباد
کشتم صورتے کہ ماند حیران مانی و بہزاد

نمبر ۵

رقم کنم انگشتانش را تار شعاع شمس ضرور	ناخن سرخش ہلال عید عاشقان شد مشہور
بہار سینہ انار پستان شکم ملائم تختۂ نور	کمر رگ گل ناف او غنچہ سحر حسن و سرور

نمیتوان بس ازین بیش راز مخفی بر ملا کشاد
کشتم صورتے کہ ماند حیران مانی و بہزاد

نمبر ۶

سرین دو کوہ سیم سادہ چون آئینہ ہر دو ران	ہر دو ساق را مناسب اگر شمع گویم تابان

یارای توصیف ندارم در حق پاپیش ای یاران — کف پای او غیرت گل گلستان دوران

دیدم من چون پاشنہ اش لے نارنجی را کردم یاد
گشتم صورتے کہ ماند حیران مانی و بہزاد

نمبر ۸

ہر لحظہ از شکوہ قامتش سرو سہی میشود خجل — ختم نمودم خیال زبان نیارم راحت دل
رقم نمودم صاف سراپا دران جنتی ہم شامل — چند مرتبہ زبیتش نام نبیی دہر حاصل

گیندان لال گوہر میگوید واو سخن میباید داد
گشتم صورتے کہ ماند حیران مانی و بہزاد

نمبر ۲ عام — ۹ خاص

چار قدم وہ اپنے گھر سے جب دم سیر کو چلتے ہین
دیکھکے اونکا سراپا نخل عاشقان پھلتے ہین

نمبر ۱

تار زلف سے شب تار کو کر کے خجل نکلتے ہین — پیشانی سے دل و جان ماہتاب کے جلتے ہین
دیکھکے جنبش ابرو کی تیر ونکے جگر سے ہلتے ہین — چشم و مژہ سے کلیجے دو دو ہاتھ اچھلتے ہین

الحذر العجب ہے بیچ مین شیر کے آہو سے پلتے ہین
دیکھکے اونکا سراپا نخل عاشقان پھلتے ہین

نمبر ۲

الف آرزو کا ہے بینی جس سے ہوش سنبھلتے ہین — کان سے آسکے جدا ہر اپنی کمان بدلتے ہین
شمع کی صورت رخسار ونسے مہر و ماہ پگھلتے ہین — لب و دہن کے ذکر سے عاشق لعل اگلتے ہین

ان دانتوں کے رشک سے موتی سر پتھر سے کچلتے ہین
دیکھکے اُنکا سراپا نخل عاشقان پھلتے ہین

نمبر۱۳

سیب و بہی کے ثمر باغمین فقن دیکھکر گلتے ہین
شانہ و بازو گلدستہ گلدانونکا دل چھلتے ہین

اُس گردن سے کہان شیشے سانچے مین ڈھلتے ہین
پہونچے کلائی ہاتھ کو دیکھکے گل کف ملتے ہین

سینے کے دو انار دلکو شتا قونکے سلتے ہین
دیکھکے اُنکا سراپا نخل عاشقان پھلتے ہین

نمبر۱۴

شکم کی نرمی دیکھ تھان کمخواب کے صاف پھسلتے ہین
جا سے حیا ہی قلم دوات انکے کر ست مچلتے ہین

کمر دیکھکے رشک سے چیتے غم مین آبلتے ہین
نور ران کا دیکھکر پریونکے پر جلتے ہین

وہ زانو اور ساق و قدم کمنظر سے گو ہٹتے ہین
دیکھکے اوسکا سراپا نخل عاشقان پھلتے ہین

نمبر۱۲ عام ۱۰ خاص

بہت مثالین لکھین مگر بنتی اچھی تدبیر نہین
حق تو یہ ہی ترے عارض کی یار نظیر نہین

نمبر۱

چاند کہون تو دہن مین تشبیہ کے دھبا آتا ہی
چھائین کا اور کلف کا اسمین داغ صاف دکھاتا ہی

ترے گال کی صفائی بھلا چاند کب پاتا ہی
اسکے علاوہ رات مین صرف وہ نور دکھاتا ہی

دنکو روشنی نہین ماہ مین ضیا نہین تنویر نہین

حق تو یہ ہے تیرے عارض کی یار نظیر نہیں

نمبر ۲

کہوں اگر خورشید درخشاں تو بھی نہیں تابت بنا
تاب بھی ہے دن بھر کی فقط شب کو سوچ پتا نہیں
صرف تاب ہی تپش ہے مہر میں ایسی آب نہیں
اس نسبت میں کسی صورت سے ٹھیک حساب نہیں
چھوتا چرخ پر تو بھی شمس سے پائی یہ توقیر نہیں
حق تو یہ ہے تیرے عارض کی یار نظیر نہیں

نمبر ۳

شمع کہوں تو بھی جلتا ہے اسمیں یہ انوار کہاں
کہاں تیرا عارض کہاں شعلۂ نور کہاں و زبانہ کہاں
ایسی تجلی صفائی سرخی اس میں یار کہاں
کہوں اگر گل تو گل کے تیرے سے رخسار کہاں
گل میں ایسی شوخی صفائی نکہت بے تیرے نہیں
حق تو یہ ہے تیرے عارض کی یار نظیر نہیں

نمبر ۴

کہوں اگر آئینہ تو وہ اک دھوکے کی ٹٹی ہے فقط
بات میں بٹا لگتا ہے کھلتی ہے قلعی سب غلط
آئے نہ ہرگز ہمارے پسند یہ تشبیہ غلط
تیرے گال کے مقابل یہ سب چیزیں ہیں الغلط
کیفیہ زلال گوہر کہتا ہے جھوٹ مری تقریر نہیں
حق تو یہ ہے تیرے عارض کی یار نظیر نہیں

نمبر ۲۲ عام — ۱۱ خاص

لعل نہیں یاقوت نہیں اور عقیق یہ لال نہیں
سچ تو یہ ہے تیرے ہونٹھوں کی یار مثال نہیں

نمبر ۱

یاقوت رمانی دیکھا لعل بدخشانی دیکھا | عقیق دیکھا یمانی کوہی اور کانی دیکھا

پتھر تھے یہ سب انکو یک لخت لخت جانی دیکھا | کسیطرح پر لب نازک کے نہیں ثانی دیکھا

ہو وہیں تیرے لب کے مقابل انکی تاب مجال نہیں

سچ تو یہ ہی تیرے ہونٹھون کی یار مثال نہیں

نمبر ۲

شکر سے دی تشبیہ لبونکی تو وہ بھی پھیکی پائی | شراب لب کو لکھا تو گیا ہوش اور دانائی

پیتا تھا دل حسرت سے پیتو لسے جب جب آئی | عناب اونکو کہا تو ٹھہرے مجنون صحرائی

رستے میں یہ چارون کم ہیں چیز نہیں کچھ مال نہیں

سچ تو یہ ہی تیرے ہونٹھونکی یار مثال نہیں

نمبر ۳

کرامات اُن لبون میں جو ہی کسی میں وہ انداز نہیں | عیسی میں بھی واقعی ایسا تو اعجاز نہیں

نرمی ایسی نہیں نزاکت نہیں ہی ایسا ناز نہیں | صدا ہی جیسی لبون میں ایسی انکی آواز نہیں

قم باذن اللہ باذنی ایک سی قیل و قال نہیں

سچ تو یہ ہی تیرے ہونٹھون کی یار مثال نہیں

نمبر ۴

کہون خنجر آبدار تو یہ بھی عمدہ بات نہیں | کوئی نسبت مناسب لبکے آتی ہاتھ نہیں

کہیدون لال گوہر کہتا ہی ہوتے موصفات نہیں | ہونٹھ کی نسبت میسر مجھے بشمہ ناتھ نہیں

سکے اشرفی لال اس صنم کھلتا کچھ احوال نہیں

سچ تو یہ ہی ترے ہونٹھون کی یار مثال نہین

نمبر ۱۲ عام — ۱۲ خاص

بہت ہی ڈھونڈھین تشبیہین کہین کی پر تاب نہ پایا
سچ تو یہ ہی ترے دانتون کا یار جواب نہین

نمبر ۱

بجلی سے نسبت دانتونکی بہت بنائی نہین بنی — کیون کہ برق مین فقط ہی ذرا دیر کی خندہ زنی
نہ یہ صفائی نہ یہ چمک ہی نہین ہے یہ غنچہ دہنی — کچھ عرصے کی چمک ہی آخر کو ہی جان شکنی

قرار ہرگز برق کو حاصل کبھی مثل سیماب نہین
سچ تو یہ ہی تیرے دانتونکا یار جواب نہین

نمبر ۲

لکھون ستارے سے دانتون کو چاہا اسکے چمکانے سے — رہا باز مین مگر بیجا تشبیہ دکھانے سے
انکی روشنی صرف رات مین ہی جاتی ہے کھلجانے سے — تیرے دانت ہین ہمیشہ آبدار دردانے سے

موتی سے بھی ہی مثال جو پھیکی اسمین ایسی آب نہین
سچ تو یہ ہی تیرے دانتون کا یار جواب نہین

نمبر ۳

انار کے دانے بتلائے نادانی سے تنگ ہوے — غلط تھی نسبت ہم اپنے دل سے بہت شرمسار ہوے
کہان یہ خوبی انار مین تھی انار از خود دو رنگ ہوے — کٹا کھایا رنگ سے اپنے وہ بدرنگ ہوے

کیون سمین سکے دندانے تو یہ بھی ٹھیک حساب نہین
سچ تو یہ ہی تیرے دانتونکا یار جواب نہین

نمبر [illegible]

بیلا موتیا کی کلیوں سے شال ذری پامال ہوئے — مرجھا مرجھا گئے غیرت سے مالا مال ہوئے

چمک دیکھ آئینہ کی تھی دل میں یہی خیال ہوئے — ان دانتوں نے خجل سب ہیرے گینہ لال ہوئے

کہیں پر پیچ چند بنسی دھر ہیرے میں ایسی آب نہیں

سچ تو یہ ہے تیرے دانتوں کا یارا جواب نہیں

نمبر ۱۲ عام — ۱۳ خاص

ہونٹوں نے جب پان کئے وہ لب لعل جبیں پر چین پڑے

پڑسکے کیسے کل نگاہ صنم جو دل پہ بیچین پڑے

نمبر [illegible]

دیکھی جب سے آنکھ صنم کی لگی ہوئی ہے دل پر کاری — نگاہ رنگ وہ جیسے سب کہیں عشق کی بیماری

ہوا ہے آزار جسکو کبھی بچا نہیں وہ آزاری — خدا بچاوے بچا نہیں نہیں مرض اس سے بھاری

کھوئی جان عشاق نے اکثر سیہ پریشان ہو کے پڑے

پڑسکے کیسے کل نگاہ صنم جو دل پہ بیچین پڑے

نمبر [illegible]

غمزہ عشوہ اور کرشمہ شوخی آفت ناز و ادا — یار کی آنکھیں عجائب جادو رکھتی ہیں بجا

ہوتے ہیں سو جان سے عاشق ایک نظر میں سکے فدا — جن ملائک فرشتے پری بشر اور شاہ و گدا

پڑے برق تو پڑے مگر ان شوخی کی نہیں سہین پڑے

پڑسکے کیسے کل نگاہ صنم جو دل پہ بیچین پڑے

نمبر [illegible]

نرگس مین بادام مین ہرگز نہین ہے ایسی مینائی
کون جہان مین کیسے اسکو بھائے کب جتون پائی

نشے ہرن ہون ہرن کے دیکھ چشم کی رعنائی
لگاکے سرمہ ستمگر آنکھون نے آفت ڈھائی

وین وہ دنیا گئی عشق مین کھو دینا دارین پڑے
پڑے کیسے کل نگاہ صنم جو دل پر مین پڑے

نمبر ۲۴

دلکو سلامت نہین چھوڑتین وہ کافر آنکھین خونخوار
گیند بلال گوہر کے چھند کو رپچپند کہتے ہین پکار

رہا ہمیشہ زار وہ ہوا جو اُنکا عاشق زار
کہے نشتر عشق کا نہو کسی کو بھی آزار

نبتی وہ سر کیدے خدا کرے نہین مقابلہ طرفین پڑے
پڑے کیسے کل نگاہ صنم جو دل پر مین پڑے

نمبر ۲۵ رقم ۱۴ اخاص

رقم خوبیان کرون رقم یہ دلکے خزانے سے لاؤن
نیا سراپا نہ یارو کبھی سنا وہ سنواؤن

نمبر ۱

رنگ بال کا بالاتر مین کالے سانپ سے بتلاؤن
اُسکی کاکل کا کل نقشا شب ہجر مین کچھ اون

مانگ سے اُسکی مانگ کر راہ کہکشان بھی دکھلاؤن
پیشانی کو بدر لکھ پیش آنی ہو وہ پاؤن

بھونوں کی ہے بھونچال مین جنبش کہانسے نسبت مین لاؤن
نیا سراپا نہ یارو کبھی سنا وہ سنواؤن

نمبر ۲

پلک کی اُسکے دیکھے خوبی پل کب لگتا ہے اے یار

چشم سے اُسکی چشم ہے کہان [illegible]

کان پر اُسکے کان جواہر مجھے ملے تو کرون نثار — ناک سے نسبت نیاپن ناکامی ہو بلا شمار

وہ رخسارہ دکھا کے گل کا مین رخ سارا مرجھاؤن
نیا سراپا نہ یارو کبھی سُنا وہ سنواؤن

نمبر ۳

تل قاتل ہے اوس ظالم کا جو کرتا ہے قہر و غضب — لعل وہ لب ہین کہ جنسے لعل بھی ہر جی کرے طلب
دہن کا گر ہو عشق تو آتش دلمین ہنسے لگے عجب — دندان وہ ہین جیسے کے دندانون کا جنمین ٹھے حب

چاہ ذقن کی چاہ ہو جسکو کیسے چاہ مین گر جاؤن
نیا سراپا نہ یارو کبھی سُنا وہ سنواؤن

نمبر ۴

گلے صراحی رشک سے فوراً دیکھے گلے گردن کو اگر — بیان کرون کیا شانون کی شانونکا احوال دگر
دیکھین گر سینہ تو سینہ شیرونکو رہے آٹھ پہر — بازو وہ ہین کہ بازو دہی لیلیوین جان جگر

پہنچے کا مضمون نہ پہنچا کیسے دلکو سمجھاؤن
نیا سراپا نہ یارو کبھی سُنا وہ سنواؤن

نمبر ۵

دیکھی کلائی آج کل آئی بہت تھا اپنا دل بیکل — وصف ہاتھ کا ہاتھ سے گیا میرے مہیات نکل
لکھون خنجر انگشت کو گر انگشت نما ہو اُسکا پھل — پیٹ دیکھکر لپیٹے بستر غیرت سے مخمل

موہی میان پہونچاوے عدم کو صنف دمیان گن پاؤن
نیا سراپا نہ یارو کبھی سُنا وہ سنواؤن

نمبر ۶

ناف کا تل ہے مشک کا نافہ وصف زبان سے کیا ہو بیان
گھٹنے دیکھکے دم لگے گھٹنے صفت پاؤنکی پاؤن کہان

رانین پریان جو دیکھین تو ہو وین حیران پریان
کہے یہ گوہر روپ چند نبی ہر دھر ادھر کو دھیان

خیال دل مین کرکے اشرفی خیال تازہ مین گاؤن
نیا سراپا نہ یارو کبھی سنا وہ سنواؤن

نمبر ۲۶ عام ۵ اخاص

دکھا دے بل زلفون سے مجھے تیرے بال بال پہ بل جاؤن
غیر اگر کچھ کہے تو غیرت دون اسے شرماؤن

نمبر ۱

شام کہے تو لگاؤن شامت مار کہے تو ماروں نمین
مشک کہے تو مشکین کھیچون چین مین جا کے اتارون نین

کہے جو کالا تو کر دون کالا منہ پھٹکارون مین
لام کہے تو اوسے پم لاکلام للکارون مین

دام کہے تو مدام اوسکو دوہ دام سے کٹواؤن
غیر اگر کچھ کہے تو غیرت دون اسے شرماؤن

نمبر ۲

کہے کمند اسے سب سے کم اندر خلقت کے بتلاؤن مین
شب تار جو کہے تو دہن تار تار کروا دون مین

گر کہے سنبل تو اسکو سنبل زہر کھلاؤن مین
کہے جو بادل تو بادلدل مین اسے پھنساؤن مین

کڑی کہے زنجیر کی اسکا کڑی بیڑیان پہناؤن
غیر اگر کچھ کہے تو غیرت دون اسے شرماؤن

نمبر ۳

بلا کہے تو بل آ سکے فوراً جیتون میلی کر ڈالون

کہے جال تو دہن جنجال مین اسکو الجھاؤن

رات سکے کہے تو اشارا تمہین اُسے پاس سے مین ٹالون
ناگ کہے تو زبان بس ناگزیدہ مین کھنچواؤن

عنبر سارا کہے تو اُسکا سارا گھر مین کھدواؤن
غیر اگر کچھ کہے تو غیرت دون اُسے شرماؤن

نمبر ۱۴

کہے جو کافر اُس کا فرکا رنگ اُڑاؤن خوار کرون
ابر کہے تو اُسے آب رولا رولا کے زار کرون
سیاہ رشیم بیان کرے شمشیر جگر کے پار کرون
کہے جو سودا تو اُسپر سودا اُون سے وار کرون

گیند نلال گوہر کہے قول کو ہر صورت سے سمجھاؤن
غیر اگر کچھ کہے تو غیرت دون اُسے شرماؤن

نمبر ۱۵ عام — ۱۶ خاص

ترا سراپا دیکھکے پیارے عالم شور و غل مین ہے
ایسی رنگ و بو یہ شوخی حسن و صفا کب گل مین ہے

نمبر ۱۷

پیچ ہین ایسے کاکل مین جو افعی کو دین پیچ و تاب
صاف وہ ماتھا کہ جس سے شرمندہ ہووے مہتاب
بھوین خمیدہ ہین ایسی جیسی کعبے کی ہو محراب
بھال پلک ہین کہ جسکو دیکھ بھال دل ہو بیتاب

اشعار

چلا ہو زلف کو چھونے کہین لگا ٹھکانا
اندھیری رات منزل دور کا کوس چلا ہے
صفت مین ناک کی مجکو طبیعت آزمانا ہے
دل گمراہ کو ظلمات کا رستا بتانا ہے
صفا ہائی جبین یا وصف کو پہونچے گمان کونا
بیاض صبح سے تشبیہ دینا سر پھرانا ہے

چشم میں تیری جو مستی ہے وہ مستی کب گل مین ہے

ایسی رنگ و بو یہ شوخی حسن و صفا کب گل مین ہے

نمبر ۲

کان حسن کے کان دونون نیک ناک کہ ہے تر پہ ٹک گل پھول — گال ہین یہ جیسے نہین گلزار مین کوئی ایسا پھول
ہین یہ غنچہ سے تر یہ ہے جو قدرت بحسن ہو دنیا پھول — لب ہین برگ گل موتیا دانت مسی سوسن سیاہ پھول

اشعار

نہین ہے تل یہ ابرو پر آہو یہان ہین کتنا مویہ
لب جان بخش کو دیکھا جو ہین تو شک نہین اسمین
قضا ہی ہیری ز بیرہ کہین مر کر ہو پہ چبان

رخ پر نور ہے مین حسن کا ہی خال دانا ہے
کہ انکا کام بھی ہر دو نگہ قم کہا جیلاتا ہے
عدم کے ملک سے مضمون مین کا ٹکڑا لاتا ہے

باغ ارم کا سیب تمہارے ذقن ہی دیکھکر جلمین ہے
ایسی رنگ و بو یہ شوخی حسن و صفا کب گل مین ہے

نمبر ۳

یوسف کو جسکو پڑے چاہ وہ تیرا چاہ زنخدان ہے — گردن شیشہ جھکاوے گردن وہ اے جانان ہے
شان کہ تف کیا بیان ہو سکے شان حسن نمایان ہے — بازو ہیں سنجے عجب ہین پنجہ غیرت مرجان ہے

اشعار

قلم کو دست مین کب یارا لکھے جو وصف انکا تو
رگ جان زمین کو انگلیان انگشت سے بڑھکر پیاری ہین
لکھون سینے کو آئینہ تو یہ ہر بات گوری کی

ہتھیلی کا بہت مضمون مشکل ہاتھ آتا ہے
صفت ناخن کی لکھنا صاف دست خنجر کا کھاتا ہے
یہ گنجینہ ہے محبوبی کا خوبی کا خزانا ہے

سنگترہ دو سخت مین پستان جنکا شمر گل مین ہے
ایسی رنگ و بو یہ شوخی حسن و صفا کب گل مین ہے

نمبر ۴

قاقم او رسنجاب سے بڑھکر ہی وہ ملائم نرم شکم — ناف ہی تہ یہی زمین ملک ختن کی ناف صنم
کمر کمر و ریاہی فکر مین ڈوبے وصف کمر ہین ہم — لیکن نسبت نیافی کہین لکھدیا لاو قلم

اشعار

شکم کو اُسکے نسبت ماہ سے کیون دین صفائی مین
مجھے کیا وہم تشبیہ مین وتھبا لگانا ہی
چہ غبغب کا یہ ہی عکس جسکو ناف کہتے ہین
صفت کیا اسکی ہو جو ختن کو نوین قُرین جاتا ہی
کمی ہی ہی نہین تعریف پھر کسکی لکھے شاعر
لکھے گر کچھ تو خیالی جھوٹھی باتونکا بنانا ہی

باریکی یہ کہان بال مین کہان تارسنبل مین ہی
ایسی رنگ و بو یہ شوخی حسن و صفا کب گل مین ہی

نمبر ۵

دونون سرین دو پیکے تو دے کچی چاندی ہین صاف — اس سے آگے کیا کہتی ہی نکرا ب کچھ اوصاف
قلم بند ہوتا ہی صفت مین رکجاتے ہین نون سُکاف — اس غنچے کو رکھا ہی باد صبا نے ابھی معاف

اشعار

بہت حیران ہون انکو دون تشبیہ مین کس سے
کہون گر آئینہ تو بات مین بٹا لگاتا ہی
نہین ہین نونہال تیں ہین یہ دو بلور کی شاخین
مگر بلور کو دشوار ایسا نور پاتا ہی
ملین پانونکے و تلونسے گو ہیں چشم خونین کیعبہ
جو سن پاؤن کہ آج اس شوخ کو منہدی لگاتا ہی

کہین روپ چند جنبی تشبیہ صدا یہ ہر بلبل مین ہی
ایسی رنگ بو یہ شوخی حسن و صفا کب گل مین ہی

نمبت ۲ عام ۱۷ اخماس

عاشق کا نہیں جتنا سراپا شوق تو نکے سنتے ہیں عام
فرق سے تا پاؤں سراپا سنو میرا بے فرق تمام

نمبر ۱

سر ہی کیسر تجہ سودا سے پامال ہی نجم زدہ بال
ابرو کی ابتر ادا کیا کرون بیان حیرت ہی کمال
ماتھا وہ ہی جا تھا چھپا آپ سے نقش ملال
پلک ہی اپنی پلک بھر چکا آنسا امر محال
چشم نہیں دو چشمے ہیں یہ روان اشک کے صبح شام
فرق سے تا پاؤں سراپا میرا سنو بے فرق تمام

نمبر ۲

کان ہیں کیا امکان کچھ آواز سوا شکوے کچھ نہ کا
زرد گال کنگال ہیں ہم دیدار کی دولت ہی دیکا
بینی وہ ہی کہ سونگھے قدرت بینی کا گلزار
لب سے مطلب کا ہم کہ نہیں سکتے ہیں اظہار
درد و الم کا کھیا ہی منہ کرتا ہی حسرت کے کلام
فرق سے تا پاؤں سراپا سنو میرا بے فرق تمام

نمبر ۳

ہر ایک موچھا یا ہی مونچھ کا غم سے پریشان ہیں سب
شرار غم سے زبان خشک ہی نکل رہا ہے ہیں اب
دندان نے سب بدن دانون کی طرح لیا ہی جن جیب
گردن پر ہی گرد ناکامی کی جم رہی عجب
تیر عشق کے رہے نشانہ اپنے شانے علی الدوام
فرق سے تا پاؤں سراپا سنو میرا بے فرق تمام

نمبر ۴

بازو کو لیا و بازو پنجے نے مصیبت سے اکر
کلائی کی طاقت نکل آئی ہر دم رہتی ہی مضطر

دونون ساعد عشق سے ناسازگار آتے ہین نظر
سبز دست ہین ہمارے دست وصل کے بہت مگر

سینہ ہی فرقت مین چاک ہوا اسکا سینا مشکل کام
فرق سے پانک سراپا سنو میرا سب فرق تمام

نمبر ۵

چوٹ چپٹا عشق کی آ لگی سہہ کر دل ہو پیان
اٹھانے فتنہ کون اب آگے اٹھا آئیگا پھر جو شہ نہان

بار الم سے نکلی ہی میان غم کی رہ مین میان
رانین اپنی ہو گئی حیرانی ... جانان

ساق مین رہتا ہی درد سب دار رسن ساقی بے جام
فرق سے پانک سراپا سنو میرا سب فرق تمام

نمبر ۶

پانے پائی ہر تکلیف عشق کے سبب چھپے ہین خار
تلوے چھالے ہوئے ہین ... پا چاہدہ یار

تلوا اپنا گیا چھن لگی محبت کی تلوار
قرار ہم کو نہین ہی کیسے وصل کا ... قرار

گردن سراپا سب مین بنا گیند لاکی گئی سر ارتمام
فرق سے پانک سراپا سنو میرا سب فرق تمام

نمبر ۱۲ تمام	مخمس

ہم جائینگے ساتھ تمہارے جہان کہین جاؤ گے تم
جاؤ گے تم جہان جہان ہمین پاؤ گے تم

نمبر ۱

پاؤ گے تم نہ محبت گر پاس میرے آؤ گے تم
آؤ گے تم تو دلبر پھر رحم کھاؤ گے تم

آؤگے

کھاؤ گے تم قسم اگر تشریف یہاں لاؤ گے تم — لاؤ گے تم ساتھ میں غیر کو پچھتاؤ گے تم

پچھتاؤ گے تم دل میں اپنے بہت ہی شرماؤ گے تم
جاؤ گے تم جہاں پہ وہاں ہمیں پاؤ گے تم

نمبر

لب لعل کی ہمیں یکتا لعل بدخشاں کبھی — ہاتھ کی ہرگز نہ رکھے پنجۂ مرجان جان کبھی
گا نہیں سکتی تیرے مقابل بلبل بستان کبھی — یہ ہے تمنا کہ دیکھے دیدۂ حیران ہاں کبھی

میرے حال پہ کرم کسی دن تم جو فرماؤ گے تم
جاؤ گے تم جہاں پہ وہاں ہمیں پاؤ گے تم

نمبر

تم ہو ساتھ غیر کے سیر میں بہار پہ اور ابر [illegible] — [illegible] تم دل اپنے جیسے ترکش میں تیغ
کبھی جان یک دشنے میں ہم نہیں [illegible] تیغ — کہیں ہو ذرا لگاؤ اگر لگاتے ہو تم تیغ

خدا جانے کب میرے دل کی امید بر لاؤ گے تم
جاؤ گے تم جہاں پہ وہاں ہمیں پاؤ گے تم

نمبر

گیند لال گوہر نے گارا دل [illegible] تیغ — کہیں [illegible] ہاتھ ہوا دل میں [illegible] تیغ
چھپے چھپے روور [illegible] بات ہی [illegible] تیغ — [illegible] پچھتا کو بات [illegible] کتنا [illegible] تیغ

سنو گے ویسا جو اب غیر سا جیسا کچھ گاؤ گے تم
جاؤ گے تم جہاں پہ وہاں ہمیں پاؤ گے تم

نمبر تمام — ۱۹ تمام

لالوں کا ہوا شوق جو تم کو ہوئی [illegible] پیا
لال کا [illegible] ضیا اوسکی لال پیا

نمبر ۱

ان لالوں سے لالہ و گل کو فدا کریں یہ لائق ہے
سرخی یہ لالوں میں ایسی جیسا سرخ شقائق ہے

یہ وہ لال ہیں نہ جنکو لعل بدخشان فائق ہے
شائق میں ہوں صنم کا صنم لال کا شائق ہے

دیکھے گر لالوں کے حال کو سو جاوے بیحال پری
لال کا پنجرا پرستان تنیا اسکی لال پری

نمبر ۲

دیوانہ پانی تیاگ دیا سب کیا خوب رسوائی ہے
تنیا کی الفت میں جیسے لٹتا لال لڑائی ہے

ہم عاشق ہیں ہمیں عالم سے بے پروائی ہے
عشق صنم میں لڑا کر ہمنے جان گنوائی ہے

اور میں ہوش گر دیکھے لڑائی اکھاڑ سر اپنے بال پری
لال کا پنجرا پرستان تنیا اوسکی لال پری

نمبر ۳

رقیب سے اور مجھ سے پہلے اسی لال پر ٹھنی کھٹکی
تن کا پنجرا سے کچھ گیا اب میرے روح بھٹکی

اس سے بھگایا ہمیشہ بات کری اپنی ہٹ کی
شکست کھا کر عشق سے عقل پاس کسے نہیں پھٹکی

شیشے میں کیا خوب اتاری لگا کے جنے جال پری
لال کا پنجرا پرستان تنیا اسکی لال پری

نمبر ۴

لالوں کا یہ خیال تازہ کیا جو گوہر نے تیار
راگ میں اور سم جنیا اور رنگ تیرے کہیں نگار

روپ جنیا کو نہایت دل سے بھایا آیا پیار
سیتا رام سے بہادر خان یہ کہتے نند کنوار

کہیں تشبیہ ناتہ کھینچی کہ گو انداز امثال پری
لال کا پنجرا پرستان تنیا اسکی لال پری

نمبر ۱۳ عام ۲ خاص

توسنے کوئی بھی نہ دیکھا ہوگا بلبل زار چمن
زخم پھول ہیں ہمارا سینہ ہے بے خار چمن

نمبر ۱

سب باغوں میں باد بہاری چل جاتی ہے کبھی کبھی
یعنی ٹھنڈی سی نسیم ہر دم پھرتی ہیں ہم نئی نئی
اپنے چمن میں ہوائیں ہر دم چلتی گھڑی گھڑی
جسکے سبب سے شگفتہ غنچہ تکی ہے گلی گلی

یہ وہ چمن ہے جسکے آگے اور ہیں سب بیکار چمن
زخم پھول ہیں ہمارا سینہ ہے بے خار چمن

نمبر ۲

سب باغوں میں جب خشکی ہو تب پانی دیتے ہیں آب
خزان دور رہتی ہے کہ سو سو اک گلشن ہے سیراب
چشم کے چشمے ہمیشہ رکھتے چمن اپنا شاداب
سچ پوچھو تو چمن یہ ہمارا ہے بس نایاب

ایسا تازہ کوئی نہ دیکھا دیکھے گو بسیار چمن
زخم پھول ہیں ہمارا سینہ ہے بے خار چمن

نمبر ۳

سب باغوں میں گل کھلتے ہیں اپنے اپنے موسم پر
کہیں خار کا نام نہیں گل ہی گل آتے ہیں نظر
ہر موسم میں زخم کے گل ہیں تازہ سینے پر
کسی نے دیکھا کہاں ہوا ایسا گلشن تازہ و تر

دنیا کے تختے پر نہیں ہے کوئی ایسا زیبا چمن
زخم پھول ہیں ہمارا سینہ ہے بے خار چمن

نمبر ۴

عشق کے صدمے جاؤں نہ کیونکر جیتے جی تا یہ گلزار
عشق نہ ہوتا تو لگتی کیوں اپنے دل پر تلوار
گیندے لال گو یہ کا سینہ ہوا داغ سے باغ بہار
کہیں روپ چند نشتمبر ہاتھ سے تو بھی گفتار

نبسی دھر کے اس خیال کے چار چوک ہیں جا بجا
زخم پھول ہیں ہمارا سینہ ہے سب بے خار چمن

نمبر ۳۲ عام ۱۲ خاص

دیکھا ہے جو حال مرا سب یار کو سمجھانا قاصد
کیا سمجھاؤں تجھے تو آپ ہی ہے دانا قاصد

نمبر ۱

لکھتا ہوں کچھ بیتے جی احوال عاشقانہ قاصد
مگر زبانی اوسے سب حالت جتلانا قاصد
پہلے اسکے رو رو کر اپنی آنکھیں بھر لانا قاصد
میرا رونا غرض اس طرح سے جتلانا قاصد

اشعار

جو وہ پوچھے مری پوشاک کا کیا ڈھنگ ہے قاصد
تو کہنا کیر و نگے بدلے بدلتا رنگ ہے قاصد
یہ سمجھانا کہ اپنی زندگی سے تنگ ہے قاصد
تمہارے عشق کی تلوار کا یہ زنگ ہے قاصد

پیٹھ دکھا کر چلا ہے جیسے یوں منہ بھی دکھلانا قاصد
کیا سمجھاؤں تجھے تو آپ ہی ہے دانا قاصد

نمبر ۲

ہاتھ سے اسکے جواب خط کا پھر تو لکھوانا قاصد
رو کر کہنا شمع رو لکھدے سے پروانا قاصد
جیسی جلدی جاتا ہے ایسا ہی لوٹ آنا قاصد
ہنسی خوشی سے پیام وصل یار لانا قاصد

اشعار

اگر پہونچا سکے نہ مین خط کے ذرا بھی دیر کی قاصد
تو پھر یہ جان لینا جان مینے غصّے سے دی قاصد

غم فرقت سے اُسکی میری حالت ہی بُری قاصد
جواب اُس سے لکھانا جلد گھبراتا ہی جی قاصد

پانی پینا آکے یہان کھانا جو وہان کھانا قاصد
کیا سمجھاؤن تجھے تو آپ ہی ہی دانا قاصد

نمبر ۳

پوچھے اگر وہ شوخ کہ کیا ہی میر آب و دانہ قاصد
تو کہہ دینا کہ کھانا غم ہی ہر روزانہ قاصد

آب کے بدلے خون جگر کا پیون ہون پیمانہ قاصد
قیس کی صورت پھرا کرتا ہون مین دیوانہ قاصد

اشعار

شفیق و مہربان عاشقان ہی تو ہی ای قاصد
بلاشک خطر رسان عاشقان ہی تو ہی ای قاصد

عزیز روح و جان عاشقان ہی تو ہی ای قاصد
حقیقت مین زبان عاشقان ہی تو ہی ای قاصد

جانا اُس جانان کے پاس اب تو نے حال جانا قاصد
کیا سمجھاؤن تجھے تو آپ ہی ہی دانا قاصد

نمبر ۴

باتین کر کے نرم و ملائم اُسکو بہلانا قاصد
منہ سے ایسا کہ ہو نا راض وہ جانانہ قاصد

گیند لال گوہر کے دل کا مقصد پانا قاصد
کہے روپ چند کرونگا ادا مین شکرانہ قاصد

اشعار

بر آیا کام تو مین تجھکو خوش کر دونگا ای قاصد
بہت انعام اور اکرام مین دونگا ای قاصد

ملی امید تو بس لعل و گوہر دونگا ای قاصد
ترا دامن گل امید سے بھر دونگا ای قاصد

کہے شمیر ناتھ بہت سار ہی جامت گاناتی

کیا سمجھاؤن تجھے تو آپ ہی ہے دانا قاصد

نمبر ۳۳ عام — ۲۲ خاص

ہے یہ جنازہ اس عاشق کا جسکا تجھ پر دم نکلا
نکلے تو بھی دیکھلے دیدکو ہے عالم نکلا

نمبر ۱

بڑی شان کا عاشق تھا یہ گئی جان اک آن کے ساتھ — چلا جنازہ نہایت اسکا عز و شان کے ساتھ
سب ہی آہ و نالے کی نوبت دھوم دھام یان کے ساتھ — ہوتی ہین تانین کلیجا کھچتا ہے ہر تان کے ساتھ

سب عالم کہتا ہے کہ اس کشتہ کا عجب عالم نکلا
نکلے تو بھی دیکھلے دیدکو ہے عالم نکلا

نمبر ۲

پرستان سے آئی ہین پریان کالی ماتمی ہے پشواز — کرتی ہین ماتم شور سے گا کر نوحہ با انداز
کھلے ہوئے ہین بال تو ہین خاک بھری ہے دلمین گداز — صفین ہین باندھکر مرثیہ پڑھتی ہین خوش آواز

اپنے اپنے گھر سے چلکر سیر کو ہر آدم نکلا
نکلے تو بھی دیکھلے دیدکو ہے عالم نکلا

نمبر ۳

چاربانغ تابوت پہ چادر پڑی ہے شالی زینت کو — گلدستونکی ساتھ مین لگی چلی آتی ہے قطار
درد ہے دلمین زرد ہے چہرہ سرد ہے سینہ چشم ہے زار — چڑھا رہے ہین دوڑکر لوگ گلدستے پھولکے ہار

مرے ہزارون عاشق لیکن ایسا جنازہ کم نکلا
نکلے تو بھی دیکھلے دیدکو ہے عالم نکلا

نمبر ۱۴

گلاب کا چھڑکاؤ جا بجا ہوتا جاتا ہے اکثر — تختہ صندل لگا تابوت مین ہے جلتا عنبر
لگا دے کاندھا ہلا کے لب اے غیرت مسیحی تو جو اِک دم — اٹھ بیٹھیگا ابھی یہ مُردہ کہتا ہے گوہر

کہین رو بجیت بنسی بسمبر بنا خیال اسدم نکلا
نکلکے تو بھی دیکھلے ویدکو ہے عالم نکلا

نمبر ۲۴ عام — ۲۳ خاص

تو زیور پہنے ہے بدن پہ ہم جب پہ بے زر ٹھہرے
دکھادے بندی صنم بن دیدیہ دل کیونکر ٹھہرے

نمبر ۱

ٹیکا تیرا عاشق کی مٹی کا خوار کرنے والا — بینا تیرا کرے بے نام و نشان دم مین لالا
سیس پھول کو اسیس چھو لکر دیتا ہے دل متوالا — کان کی بجلی گراتی بجلی ہے بالا بالا

جھوم رہا جان لینے کو سب لیئے کہان جھومر ٹھہرے
دکھادے بندی صنم بن دیدیہ دل کیونکر ٹھہرے

نمبر ۲

بلا ہے تیرا بلاق کا فر بلا قہر کو اُسنے لیا — لاکھون ڈسنے سر تیری بیسر نے زمانہ قتل کیا
سگے لٹکنے دل صدہا لٹکن نے عجائب داؤ دیا — گونج گونج کر گونج نے سب شیرونکا خون پیا

ہار گئے دل ہار دیکھکر اسیر کہان نظر ٹھہرے
دکھادے بندی صنم بن دیدیہ دل کیونکر ٹھہرے

نمبر ۳

کمالات مالاکے کہون کیا نمونہ ہی یہ مالامال
دیکھیے ہیکل ہشت پہل دلکو ہرگز نہیں مجال
لیگئی دلکو کھینچ لڑی سچے ہی کی قسم آپ کمال
اسکے آر بھی آر بھی عجب رکھتی ہی حسن و جمال

ہوا نور تن سوا نورتن دونون بازو پہ ٹھہرے
دکھا دے ہندی صنم من دیدہ دل کیونکہ ٹھہرے

نمبر ۲۴

بڑی بندا اوڑنے سے رستے گری ہندی پہ پڑے نظر
جہانگیریان کرین بس جہانگیریان سراسر
چھل لیتے ہین چھلے تیرے دلکو کہتا ہے تو ہمسر
کہین دیکھے نہ بشمبر بھرا ہی زیور مین زیور

اس خیال سے خیال بڑھکر کب کوئی بنبی وہ ٹھہرے
دکھا دے ہندی صنم من دیدہ دل کیونکہ ٹھہرے

نمبر ۲۵ عام ۲۴ خاص

چھپی ہوئی ہر ایک بات ہر حیثیت کا دہن مین ہی
خیال چھپنے کی رعایت ہر شی مین ہر سخن مین ہی

نمبر ۱

سوال اس سے کسی قسم کا اگر آرزو مند ہے
کلمۂ چینیان کرے وہ جواب مین رمز کرے
کرے جو خود تقریر تو ایسی جسکو خلق پسند کرے
چھپی ہین خیال سے نہایت خاطر کو خرسند کرے

بہت بڑی پیچیدہ بات اس چھوٹے تنگ دہن مین ہے
خیال چھپنے کی رعایت ہر شی مین ہر سخن مین ہے

نمبر ۲

اپنے ہاتھ سے خط لکھکر وہ اگر کسیکو کرے روان
ہو وہ عبارت کہ ہو ہر لفظ مین جس کی چھپی خیال

نقطے دائرے لفظ منتخب چُنے ہوئے موتی ہیں عیان
چیدہ چیدہ درج ہین شعر کہ دل ہووے شادان

بہت بڑا اعراف ہی حرفت اُسکے بالے پن ہین جو
چنبین جیان کی رعایت ہر شے مین ہر سخن مین ہے

نمبر ۳

پہلے جو پوشش تو وہ بھی نہین جیان چنبین سے خالی ہو
ساری قبا گر نہین تو آستین چُن ڈالی ہو

باغ مین جا کر پھول چُنے گر بھری پھول سے ڈالی ہو
چاہیے گلچین خفا ہو ہمین کہنا خوشحالی ہو

نہین باز وہ جیان چنبین سے گر سیر چمن ہین ہو
جیان چنبین کی رعایت ہر شے مین ہر سخن مین ہے

نمبر ۴

ماتھے پر افشان جنکر وہ جیان چنبین دکھلاتا ہی
دیکھیے جسکو فلک اختر انکو خود شرماتا ہو

چُنّی ہیرے موتی جڑا ہی جب زیور مین لگاتا ہی
سارا زمانہ دیکھکر حیرت مین ہو جاتا ہی

گوہر و دریا کہین کب کوئی گل ایسا گلشن مین ہے
جیان چنبین کی رعایت ہر شے مین ہر سخن مین ہے

نمبر ۳۶ عام ۵ خاص

پہاڑ کا جنگل کا کاٹنا سہل دشوار نہین
شب ہجر کا مگر آسمان کا کاٹنا یار نہین

نمبر ۱

مشتاق ہر شتاق کو شب کوئی شب ایسی نہین
ہجر کی شب مین عیش اُلاہ بکھرا ہو [illegible]

جسکو سحر دکھلائے یہ آس الو ئی شخص کمبخت نہین
اُسکے چاہنے چمن مین چلنے کبھی [illegible]

بیماری میں عمر کاٹنا قید میں رہنا بار نہیں
شب ہجر کا مگر آسان کاٹنا یار نہیں

نمبر ۲

شب جدائی چوبی سنگی اور نہ خاکی تیلی ہے
سوانگ بناکر مردم کا کرتی چالاکی تیلی ہے
آتشی آبی نہیں ہے نہ یہ ہوا کی پتلی ہے
رومی قضا کا یہ تل ہے چشم بلا کی پتلی ہے

سحر و طلسم یہ بند کاٹنا بہت بڑا کچھ کار نہیں
شب ہجر کا مگر آسان کاٹنا یار نہیں

نمبر ۳

حق نے بنائی شب جدائی روز جزا کی صورت ہے
لمبی لمبی کالی کالی زلف دوتا کی صورت ہے
حق تو یہ ہے حق عاشق میں قضا کی صورت ہے
ہوکے مجسم نظر آتی یہ بلا کی صورت ہے

کالے کوس کی راہ کاٹنا دیتا ایسی بار نہیں
شب ہجر کا مگر آسان کاٹنا یار نہیں

نمبر ۴

لیل ہجر کی تاریکی میں کبھی بسر اوقات نہو
بار خدایا کسی دوست کو نصیب ایسی رات نہو
اسکے مقابل سیاہی میں ہرگز ظلمات نہو
دوست تو کیا ہے کسی دشمن کو یہ حال بات نہو

گوہر کہتا گلا کاٹنا سہل ہے ہمیں عار نہیں
شب ہجر کا مگر آسان کاٹنا یار نہیں

نمبر ۳۷ عام ۲۶ خاص

بات میں چال اور چال میں آسکی چالاکی شوخی و ستم

عجب چال ہے چلیں جس چال پہ تلواریں دم دم

نمبر ۱

چھل چھل کر چلے چال جس چال میں چھل پن ہو بہم
چھل بل سے دل چھلتا ہے دیتا ہے چھلاوے دم بدم
ہو وہ چالیا چلبلا چھیل چھبیلا شوخ صنم
او چھیل کود کر کھیلتا سر ہے عاشقوں کے پیہم
سرو جو دیکھے خرام اسکا ہو سب بنا خم اور خم
عجب چال ہے چلیں جس چال پہ تلواریں دم دم

نمبر ۲

کبک دری ہمسری کرے کیا مجال اسکی چال ہے کم
بلا ہے یا ہے قہر خدا تعریف کریں کیا چال کی ہم
یہ وہ چال ہے کہ جسکی فتنۂ محشر کھائے قسم
دل لیتے ہیں بیجان ہوتے ہیں غش اور طاقت رم
چلتے وقت بجتا ہے زیور غضب پاؤں کا چھم چھم چھم
عجب چال ہے چلیں جس چال پہ تلواریں دم دم

نمبر ۳

ہاتھی کی سی مست چال سے جھوم جھوم جب رکھے قدم
سارا عالم کہے قیامت آئی چلے سب سوئے عدم
قدم قدم پہ بپا جو یہ چال ہو عالم کو ہو الم
برہم درہم جہان ہو زیر و زبر ہو سب عالم
پہنچ کے بل چلے اکڑ کر تب ہو اور ہی کچھ عالم
عجب چال ہے چلیں جس چال پہ تلواریں دم دم

نمبر ۴

ٹھوکر میں اعجاز عجب ہے ایسا معجزہ دیکھا ہم
بیٹھے بٹھائے چلا دل اپنا وصف چال کا کریں قلم
مردے ہوں زندہ تو زندے ہو ویں بیجان و بیدم
چلتے ہی دیکھے ہمارا صفت میں خود چلدیا قلم

گوہر و دریا کہین ہمارا قدم گیا میدان مین جم
عجب چال ہی چلین جس چال پہ تلوارین ہین ہم دم

نمبر ۳۸ عام ۲۷ خاص

بات مین بل اور بل مین چھل چھلے ہاتھون مین چھم چھم
چھیل چھبیلے چھلاوے چھل بلیے چھیل بل کر کم

نمبر ۱

چشم ہی تر اور حال تبہ ہین مثل کبوتر لوٹتے ہم | ای بت ترسا ترس کھا اب بت ترسا تجھے قسم
ای دلبر بیخبر خبر لے روز جدا ہر دل پیہم | گیا تو برسے تو برسے اشک ہوے دیدہ پرنم

رقم کرون ای رشک قمر کیا حال لکھو چکا دل کی رقم
چھیل چھبیلے چھلاوے چھل بلیے چھیل بل کر کم

نمبر ۲

گھر بار و دربار مین اپنے ایکبار وسے بار صنم | گھر انبار ہی ہمین بس بار بار فرقت کا غم
بند ہی کاروبار چھوٹا گھر بار پڑا ہی بار الم | اب تو بار سے ذرا کر پار سے باری رحم کرم

اس سے کہین کیا کرین کہین کیا کس سے کہین ہر رنج و الم
چھیل چھبیلے چھلاوے چھل بلیے چھیل بل کر کم

نمبر ۳

ترے یار اغیار ہوے اغیار سے تو ہی یار ہے ہم | ہم ہین الم مین الم ہی ہم مین ہوے دونون ہم
رحم و کرم کا موقع ہی یہ مہر خدا کر جسم صنم | نم ہر چشم مین چشم ہو نم مین آ گیا ناک مین دم

جس کا کوئی دم مین ہو سکے ہمدم ہم چلا مرا تو ستیگے دم
چھیل چھبیلے چھلاوے چھل بلیے چھیل بل کر کم

نمبر ۳۸

کف قدم مین حنا کی سرخی سرخ حنا مین کف قدم ۔ قدم قدم پر فراہم جسے دیکھکر ہو عالم
خاموشی مین بات بات مین خاموشی دیکھی کم کم ۔ خم مین زلف ہی سراسر زلف مین خم ہی ہاے ستم

گوہر اور دریا کے دل مین جوش مارتی موج غم
چھیل چھبیلے چھلا دے چھل بلیے چھل بل کر کم

نمبر ۳۹ عام ۔ ۲۸ خاص

بلا سے آن زلفون کے تہ و بالا ہو زمانہ بل سے ستم
بال بال مین بلا ہی بلا مین بل ہین خم در خم

نمبر ۱

زلف پیچ در پیچ سراسر پیچ و شکن سرتا بقدم ۔ شکن ہی گویا شکنجہ پھانس لیا دل یکدم
بال باندھ کر چوٹ کرے چوٹی کا مار قد آدم ۔ بالا بالا بلا کر لاے بلا کو دم بدم

دم بھر مین آسے دیکھکے میرا دم جاتا ہی سوے عدم
بال بال مین بلا ہی بلا مین بل ہین خم در خم

نمبر ۲

لٹ لٹ مین لٹکا کر دل کیے الٹ پلٹ درہم برہم ۔ بدن لٹ گیا لٹون کا دیکھ لیا لٹکا جسدم
پڑی سلاسل آکے ہو اسکے آسکے جو محرم ۔ زلف مسلسل تیری ہی زلف ہی زنجیرون کی صنم

گھٹا کا رتبہ گھٹا دیا گیسو لے فسون کیے دم جسدم
بال بال مین بلا ہی بلا مین بل ہین خم در خم

نمبر ۳

گر پریشان زلف ای پری شان بڑھا انکی جم جم ۔ شانہ کرکے انھین شانہ پی تھوڑا مست رکھ ہمدم

دل بھی پریشان ہوگا ہمارا جیسے پریشان حال ہیں ہم
زمین پریشان پریشان فلک پریشان سب عالم

عالم عالم ہوگا الم عالم کو دیکھکر یہ عالم
بال بال میں بلا ہے بلا میں بل ہیں خم در خم

نمبر ۲۸

بسی ہوئی ہو بس سے یہ بس چلتا ہو بس اپنا اس سے کم
دل میں سودا اور درد میں دل ہو غم میں جان ہو جان میں غم

ہر موسم میں چرچا کرتا ہے سم اسکا تیری قسم
فسونگری ہے فسونگر زلف ہے مائل دم بدم

گوہر اور دریا کے رواں ہیں اشک عشق میں تھم تھم
بال بال میں بلا ہے بلا میں بل ہیں خم در خم

نمبر ۲۹ عام | ۲۹ خاص

یاروں کو نہیں دیتے آپ اب گوشہ میں دربار کے بار
یہ کیا غضب ہے کہ پیارے ہوئے ہو تم اغیار کے یار

نمبر ۱

تیری ابرو دکھلاتی ہے اے قاتل تلوار کے وار
رخساروں کو دیکھ کے سارے پھول ہوئے گلزار کے زار

زلف نے تیری کیے ہیں نافہ سے تاتار کے تار
نرگسی آنکھیں گئیں ہیں تیغ دل بیمار کے پار

بجا لائیں ہم سر و چشم سے جو کچھ ہوں سرکار کے کار
یہ کیا غضب ہے کہ پیارے ہوئے ہو تم اغیار کے یار

نمبر ۲

غیروں کو پیغام نہ بھیجو ہیں ہوگا پیغام سے غم
بدحواس رہتے ہیں ہمیشہ وحشت اور او با غم ہم

کام کرو وہ نہ ہووے صبر دل ناکام سے کم
ہجر میں تیرے کیا ہے غالب نے آرام سے رم

صحبت میں تم ہو جاؤ گے رقیبان میخوار کے خوار
یہ کیا غضب ہے کہ پیارے ہوئے ہو تم اغیار کے یار

نمبر ۳

رشک حنا ہے لہو ہمارا پانوں دل پامال میں مل | غلط مت چلے ستمگر ہمیشہ سیدھی چال میں چل
سنبل ہے گلشن میں پریشان بکھے تیرے بال میں بل | آتش غم سے عجب کیا جائے جو اس جنجال میں جل

تیرے سرخ چہرے نے لگائی سینے میں گلنار کے نار
یہ کیا غضب ہے کہ پیارے ہوئے ہو تم اغیار کے یار

نمبر ۴

ہم تم ہو گئی ہوا ابر گل چیں ہوں برسات میں برسات | کریں گفتگو پیار کی کٹ جاوے تقرات میں رات
گیند تلال کو سہرے نے ہے کر دیا پہلی ہی تسلیمات میں مات | کہیں روح چنیدہ بشمیر ناسمجھ ہو کی اس بات میں بات

کبھی مڑھ کے غیر کو آوے سنے سے ان اشعار کے عار
یہ کیا غضب ہے کہ پیارے ہوئے ہو تم اغیار کے یار

نمبر ۱۴ عام | ۳ خاص

لکھی صفت چہرے کی رشک سے کیا تیغ نے گلزار کو زار
کھلایا وہ گل کہ غم سے ملا باغ فرحت کو خار

نمبر ۱

لاکھوں کالے جو زلف کے گئے پیچ او پار سے مر | غم جبین میں ہو گئے ... کو سا ...
کعبہ کے ہو گئے منفعل ابروے خمدار سے در | سلے نہ جا سکے تیر بھی نوک مژگاں کے واپسی ور

چشم مست کے دو ساغر نے کیا رند میخوار کو خوار

کھلایا وہ گل کہ غم سے ملا باغ فرخار کو خار

نمبر ۲

وہ حسن ہی صد حیف نظر آئے میرے امکان میں کہاں
الف ادا کا ناک کو لیا ہی ہر بیابان میں بان
سواد شمس و قمر سے زنخ کی دیدہ ور پیشان ہیں شایان
سخن لب کے مقابل کہاں لعل و مرجان ہیں جان
باتیں کرتا تنگی سے ہوا دہان شکر بار کو بار
کھلایا وہ گل کہ غم سے ملا باغ فرخار کو خار

نمبر ۳

دہن ہی غنچہ جب خندہ اکٹے ہیں لاکھ عنادل
ان دانتوں کی صفا میں گئے ستارے کامل مل
زبان ہی قینچی جس سے جاویں قل عالم و جاہل ہل
سیب جنان ہی زنخدان مگر ہی اسپر قاتل تل
شیشہ ہی گردن جس سے لگی مینا سے ہی گلنار کو نار
کھلایا وہ گل کہ غم سے ملا باغ فرخار کو خار

نمبر ۴

گنج ہی خوبی کا وہ چہرہ عجب حسن آمال ہی مال
مثل مار کے ہر اک زلفوں کا اسکی دنبال ہی بال
باز نظر کو میرے لگانے نہیں دیتا چنگال ہی گال
کہوں صفت کیا زبان کلک بھی گویندہ لال لالی لال
بسی معطر کر سٹے چوکی نعت میں مجھ ناچار کو چار
کھلایا وہ گل کہ غم سے ملا باغ فرخار کو خار

نمبر ۲۴ عام ۱۲ خاص

الٰہی ہوئی قسمت کھولی ملا صنم غم دور ہوا
ہر ایک عاشق کا آج انجام کام بھر پور ہوا

۵۹ ۸

نمبر ۱

کہین شراب ہین شیشے مین کہین طشتری مین بادام
خوشی مین دل ہوا ہر و بغل مین بیٹھا ہی گلفام
ناچ ہو رہا ہی پریون کا خوشی کے آئے ہین ایام
پچکاری مین بھرا ہی رنگ چھوڑتے ہین خاص و عام
کوئی ہوا مسرور نشے مین کوئی چکناچور ہوا
ہر عاشق کا آج انجام کام بھر پور ہوا

نمبر ۲

ڈھولک ڈھپ اور ستار ارگن سرود بجتا اور کرتال
کہین سوانگ ہی راگ ہی کہین خوشی سے مالامال
کہین بھنگ کسی سبزہ رنگ سے چھنی ہی گھر ہی ل ہی نہال
کہین جوش سے کھیلتے ہولی متوالے خوشحال
کھلی چاندنی اُجیالی ہی چارون طرف کو نور ہوا
ہر عاشق کا آج انجام کام بھر پور ہوا

نمبر ۳

بغلگیر ہو ہو کر باہم خوشی سے ملتے ہین سب لوگ
خوشی منائی تمنا بر آئی بھاگا ہی سوگ
نرناری ہو گئے ہو مست سب سکھین کرتی ہین بھوگ
راگ رنگ ہی جہان مین نہین رہا کچھ باقی روگ
ملا ہمارا دلبر ہمسے ہولی کا دستور ہوا
ہر عاشق کا آج انجام کام بھر پور ہوا

نمبر ۴

گیندن لال گوہر نے بنایا آج نیا ہولی کا چھند
کہین روپ چند امانت نجو جینی دانشمند
بنسی دھر مہبکی اور رودر دیو کوے کہا کر سوگند
یہ خیال بس ہماری خاطر کو ہی ہوا پسند
سکھے بشمبر ناتھ کہ میرا سارا غم کافور ہوا

ہر عاشق کا آج انجام کام جبر و بیہودا

نمبر ۴۳ عام ۳۲ خاص

کر کے عاشقی عمر گزاری دیکھا ہمنے سب عالم
سود نپایا عشق مین سہے ہزارون جور و ستم

نمبر ۱

عشق کے باعث مجھے پیارے شب بھر حیران ہنا
تمھارے غم مین خاک بیابان چھان چھان کر چھپ ہنا
فلک کی ٹھوکر ہمیشہ دل پر اپنے اے جان سہنا
کسی اور سے نہین اب رہا جانی اپنا لہنا

اشعار

نہ دیوانہ پری کا ہون نہ عاشق حور و غلمان کا
رہیگا کب تلک پابند اس لعف پیچان کا
خدا نے مجکو بندہ کر دیا ہی ایک انسان کا
الٰہی تو تو دانا ہی سبھی اسرار پنہان کا

غم و الم سے جلا دل اپنا تڑپ تڑپ کر نکلا دم
سود نپایا عشق مین سہے ہزارون جور و ستم

نمبر ۲

چاہت مین تیری جان جا رہی گئی صفت پیارا دل
اشک ہین جاری آنکھ سے ہر دم رنگ گیا چہرے کا بدل
تیری محبت ہمیشہ رکھتی دل کو ہی بے کل
دل کو گھائل ہمیشہ آنکھ تری رکھتی چنچل

اشعار

ساقیا دیے جام بھر بھر کی باری اندنون
آرزو ہی بس یہی ساقی ہماری اندنون
روز جھوم آتا ہی ابر نو بہاری اندنون
ہو دوبارہ دور جام بادہ جاری اندنون

سینے سے لگ جا آ کر جانی دور ہو میرا غم و الم

سود بنیا یا عشق مین سہے ہزارون جور و ستم

نمبر ۳

داغ ہجر سے باغ ہے سینہ سیر چمن کی ہوس ہی کب — بیان کرون کیا پڑی ہے عجب مصیبت رنج و تعب

کیا قول تمنے نہین پورا انکا خاصے خود مطلب — خبر نہین تھی کہ ہو جاوگے ایسے تم بے ڈھب

اشعار

جی لگا ہے کسی بے رحم سے جا خیر بھی ہو — تھرتھرا آفت ہے نگہ کالی بلا خیر بھی ہو

روٹھ کر بیٹھے ہین وہ ہمسے خفا خیر بھی ہو — ہے مرے مولا مرے مالک کی خدا خیر بھی ہو

نہو کسی کا عشق کسی کو خالق رکھے فضل و کرم

سود بنیا یا عشق مین سہے ہزارون جور و ستم

نمبر ۴

سہے دل پہ غم اپنے لاکھون ہمنے گوہر گینڈے لال — حضرت دل نے ہمیشہ رکھا اس جی پہ جنجال

دل نے جتنے رنج اٹھائے کہین کس سے ہم وہ احوال — کیا عشق نے برابر جان و جگر اپنا پامال

اشعار

جامے سے ہو جائین باہر تجکو عریان دیکھکر — سر برا فو ہون تری براقون کو پریان دیکھکر

منہ نہ دیکھون حور کا وہ روی تابان دیکھکر — خلد کو دوزخ مین ڈالون کوی جانان دیکھکر

کہا کسی سے کہلانے سے یہ خیال ہمنے اسد م

سود بنیا یا عشق مین سہے ہزارون جور و ستم

نمبر ۴۲ عام — ۲۳ خاص

گھاٹ پہ اترا تری تیغ کے کبھی بنیا ہس ملا اب مجھے

بحر عشق مین تیرے ملا ور نایاب مجھے

نمبر ۱

آنکھ لگی پھر نیند کہان ہی کیونکر آوے خواب مجھے
جی نہین لگتا لگا کر دلکو نہین ہی تاب مجھے
ملے دیکھنے کو اسے یارو میرا گل شاداب مجھے
دیوے فرصت اگر یہ گریہ کا سیلاب مجھے

آنکھون کے حلقے سے پیارا ہوا اسکا گرداب مجھے
بحر عشق مین تیرے ملا ور نایاب مجھے

نمبر ۲

نہ کیون گلستان کی ہوا زہر یا ہو یا نچوین باب مجھے
مین ہون عاشق عشق کا سمجھو لذت یاب مجھے
اشک سرخ جو چشم سے نکلے ملی شراب ناب مجھے
جام چشم کا دیا ہی عشق نے عالمتاب مجھے

ہوا فائدہ مند نہ کوئی دریا اور تالاب مجھے
بحر عشق مین تیرے ملا ور نایاب مجھے

نمبر ۳

لکھتا ہی فرہاد کوہ سے یا استاد القاب مجھے
جاؤن دشت مین تو مجنون کرتا ہی آداب مجھے
جہان کوئی سیمین تن دیکھا پھر نہین ہتی تاب مجھے
حق نے دیا ہی کہو دل یا کوئی سیماب مجھے

ڈوبا کے الفت کے دریا مین ملی عزت اور آب مجھے
بحر عشق مین تیرے ملا ور نایاب مجھے

نمبر ۴

نقشہ آیا نظر جہان کا مثل نقش بر آب مجھے
غور سے دیکھا تو سب عالم دکھلایا خواب مجھے
نظر پڑا آنکھون پر سب کی غفلت کا جلباب مجھے
دیا دکھائی غرض سب جہان کا جھونٹھا اسباب مجھے

گوہر کے بھاتے ہیں رہ رہ کے چند خیالات خوش آب مجھے
بحر عشق میں تیر کے ملا دُرِ نایاب مجھے

نمبر ۵ بحر عام ۳۴۳ خاص

غلط کہا ہے جسنے کہا ہے جو ہے پھول وہی خار بھی ہے
ہو نہیں سکتا کہ جو صحرا ہو وہی گلزار بھی ہے

نمبر ۱

مردوں نے گر کسی بات کا کیا کبھی اقرار بھی ہے
جس سے دل ہٹ گیا رنج سے یا کہ ہوئی تکرار بھی ہے
تا بہ زندگی نہیں پھر اُس سے کیا انکار بھی ہے
پھر نہیں اُس سے ملا دل اور نہ آیا پیار بھی ہے
ہم ہوئی اور دوہ چھٹا پھر ملا کبھی زنہار بھی ہے
ہو نہیں سکتا کہ جو صحرا ہے وہی گلزار بھی ہے

نمبر ۲

بھلے چنگے انسان کو کوئی کہہ سکتا بیمار بھی ہے
کڑوی باتوں والے کا کہیں نام شکر گفتار بھی ہے
دیوانے کو بتا سکتا کوئی ہشیار بھی ہے
کہیں سنا ہے پھر سے ہوا کار تلوار بھی ہے
بہار کو جو خزاں بتاوے اُسے خدا کی مار بھی ہے
ہو نہیں سکتا کہ جو صحرا ہے وہی گلزار بھی ہے

نمبر ۳

پردہ نشین جو عورت ہے وہ جاتی کہیں بازار بھی ہے
جسکی اصل میں ہوئی خطا وہ ہوا نیک کردار بھی ہے
جو کسبی ہے کہیں وہ دیکھی پردہ دار بھی ہے
نیک اصل سے کسی جا ہوا بدی کا کار بھی ہے
ہندوستان کا نام بدلکر سنا کہیں تاتار بھی ہے

ہو نہین سکتا کہ جو صحرا ہی وہی گلزار بھی ہی

نمبر ۴۴

تسبیحون کا نام کسی نے کہین سنا زنار بھی ہی — جو کافر ہی اُسے کوئی کہہ سکتا دیندار بھی ہی
گیندان لال گوہر کہتے ہین تجھے خبر کچھ یار بھی ہی — روپ چھند کا مزا اچھا چھند قافیہ دار بھی ہی

کہین شمشیر بھی دھر کوئی ایسا واقفکار بھی ہی
ہو نہین سکتا کہ جو صحرا ہی وہی گلزار بھی ہی

نمبر ۴۶ عام — ۳ خاص

عشق مین راحت کبھی نہین ہی گر کچھ ہی تو جراحت ہی
نمک زخم کا سمجھ تو جس کا نام ملاحت ہی

نمبر ۱

عشق کے باعث دل اپنا بھی رہا بہت دیوانہ ہی — بحر عشق مین جو قائم رہا مرد دانا ہی
کبھی عشق مین قدم بڑھانا موت کے منہ مین جانا ہی — کوچۂ جانان عدم کا کوچہ ہمنے جانا ہی

اشعار

قبا پر جب لگا کر عطر وہ گلرو نکلتے ہین — تو ہم جامے سے باہر اپنے مثل بو نکلتے ہین
اٹھا کر جب کمان کی طرح وہ ابرو نکلتے ہین — ہدف کو حسرت دل چھوڑ کر پہلو سے نکلتے ہین

رنج کا گھر ہی عشق بلا شک اسمین بڑی قباحت ہی
نمک زخم کا سمجھ تو جس کا نام ملاحت ہی

نمبر ۲

عشق لگانا جوان کے اندر اسمین بڑی بھلائی ہی — آئی طبیعت تو سمجھو آفت سر پر آئی ہی

عشق وہ شی عالم مین جسنے آفت یہ پھیلائی ہی — آنکھ لڑائی اب اپنے دل سے ہمسے لڑائی ہی

اشعار

کسی کی مست آنکھون کا رہا تھا دل جو دیوانہ — مرے پر بھی ہماری خاک سے نبتا ہی پیمانہ
گیا بن کو نکل سنکر مری وحشت کا افسانہ — مقابل مجھسے ہوتا ایسا کیا مجنون تھا دیوانہ

لیلی مجنون کے قصے مین عشق کی خوب صراحت ہی
نمک زخم کا سمجھ تو جس کا نام ملاحت ہی

نمبر ۳

عشق مین کٹتا عاشق کا سر ملتا مال جھٹ پٹ ہی — عشق ہی کا فر ہی بلا ہی قہر ہی ظالم نٹ کھٹ ہی
نہین کوئی آواز جہان مین جیسی عشق کی آہٹ ہی — عشق ہی گھوڑا جو جاتا ہے کوڑے کی سرپٹ ہی

اشعار

ہوا پھر عشق دلکو اُس بت بیداد گستر کا — ہوا پھر سر کو سودا اُسکے دروازے کے پتھر کا
غضب ہی دل ہوا عاشق جو مژگان ستمگر کا — الٰہی خیر پھر ہی سامنا بازو کبوتر کا

بار بار کہتا ہون یارو نہین عشق مین راحت ہی
نمک زخم کا سمجھ تو جس کا نام ملاحت ہی

نمبر ۴

عشق وہ مے ہی جو عاشق کو کر دیتی ہی متوالا — عشق وہ شی ہی نہین ہی جس شی سے کوئی بالا
گیندن لال گوہر کہتے ہین کر کے عشق کیا بھالا — عشق نے لاکھون کروڑون شخص کو زخمی کر ڈالا

اشعار

الف بے تے نہین آتی جسے وہ کیا بھلا جانے — قلم آتا نہین جسکو پکڑنا لکھ وہ کیا جانے

گیا جو کوئی مکتب میں نہیں کیا مدعا جانے
پڑھا ہو جو کوئی جانے وہی کیا بے پڑھا جانے

کہیں لوگ انصاف سے ہیں کس کی آج فصاحت ہے
نمک زخم کا سمجھو تو جس کا نام ملاحت ہے

نمبر ۳ عام — ۳ خاص

کوڑی کوڑی بکتے پھرتے اب سر بازار ہیں پھول
حسن نے تیرے گھٹا کر کیے سبھی بیکار ہیں پھول

نمبر ۱

بال ہیں سنبل سرو ہے قد غنچہ دہن رخسار ہیں پھول
مرجھاتے ہیں شرم کے مارے جب دیدار ہیں پھول
تجھ سے بہتر حسن میں نہیں کہیں ای یار ہیں پھول
تیرے پاؤں پہ ہمیشہ رکھ دیتے دستار ہیں پھول

جب سے دیکھی تیری صورت مری نظر میں خار ہیں پھول
حسن نے تیرے گھٹا کر کیے سبھی بیکار ہیں پھول

نمبر ۲

ظاہر داغی ہے گل لالہ بن فرمان بہار ہیں پھول
جس دم دیکھ رہے پیارے تیرے گلے کے ہار ہیں پھول
مجھے خوش آتے نہ ہرگز غنچے نے نو بہار ہیں پھول
فرش خواب پہ تیرے بن مجھے تیغ آزار ہیں پھول

آنکھیں تیری جب سے دیکھیں نرگس کے بیمار ہیں پھول
حسن نے تیرے گھٹا کر کیے سبھی بیکار ہیں پھول

نمبر ۳

قبا کو اپنے پھاڑ کے غم سے کرتے ڈالتے تار ہیں پھول
شرمندہ ہیں تیرے حسن سے گریباں لوٹیں زار ہیں پھول
اپنی زندگی سمجھتے اپنے اوپر بار ہیں پھول
نہیں ہے شبنم رواں اشک کے کرتے تار ہیں پھول

جیسا شوخ و چالاک ہی تو کب ویسے ہشیار ہین پھول
حسن نے تیرے گھٹا کر کیے سبھی بیکار ہین پھول

نمبر ۳۸

کہتا ہی یہ کون کہ تجھ سے بڑھکر غیرت دار ہین پھول
گینداں لال گوہر کہتے ہین خیال کے اشعار ہین پھول

تری نذر کو ہمیشہ بھیجتے سب گلزار ہین پھول
کہین روپ چند کہ پاتے کب ویسے اشجار ہین پھول

کہے بشمبر اس خیال کے چار چوک نہین چار ہین پھول
حسن نے تیرے گھٹا کر کیے سبھی بیکار ہین پھول

نمبر ۴۸ عام ۳۹ خاص

سوتے وقت رکھا ہی مینے اکثر تیرے ای گلفام
سر زانو پر کہ جس سے حاصل ہوتا تھا آرام

نمبر ۱

مروانے اب کیون ہو بہت تم خدمتگاروں سے ای یار
غیرون کو دیتے ہو رات دن آج تو ہمکو دو یکبار

مجھ غریب کو ستانا کب لازم ہی ای دلدار
اپنی بزم مین جگہ تم ای دلبر ای گل رخسار

یاد کرو تم وہی روز رکھواتے تھے باشوق تمام
سر زانو پر کہ جس سے حاصل ہوتا تھا آرام

نمبر ۲

پھاڑونگا چتھڑے کرونگا دیکھو میرا زور بدن
چھوڑینگے ہم باربار کر کرینگے خونسے تر دامن

جوش جنون مین گریبان جیب قبا اور پیراہن
سر تجھ سے عشق مین بڑھیگا جب دیوانہ پن

ذرا سرک کر آؤ ادھر کو آج بھی کھدین گئی شام

سرزانو پر کہ جس سے حاصل ہوتا تھا آرام

نمبر ۳

لگواتے ہو باغ میں جا کر کھڑے کھڑے تم خوب اتو — پیر پھول سٹ بٹ پر باغبان سے خوش ہو ہو
کہنا مانو صنم ہمارا تنگ مت کرو جانے دو — جھگڑا قصہ بکھیڑا بہت برا ہے دور کرو

بھول گئے تم کیون رکھوانا سیج تو کہوا ئی گل اندام
سرزانو پر کہ جس سے حاصل ہوتا تھا آرام

نمبر ۴

ہنسی ہنسی مین لیجاتے تھے وہ دن تمکو یاد نہین — ہماری باتین صنم تم خفا ہو کیون دشا د نہین
ذرا لگا اور ترت جھڑ گیا لگتی دیر اتنا و نہین — خاک قدم ہون مناسب گوہر بیداد نہین

روپیہ چند اور ہنسی دھر کہین بر کھواوا اور سنو کلام
سرزانو پر کہ جس سے حاصل ہوتا تھا آرام

نمبر ۵ کو عام — بہ خواص

نہین بات تعریف کی کچھ گر چشم سے آنسو تر نکلے
صد آفرین ہی بحر مین جو کہ خشک گوہر نکلے

نمبر ۱

دریا مین جو گھسے بہت مشکل ہی خشک باہر نکلے — تیرے سمندر مگر بھی خشک پانون اور سر نکلے
ہوتا ہی تیراک بڑا وہی جو اس صورت پر نکلے — کامل سمجھو آسے تم جو نہ بحر سے تر نکلے

قابل ہی تعریف کے گوہر جسمین یہ جوہر نکلے
صد آفرین ہی بحر مین رہ کے خشک گوہر نکلے

نمبر ۲

کھا کے چوٹ تم اتفاق سے بدن تیغ یا دل پر نکلے
گول گول دو چار اشک کے قطرے چشم سے گر نکلے

درد کے مارے بھر آئین آنکھین آہین بھر نکلے
گرے زمین پر خاک مین سے نہ وہ بہتر نکلے

گوہر سے وہ کسی طرح قیمت مین مین بڑھ کر نکلے
صد آفرین ہی بحر مین رہ کے خشک گوہر نکلے

نمبر ۳

چورون مین بیٹھے جو کوئی چوری پیشہ کر نکلا
رہے کوٹھری مین کاجل کی وہ کالے اکثر نکلا

جو رنڈی کا چھپڑ مین گئے جو وہ کچھ کھو کے زر نکلا
میخانے مین رہے جو وہ پی کر ساغر نکلا

مشکل ہی سب لوٹ آدمی دنیا کے اندر سے نکلا
صد آفرین ہی بحر مین رہ کے خشک گوہر نکلے

نمبر ۴

دریا سے جب جھلک چاک گوہر مثل اختر نکلے
زیور کے آسے ساتھ مین کر کانون مین وکہر نکلے

اُسکے شوق مین دوڑ کر دور سے سوداگر نکلے
کہتے گوہر روپ چند کیا گوہر خوشتر نکلے

بچپن بستمبر ناتھ کے منھ سے سچے نبی جوہر نکلے
صد آفرین ہی بحر مین رہ کے خشک گوہر نکلے

بحر سوم

نمبر ۵ عام | **اخاص**

پھر ہوا دل مبتلا پھر آئی بلا مصیبت پھر آئی
پھر وہی شکل پڑی نظر پھر لڑی طبیعت پھر آئی

نمبر ۱

پھر ہمیں سودا اٹھا سر سے جن چڑھا جنون کا جوش ہوا — پھر بیتابی ہوئی خرابی ہوئی روانہ ہوش ہوا
پھر ہوے غم میں غرق ہمیں پھر فرق وبال دوش ہوا — کھانے کا گیا مزہ ہوئی غم غذا خون دل نوش ہوا

گئی ہوئی ہمیں یاد کسی کی بعد از مدت پھر آئی
پھر وہ ہی شکل پڑی نظر پھر لڑی طبیعت پھر آئی

نمبر ۲

پھر گیا نقشہ بدل پڑا پھر خلل عشق پھر رنگ لایا — پھر ہوئی وحشت فزوں بڑھا پھر جنون جگر پھر گھبرایا
پھر نہ ہمیں تاب و توان اشک ہیں رواں ابر غم پھر چھایا — پھر چھاتی پھٹ گئی عقل کٹ گئی کہیں دل پھر آیا

پھر وہ ہی رغبت ہوئی پھر الفت ہوئی محبت پھر آئی
پھر وہ ہی شکل پڑی نظر پھر لڑی طبیعت پھر آئی

نمبر ۳

چھا گئی غم کی گھٹا بدن پھر لٹا زلف کا دھیان ہوا — پھر ہوا زرد جگر رنگ ہے دگر یہ کیا سامان ہوا
پھر ہوئی صورت اور بدل گئے طور رواں وسان ہوا — پھر چڑھی غم کی فوج اشک کی موج سے پھر طوفان ہوا

کون کہے اب مدد غم دہ ہو مانگنے رخصت پھر آئی
پھر وہی شکل پڑی نظر پھر لڑی طبیعت پھر آئی

نمبر ۴

پھر ہوا چہرہ زرد سینے میں درد چشم خونبار ہوئی — پھر ہوئی خاطر زار سخت بیمار طبع افگار ہوئی
پھر چلے گھر سے نکل نہیں پڑتی کل زندگی بار ہوئی — پھر ہمیں بھایا دشت چھوڑی گلگشت قبا پھر تار ہوئی

پھر ہے گوہر اشک ابر کو رشک خجالت پھر آئی

پھر وہی شکل بری نظر پھر لڑی طبیعت پھر آئی

نمبر ۱۵ عام — ۲ خاص

قدر کوئی کیا جانے انکی ہین یہ دونون جانی عاشق
قدیم سے پانی کا دودھ ہے دودھ کا ہے پانی عاشق

نمبر ۱

تالب دو ہین جان ایک ہے دونون ہین باہم مشتاق
قسمت سے ملتے ہین جہان مین ایسے لیر او مشتاق

قلبی ہے دونون مین محبت نہین نام کو ذرا نفاق
قبول دل سے نہین ہے ہرگز ان دونون کو کبھی فراق

قصون مین بھی سنا نہین ہے کہین انکے ثانی عاشق
قدیم سے پانی کا دودھ ہے دودھ کا ہے پانی عاشق

نمبر ۲

قصد کیا پانی نے جب ہم سے ملے دودھ میرا معشوق
قیمت مین اور رنگ مین اپنے اسکو آیا معشوق

قدر کری جو دودھ نے اسکی کریگا کوئی کیا معشوق
قابل ہے تعریف کے بیشک جہان مین ایسا معشوق

قبول دودھ نے کیا نہ ہرگز اٹھاوے حیرانی عاشق
قدیم سے پانی کا دودھ ہے دودھ کا ہے پانی عاشق

نمبر ۳

قضا کار اُس پانی دودھ کو کوئی ہول لایا شائق
قدم پہلے جلنے کو بڑھایا پانی نے جو تھا عاشق

قصد جوش کرنے کا کیا تو دودھ ہونے کے لائق
قلب جلا پانی کا پہلے رہا محبت مین فائق

قصور کرتے نہین جیا دینے مین ہے ہین فانی عاشق
قدیم سے پانی کا دودھ ہے دودھ کا ہے پانی عاشق

نمبر ۴۹

قدرت سے جب آب جل گیا یا دودھ ہی بس مطلق
قید رنج میں پھنس گیا پانی غم سے سینہ ہو گیا شق

قرار دودھ کو پڑا نہ ہرگز جلا اور اوچھا کھکر حق
قدم بڑھا کر یار اچھینٹا کیا آسمان کا بند طبق

قدم رہا الفت میں ثابت تھے دونوں کیا پانی مطلق
قدیم سے پانی کا دودھ ہے دودھ کا ہے پانی عاشق

نمبر ۵۰

قصہ کہ تہ گرم دودھ کا پھر بھی پانی ہوا شفیق
قول وہی سمجھے گوہر کا جو کوئی شاعر ہو وہ لئیق

قالب اپنا گرم کر لیا ٹھنڈا اپنا کیا رفیق
قات کا ہمیں آنگ دیکھو ہے خیال کی سمجھ عمیق

قادر کے ہیں یہی اشمبر روپ چند دھیانی عاشق
قدیم سے پانی کا دودھ ہے دودھ کا ہے پانی عاشق

نمبر ۵۱ عام ۲ خاص

ٹپک رہے ہیں غم سے آنسو جگر و دل گیا ہے پھٹ
ٹال ہاں مت کر اے پیارے گلے سے مل سینے سے لپٹ

نمبر ۱

ٹکڑے ٹکڑے دل و جگر میں بدن ہجر میں گیا ہے لٹ
ٹکراتا ہوں سر تیغ سے کر کے یاد تیری ہو لپٹ

ٹوٹ رہے ہیں جو بند بند مشکل ہے لینا کروٹ
ٹک دکھلا دے زلفوں کی لٹ تو لے مت اے یار الٹ

ٹاپ رہے ہیں غم سے عاشق انکے پاس آ چھوڑ کے ہٹ
ٹال ہاں مت کر اے پیارے گلے سے مل سینے سے لپٹ

نمبر ۲

نکلا تھے پر صندل کا دیکھ ترے عاشق جھٹ
نکر لیتے ہیں پیار سے ہیں نہیں ہم غم مر جاوے پھٹ
لٹکا کیونکا چار طرف سے تیرے رخ پر ہے جھرمٹ
ٹل کر جاوین کہان کو عاشق در پر تیرے گئے ہین ڈٹ

ٹک بھی یہ دھوکے کی دور کر ہٹا دے برقع اور گھونگھٹ
ٹال بال مت کر اے پیارے گلے سے مل سینے سے لپٹ

نمبر ۳

ٹاپو جنگل پہاڑ چھانے دریا دیکھے گھٹ اور گھاٹ
ٹوٹے قدم فرہاد و قیس کے ہارے ہرہ دم گیا پلٹ
ٹالے مت در سے فقیر کو دروازے کے بیٹھا ہے ڈٹ
ٹکڑے ٹکڑے خوان کرم سے بانٹ گداؤں کو جھٹ پٹ

ٹھم ٹھم پر ہو سوار سیر کر گوہر سے مل نقاب الٹ
ٹال بال مت کر اے پیارے گلے سے مل سینے سے لپٹ

نمبر ۴

ٹراتے تھے دشمن اکثر بند ہو گئے سب نٹ کھٹ
ٹیپ ٹاپ سب ختم کر دی گئے پاس سے دور کو ہٹ
ٹیا تمہری خیال داد ا جو کا یا سو گیا وہ کٹ
ٹوٹ گیا جاسوزکا بالکل آج خیر سے سب جمگھٹ

ٹانکے ٹوٹے زخم جگر کے سینے زخم دل ہمارے پھٹ
ٹال بال مت کر او بنیے گلے سے مل سینے سے لپٹ

نمبر ۳ ۵ عام — ۲ خاص

برس روز کے بعد دیوالی آج پھر آئی شکر کرو
ہم تم زندہ رہے خیر سے بیٹھو بھائی شکر کرو

نمبر ۱

دیا ہے سب میں خدا نے بڑھ کر آج کا دن اور آج کی رات
سب ہیں فضل سب میں بہتر آج کا دن اور آج کی رات

روشن ہی سب خلق کے اندر آج کا دن اور آج کی رات — شہر بدایون مین ہی انوار آج کا دن اور آج کی رات

اشعار

دیوالی سے زمانے مین جھلک ہی — زمین روشن ہی اور تابان فلک ہی
مثل مشہور ہی اب کسکو شک ہی — دیے کی روشنی محشر تلک ہی

کھیلین کھاؤ لاؤ شیرینی بانٹو مٹھائی شکر کرو
ہم تم زندہ رہے خیر سے بیٹھو بھائی شکر کرو

نمبر ۲

ہر دکان اور مکان ہی روشن ہی سارا بازار — قندیلین فانوس ہانڈیان جھاڑون کی ہی جدا بہار
شمع کا ہر ایک تصویر چمن کھلا ہوا ہی اک گلزار — چوک مین بیٹھے کھیل رہے ہین بلا دھڑک لب بر تار

اشعار

دیا باری سے کیا روز دیوالی — کہ ہر دیوار و در پہ ہی بجالی
چراغون کی چمک ہی یہ نرالی — کہ دن پر فوق رکھے رات کالی

شب قدر سے اس شب مین ہی چہک دیوالی شکر کرو
ہم تم زندہ رہے خیر سے بیٹھو بھائی شکر کرو

نمبر ۳

بیان کرون کیا آج کی خوبی آ نہین سکتی بیان مین — روشن ہی دن سے بھی زیادہ رات آج کی جہان مین
نئے رنگ کی نئے ڈھنگ کی کلین لگی ہین مکان مین — مٹھائیان ہین طرح طرح کی حلوائی کی دوکان مین

اشعار

دیوالی ہی نہایت خوب تیوہار — کیا ہی ہر گلی کوچے کو گلزار

کھلا ہی باغ کے مانند بازار | ملے ہین عاشقون سے لپٹ دلدار

میلا دیکھنے چوک مین آئی ساری خدائی شکر کرو
ہم تم زندہ رہے خیر سے بیٹھے بھائی شکر کرو

نمبر ۴۳

مٹی کے رنگین کھلونے دکھا رہے ہین اپنا رنگ | کہین ناچ ہی کہین آگ ہی [illegible]
کہین تواضع حقہ پان کی کہین پلاتے شراب و بھنگ | کہین [illegible]

اشعار

دیوالی کا جو سیر تیوہار آیا | خیالی [illegible]
نہایت اشرفی سے جی کو بھایا | [illegible]

[illegible] خیال [illegible]
ہم تم زندہ رہے خیر سے [illegible] شکر کرو

نمبر ۴۵ [illegible]

تم جو نہ آئے پاس [illegible] ساری [illegible]
تارون سے اے پیارے [illegible] ساری رات

نمبر ۱

تمنے جو غیرون کو بزم مین اپنے بلائی ساری رات | ترہو کہ یہان چشم [illegible] ساری رات
تمنے جو ٹی مانگ سنواری زلف بنائی ساری رات | تڑپا کئے ہم ہو کے پریشان اپنا پائی ساری رات

تمنے اپنی شکل جو ہم کو نہین دکھائی ساری رات
تارون سے ای پیارے ہمنے آنکھ لڑائی ساری رات

نمبر ۲

تم جو سو رہے چھپا کر چہرہ اوڑھ دلائی ساری رات
تم نے اپنے پانون مین وہان حنا لگائی ساری رات

تڑپ گئے ہم دید کی خاطر رہی جدائی ساری رات
تلوون مین یہان پہنچ پہنچ کے آگ جلائی ساری رات

اک جھانک کر بے چینی مین آنہ آئی ساری رات
تارون سے اے پیارے ہمنے آنکھ لڑائی ساری رات

نمبر ۳

تم نے کی جو ساتھ ہمارے بے پروائی ساری رات
تم نے مطلق خبر ہماری جب نہ منگائی ساری رات

تاج عیش کو چھوڑ کے ہمنے کی گدائی ساری رات
تار نہ ٹوٹا اشک کا اپنے یون ہی گنوائی ساری رات

تمہارے غم مین جاگے ہم اور سوئی خدائی ساری رات
تارون سے اے پیارے ہمنے آنکھ لڑائی ساری رات

نمبر ۴

تاب و صفا گوہر کے قول نے یہ کھلائی ساری رات
تمام شیخی ہوئی غیر کی شرم سے چھپائی ساری رات

تازہ تازہ لاونی اک اک سب کو سنائی ساری رات
تب آئی حاسدون کو غم سے بلا اٹھائی ساری رات

تم نے جو افشان چنی جبین پہ یاد وہ آئی ساری رات
تارون سے اے پیارے ہمنے آنکھ لڑائی ساری رات

نمبر ۵ عام　　۶ خاص

باغ مین بنگلہ بنگلے مین کرسی کرسی پہ بیٹھا تھا صنم
گورا بدن اور بدن پہ زیور جھلکے جھم جھم جھم جھم

نمبر ۱

ماتھے پہ بینا ٹیکے مین کلیان کلیون مین تپون کی بہار		جھومر مین ذرذر مین چمک اور چمک مین قیمت بلا شمار
کان مین بالا بالے مین مچھلی مچھلی مین موتی موتی مین تار		ناک مین نتھ اور نتھ مین لٹکن لٹکن مین لال چھپے ہزار

گلے مین جگنون جگنون مین نگ نگ کی چمک پیا کرون تم
گورا بدن اور بدن پہ زیور زیور جھلکے جھم جھم جھم

نمبر ۲

گلے مین ہار اور ہار مین گل اور گل مین ہے اور ہو مین رنگ		بازو مین جوشن جوشن مین نقش روشن آئینہ سے رنگ
پہونچی مین پٹری پٹری مین جوہر جوہر مین حسن تھا کا جھنک		ہاتھون مین چھلے چھلون مین لہرین لہرون مین اٹھتی ہے ترنگ

انگلی مین بانک اور بانک مین گل اور گل مین جھپی کا عالم
گورا بدن اور بدن پہ زیور زیور جھلکے جھم جھم جھم

نمبر ۳

انگشتون مین انگشتانے انگشتانے مین زنجیر		کمر مین دانہ دانے مین طاقت طاقت مین چھپی اک تاثیر
سرخ پورون مین چھلے پورے پورون مین ناخن جیون شمشیر		کمر مین پٹیا پٹیا مین زنجیر زنجیر سے مین [illegible] کی تحریر

پاؤن کہان مین اتنی طاقت پاؤن کا زیور ہو دو قدم
گورا بدن اور بدن پہ زیور زیور جھلکے جھم جھم جھم

نمبر ۴

پازیبون مین پڑے گھونگرو گھونگرو نمین نکلے آواز		گڑی مین چھتی چھتی مین آفت آفت مین آ ہستے انداز
بچھوے بجے بجے سینہ کا مین بچھوا کا جیون شیش دراز		گیند لال اگ گوہر کہتے ہین [illegible] مین جھوم [illegible]

سکھ بستم ناتھ [illegible] صنم کو [illegible] تم
گورا بدن اور بدن پہ زیور زیور جھلکے جھم جھم جھم

نمبر ۵۶ — ع خاص

لکھ رہا ہے جواب خط کا اُس گل رو نے کیا روان
کہون گلستان خط کو اگر تو بہت بجا ہی میرا بیان

نمبر ۱

ادا اشرفی کی تھی الف مین بابونہ کی تے مین سہاگ — جیم مین تھے جعفری کے جوہر کھانے رشک جس سے گلزار
دال مین اُسکی دونا مروا کا تھا بالکل دار مدار — رے مین تھی ریحان کی رنگت اور سین مین تھا سوسن کا نکھار

شکل شین کی شہ پسند تھی ہوئی صفت مین لال زبان
کہون گلستان خط کو اگر تو بہت بجا ہی میرا بیان

نمبر ۲

صاد و ضاد صد برگ کا گل تھا اور طوے مین تھا طرہ کا — گل عجوبہ سے عمدہ تھا حرف عین کا سرتاپا
غین کو اگر فرمانہ کی گل پر کہون مین فائق تو ہی بجا — گل قمر تھا قاف کہ جس کا کوہ قاف تک ہی شہرا

کلغے کی کلیون کی خوبی حرف کاف سے ہو رہے عیان
کہون گلستان خط کو اگر تو بہت بجا ہی میرا بیان

نمبر ۳

گاف کو اسکے گلاب کا گل گر بتلاؤن تو ہی کم — لا ثانی تھا لام ملا شک لالے کو جو دیکھ کے غم
مثل میم کے حرف مین ایسی جسم مین موتیا کا عالم — نون کا نقشہ نیا دیکھ کے رہی نسترن پہ شبنم

وصف وا کا بیان کرون کیا ورد کا گل ہی ایسا گمان
کہون گلستان خط کو اگر تو بہت بجا ہی میرا بیان

نمبر ۴

نمبر ۹

سب کا حرف تھا ہر اک تاج سے گل نہ ہرا سے بہتر
یا کا حرف یاسمن کے گل سے یکتائی میں تھا بڑھ کر
گیندا لالہ گوہر نے بنایا جو اخط کا خوش کر
چھوٹی ابجد ہو پھولوں کی کیے بشمر نبی جو
رہے سب چند گانے ہیں سمجھا میں یہ خیال ہو کر شیدا
کرون گلستان خط کو اگر تو بہت سچا ہو میرا بیان

نمبر شعر تمام — مخمس

زمین پہ جب تک آسمان ہو آسمان پہ شمس و قمر
شمس و قمر میں نور ہو جب تک نور رہے تیرے چہرے پر

نمبر ۱

چہرے پہ گل کے جب تک گلشن میں بلبل کی نظر
نظر میں جب تک تاب ہے اور تاب آب جو موتی میں
موتی میں ہو صفا صفا میں قیمت قیمت ہو بڑھ کر
بڑھ کر جب تک شمع تاک میں انگور کے نگین ثمر
انگوروں میں نگین ہو اور ثمر سے ٹپکے شراب تر
شمس قمر میں نور ہو جب تک نور رہے تیرے چہرے پر

نمبر ۲

شراب میں نشہ ہو جب تک نشے میں مستی اور مزا
مزہ نشاط افزا ہو جب تک نشاط ہو محفل میں بھرا
بھرا ہو گلشن ہو گلوں سے گلوں میں جب تک ہو لالا
لالے کے ہو داغ جگر میں دیکھ دیکھ جلوہ تیرا
جلوہ تیرا دیکھ دیکھ کر جب تک ماہ ہو اختر
شمس قمر میں نور ہو جب تک نور رہے تیرے چہرے پر

نمبر ۳

اختر میں تفصیل ہو جب تک ثابت اور سیاروں کی — سیاروں میں گنتی ہووے جب تک سات ستاروں کی

سات ستارے جب دم تک لگن ہو دنیا داروں کی — دنیا داروں میں ہو جب تک شمار ہم بیچاروں کی

ہم بیچاروں کا اے پیارے جب تک ہو تو چارہ گر

شمس و قمر میں نور ہو جب تک نور رہے تیرے چہرے

نمبر ۴

[illegible] — دوا [illegible] اور [illegible]

[illegible] دنیا — دنیا میں دن دونا ہوا اور رات سوایا حسن تیرا

تیرے حسن کے [illegible] دعا یہ کرتا ہے گوہر

شمس قمر میں نور ہو جب تک نور رہے تیرے چہرے

نمبر ۳ خاص

خاک کے نیچے زمین ہو جب تک [illegible] نیچے جب تک آب

آب ہو جب تک گنگ و جمن میں نیت رہے تیرے حسن کی آب

نمبر ۱

آب ہو جب تک آتش میں اور آتش میں جب تک ہو دھواں — دھواں کا جب تک بخار ہو اور ہوا میں ہووے باد رواں

باد رواں ہو جہاں کے اندر جہاں میں جب تک ہو حیواں — حیواں کے چشمے میں جب تک حیات کا ہووے سامان

حیات کے سامان کو پاکر جیوں جب تک انس و دواب

آب ہو جب تک گنگ و جمن میں نیت رہے تیرے حسن کی آب

نمبر ۲

[illegible]

شمشیروں میں باڑھ ہو جب تک بازو سحر کی دھنگیر ‌ ‌ ‌ دھنگیر رہیں معشوقوں کے جب تک عاشق با تدبیر

تدبیریں ہوں بہت جہاں تک رہے راہ کا موسے حساب
آب ہو جب تک گنگ و جمن میں نبی ہے تیرے حسن کی آب

نمبر ۳

حساب میں جب تک ہو گنتی اور گنتی ہو دس تک ‌ ‌ ‌ دس تک دیں معشوق کے در پہ جب تک سب عاشق بیشک
بیشک ہو یہ بات مرد کی ہوں زبان اور طفلک ‌ ‌ ‌ طفلک جب تک جائیں مدرسہ مدرسے کی ہو صباوٹ شرک

شرک ہو جب تک میدان میں او رمیدان میں جنگ و رباب
آب ہو جب تک گنگ و جمن میں نبی رہے تیرے حسن کی آب

نمبر ۴

رباب میں جب تک تار ہوں تار میں جب تک نغمے ہیں ‌ ‌ ‌ خبر گو یا کہ خبردار ہوں غافل عالم کے اندر
عالم کے اندر ہو شاعری شاعر جب تک ہوں گوہر ‌ ‌ ‌ گوہر ہو وے کان میں جب تک کان ہو نکلنے کے ادیب

نکلنے کے ادیب ہو حاضر نبی حضرت الغوث شتاب
آب ہو جب تک گنگ و جمن میں نبی رہے تیرے حسن کی آب

نمبر ۵ تمام ‌ ‌ ‌ ۱۰ خاص

کرامات ہے یا کہ بات ہے جادو ہے یا کلام ہے
کہ کے بندگی کر لیا بندہ صنم کو میر اسلام ہے

نمبر ۱

رنج ہجر سے دل نے میرے چھوڑا آب و طعام ہے ‌ ‌ ‌ کسی ماہ کا ماہ نہ کیوں ہو مجھ کو ماہ صیام ہے
[illegible] ‌ ‌ ‌ [illegible]

وہ بین ہین اُسکے کلام ہے گویو کا بس یہ تمام ہے
کہ کے بندگی کرلیا بندہ صنم کو میرا سلام ہے

نمبر ۳

روے یار پر خط کو دیکھکر حیران خاص و عام ہے
خط غبار سے ایک ورق پہ لکھی گلستان تمام ہے
کوئی کاٹ دے نہ بنا کچھ بولے یہی مرام ہے
زبان سے اُسکی ہین کلام قند طلب پستہ بادام ہے

محشر بپا تھا قیام اُسکا آفت زمانہ خرام ہے
کہ کے بندگی کرلیا بندہ صنم کو میرا سلام ہے

نمبر ۴

جیم زلف دال الف ہے قامت نون دہان ابرو تمام ہے
جان ہے وہ عشاق کی بیشک جہان مین نیک نام ہے
بن دامون کا اُسکے واسطے جو کوئی ہے وہ رام ہے
یوسف سے کیا نسبت اُسکو زرخرید وہ غلام ہے

سیم بدن کے عشق مین مجھکو سونا کھانا حرام ہے
کہ کے بندگی کرلیا بندہ صنم کو میرا سلام ہے

نمبر ۵

کرے جو زندہ مردہ دلون کو شراب کیا کلام ہے
عیسی کا اور آفتاب کا ایک چرخ پہ قیام ہے
اُسکے حسن کا نور دیکھکر عالم روشن مدام ہے
گیندان لال کو سحر کہتے ہین غور کرو کیا مقام ہے

مضمونون کا آج دلون مین بہت بڑا اژدہام ہے
کہ کے بندگی کرلیا بندہ صنم کو میرا سلام ہے

نمبر ۶ عام | ۱۱ خواص

فقط خدا سے ڈرتے ہین ہم نہین کسی سے ڈرتے ہین

کہتے ہین سو کرتے ہین کب کہکر مکرتے ہین

نمبر ۱

کیا حق نے آزاد ہمین پھر کون پھنسانے والا ہی
کیا غم ہے گر آندھی ہے آندھی آ بلا آنے والا ہی
دشمن ہی گر قوی تو اُس سے قوی بچانے والا ہی
خدا نا خدا ہی کشتی کا پار لگانے والا ہی

بل بھر مین دریا سے جہان سے لیے پل پار اُترتے ہین
کہتے ہین سو کرتے ہین کب کہکر مکرتے ہین

نمبر ۲

مسند کے تکیے پہ گدا ہین کہان ہم آ ٹھمکر جاتے ہین
کہانا پینا پوچھو ہمارا تو ہم تمھین بتاتے ہین
درویشی مین شاہ ہین ہی کے بادشاہ کہلاتے ہین
پی جاتے ہین ہم غصے کو ہمیشہ غم کو کھاتے ہین

بچھڑے ہین دونون عالم کو یاد ایک کی کرتے ہین
کہتے ہین سو کرتے ہین کب کہکر مکرتے ہین

نمبر ۳

نہین مارتے سونا چاندی تانبا پارا ہن کے فقیر
مال نہین کچھ ہم رکھتے جو چور کا ڈر ہو دامنگیر
کشتہ ہو نفس امارہ اُسے سمجھتے ہین اکسیر
خدا نے بخشی علم کی دولت زبان مین بخشی ہی تاثیر

پیدا کرنے والے کا دم دم پر دم ہی بھرتے ہین
کہتے ہین سو کرتے ہین کب کہکر مکرتے ہین

نمبر ۴

گیندن لال گوہر کہتے ہین لکھ بات کی ایک ہی بات
یاد خدا سے غفلت ہرگز نہین ہی لازم دن اور رات
جو عالم ہی سب فانی ہی باقی ہی اللہ کی ذات
واجب ہی انسان کو ہمیشہ ہے خلق مین نیک صفات

سکے بشیر ہاتھ کہ ہم تو مرکا نام سمرتے ہین
کہتے ہین سو کرتے ہین کب امکر و مکر کرتے ہین

نمبر ۱۶ عام — ۱۶ خاص

جان کے اوپر جو کھون لایا ناحق مجھے ستائے دل
کسی بشر کا کسی کے اوپر خدا کرے نہین آئے دل

نمبر ۱

* بہت ستایا کرتے ہین جو کافر منت پرائے دل
ملا نہ دلبر جس سے ہوتی کچھ تسکین ہر اپنے دل
قدر انھین معلوم ہو تب جب انکا کوئی ستائے دل
شب ہجر مین لیٹ رہتے ہم ہاتھ کے نیچے دبائے دل

آئے موت تو قبول کرے لیکن نہین لگائے دل
کسی بشر کا کسی کے اوپر خدا کرے نہین آئے دل

نمبر ۲

لگی آگ سینے مین عشق کی کیونکر اسے بجھائے دل
پڑین پھپھولے سینے مین سیکڑون اوہو کے جلائے دل
جان و جگر پر پڑی آنکہ آخر کار بلاسے دل
[illegible] کیون لگا نہ [illegible] دل

پھانسی لٹکا بہتر ہے پر ہمین نہین آنکھ لگائے دل
کسی بشر کا کسی کے اوپر خدا کرے نہین آئے دل

نمبر ۳

بڑا سخت سہ ہی جگر کا کیونکر اسے اٹھائے دل
پتھر کا یا لوہے کا ٹکڑا ہو کوئی بچائے دل
کہان سے لائے ایسی حماقت بھلا نہ کیون گھبرائے دل
معشوقون کے ظلم و ستم تب شاید کچھ سہہ جائے دل

دل کا آنا بہت برا ہی ملتی نہین ٹوٹے دل

کسی بشر کا کسی کے اوپر خدا کرے نہیں آئے دل

گیند دل گوہر کے پاس تھا کچھ بھی نہیں سوائے دل — تبھوں نے اسکے ٹکڑے کر دیے ٹوٹ گیا بنائے دل
روپے چند اور نہیں دھر کے غم سے جلے جلائے دل — لے آتے بازار سے ہم گر ملتا مول منگائے دل

کرے ابتھہ نا تھا ٹوٹ کر بنتا نہیں بنائے دل
کسی بشر کا کسی کے اوپر خدا کرے نہیں آئے دل

نمبر ۱۲ عام — ۱۳ خاص

پھر ا وعدہ کیا نہ تم نے کھائیں لاکھ سوگند قسم
جھوٹی قسمیں کیوں کھاتے ہو کرو کھانا بند قسم

نمبر ۱

تمہیں قسم انداز کی اپنے ناز و ادا کی تمہیں قسم — تمہیں قسم رخسار کی اپنے زلف دوتا کی تمہیں قسم
تمہیں قسم ہے ظلم و ستم کی جور و جفا کی تمہیں قسم — تمہیں قسم ہے اپنے رب کی اپنے خدا کی تمہیں قسم

قسم کھاتے تھے جو تم کھاو جھوٹی نہیں پسند قسم
جھوٹی قسمیں کیوں کھاتے ہو کر دو کھانا بند قسم

نمبر ۲

تمہیں قسم معشوق کی اپنی ہرجائی کی تمہیں قسم — تمہیں قسم ہے محبوبی کی زیبائی کی تمہیں قسم
تمہیں قسم ہے یکرنگی کی یکتائی کی تمہیں قسم — تمہیں قسم ہے دانائی کی بینائی کی تمہیں قسم

زہر تلخ ہو جھوٹ بولنا سمجھے ہو قند قسم
جھوٹی قسمیں کیوں کھاتے ہو کرو کھانا بند قسم

نمبر ۳

تحسین قسم ہو اپنے حسن کی تحسین اپنی ذلف کی قسم — تحسین قسم اپنی شوخی کی تحسین اپنی فندق کی قسم

تحسین قسم اللہ کی اپنے تحسین ہے مطلوب کی قسم — تحسین قسم اپنے خالق کی تحسین ہو اپنے حق کی قسم

قسم تمھاری ہے باطل یہ دیگی تحسین گزند قسم
جھوٹی قسمیں کیوں کھاتے ہو کرو وکھانا بند قسم

نمبر ۴

کرو ضرور انجام کام جس کا ہے تم کھا جاؤ قسم — گیندن لال گوہر کہتے ہیں کبھی غلط مت کھاؤ قسم

رو رو کہتے ہیں زبان پر جھوٹ نہ ہرگز لاؤ قسم — کہے تسبیح ہاتھ نبی ہے ہر جھوٹوں کی چھوڑو قسم

رکھو رکتا کبھی نہ کھا دین جھوٹی دانشمند قسم
جھوٹی قسمیں کیوں کھاتے ہو کرو وکھانا بند قسم

نمبر ۱۳ عام — ۱۴ خاص

شراب سے گر زندگی تر ہو آگ کا ہوتا نہیں اثر
پی شراب اور رہو مستانہ مت دوزخ کی آنچ سے ڈر

نمبر ۱

سب کہتے ہیں بہشت میں بھی گلاب جل کا چرچا ہے — ملتی ہیں حوریں خوب بصورت چاند سا جنکا مکھڑا ہے

آخر کو گر ایسا ہوگا آج ہوا تو غم کیا ہے — صنم ہماری بغل میں ہے اور مینا کا دورہ ہے

جو اول ہے وہ آخر ہے پھر کس کا ہے خوف و خطر
پی شراب اور رہو مستانہ مت دوزخ کی آنچ سے ڈر

نمبر ۲

بیان کروں کیا شراب کے میں تم سے ای یارو اوصاف — جو کچھ دل میں ہووے کدورت فوراً کر دیتی ہے صاف

کھلتے ہیں اسرار حقیقت شراب بیکر خطا معاف　　برا کہے اس شراب کو جو بیشک ہی وہ ناانصاف

کر کے بے خبر رہتی ہی دو جہان کی یہ مستی مین خبر
پی شراب اور ہو مستانہ مست دوزخ کی آنچ سے ڈر

نمبر ۳

کرتی ہی غم غلط شراب اور رکھتی ہی جی کا وسواس　　دارو ہی ہر درد کی یہ سب کام آتے ہیں اس سے راس
جو کوئی ہو اس کا عاشق اور جسکو ہو اس کی پیاس　　اپنی دم کو گھٹا گھٹا کر جاتی ہی یہ اُس کے پاس

کیسا ہی کوئی بخیل ہو بنتا ہی سخی اسکو پیکر
پی شراب اور ہو مستانہ مست دوزخ کی آنچ سے ڈر

نمبر ۴

جہان میں جتنے ہیں نشے ہی سب مین نشہ اسکا بہتر　　سب احباب کرتی ہی صنم کو برا یہ اسمین ہنر
قلم کی ہیں دو زبان سو دونون قلم صفت ہوے کیونکر　　گیندن لال گوہر کہتے ہیں پی شراب بھر بھر

ساقی ہو گل عذار پاس اور پیالہ ہو بھرین شکر
پی شراب اور ہو مستانہ مست دوزخ کی آنچ سے ڈر

نمبر ۴ در تمام　　شد اخماس

نہیں چاہئے کچھ بھی یارو کفن کا اب اسباب مجھے
کیا ہی کشتہ عشق نے اسکے بس شکل سیماب مجھے

نمبر ۱

مارا اُس نے دکھا کے چہرہ اور چہرے کی تاب مجھے　　بہر کفن ہو یارو چاندنی یا پارچہ مہتاب مجھے
لائے تھے جس جا سے اُٹھا کر کل میرے احباب مجھے　　ہائے وہیں پھر چلا ہی لیکے میرا دل بیتاب مجھے

شب ہجر مین آئے یارو بھلا کس طرح خواب مجھے
کیا ہی کشتہ عشق نے اُسکے بس شکل سیماب مجھے

نمبر ۲

قبلہ و کعبہ سجدے سے مجنون لکھتا ہی القاب مجھے
شہر نگہیں آنکھین شرم آلودہ رکھتی ہین بیخواب مجھے
مدنظر ہی ہاہر اکرم حسن و عشق کا داب مجھے
تا بکر اُس صنم کی یاد رہ کرتی ہی بے تاب مجھے
ہاتھ سے اپنے کب وہ پلاوے بھر کے پیالہ آب مجھے
کیا ہی کشتہ عشق نے اُسکے بس شکل سیماب مجھے

نمبر ۳

پروانے کا ملا روز ہی اور شب سرخاب مجھے
چاہ ذقن کا حلقہ اُسکے بنا ہی اب گرداب مجھے
عوض آنکھ کے مگر خدا نے دیے ہین دو تالاب مجھے
ابرو سے جانان نے دکھائی مسجد کی محراب مجھے
لا حاصل ہی اب سمجھا ہین گر میرے احباب مجھے
کیا ہی کشتہ عشق نے اُسکے بس شکل سیماب مجھے

نمبر ۴

لب و ذقن اس لب کے سب ہو سیب عناب مجھے
کھلا ملا ہی آج عشق کا دروازہ اور باب مجھے
ہجر مین اُسکے کبھی تو آئے ایک گھڑی بھر خواب مجھے
کرے عشق مین بند نہین ہرگز یہ کسی کی تاب مجھے
برجستہ کیا ملا ہی گوہر مضمون نایاب مجھے
کیا ہی کشتہ عشق نے اُسکے بس شکل سیماب مجھے

نمبر ۶۵ عام ۱۶ خاص

ہر مذہب مین حرام ہی پر اوس کا کھانا حلال ہی

کون چیز ہے وہ بتلاؤ تم سے میرا سوال ہے

نمبر ۱

نہ وہ اناج ہے کسی قسم کا نہ وہ کسی کا گوشت میاں — نہ وہ دودھ ہے نہ وہ عرق ہے نہ ہے وہ گھی آب نان
نہ ہے وہ میوہ نہ ہے کوئی پھل نہ ترکاری ہے سنو میاں — نہ ہے وہ پیدا زمین سے اور نہ آسمان پہ اسکا نشان

نہ وہ کھٹائی نہ وہ مٹھائی عجیب شے بے مثال ہے
کون چیز ہے وہ بتلاؤ تم سے میرا سوال ہے

نمبر ۲

سوال دوسرا تمہیں سناؤں جواب دینا تم سنکر — اگن پون آکاس خاک جل پانچوں تت اسکے اندر
بھری ہوئی ہے جو پانی سے آگ چمکتی ہے سر پر — مٹی کا سر بنا ہوا ہے ہوا شبد نکلے باہر

نہ وہ آدمی نہ وہ جانور مجھے تعجب کمال ہے
کون چیز ہے وہ بتلاؤ تم سے میرا سوال ہے

نمبر ۳

بھید تیسرا جلد بتانا سوال ہم سمجھاتے ہیں — کھانے کی وہ چیز نہیں ہے کسی طرح پر کھاتے ہیں
چلتا ہے بے ہاتھ پاؤں کے عاشق لوگ اڑاتے ہیں — چبا نہیں سکتا ہے کوئی لیکن اسے بھناتے ہیں

نہ وہ چنا ہے نہ وہ مونگ ہے نہ وہ موٹھ ہے نہ دال ہے
کون چیز ہے وہ بتلاؤ تم سے میرا سوال ہے

نمبر ۴

چلنے والی ایک چیز ہے سوال چوتھا جلد بتا — نہ ہے وہ کوئی چوپایہ اور نہ ہے وہ پنچھی بھیا
دو حرفوں کا ایک لفظ ہے حرف ہیں دونوں جدا جدا — ہر اک شخص کے پاس ہے ہردم گوہر نے یہ بھید دیا

روپ چند نبی دھر کہتے جواب دینا محال ہے
کون چیز ہے وہ بتلاؤ تم سے میرا سوال ہے

نمبر ۶۶ جام | با اخلاص

میرے زانو کے تکیے پر صنم تمھارا سر لازم
مری بغل میں ہمیشہ ہر دم جگہ تری دلبر لازم

نمبر ۱

غیر پہ واجب جور و جفا اور مہر و وفا مجھ پر لازم
رہو مجھ سے گھر تمھیں نہ جاناں جانا غیر کے گھر لازم

ادھر چاہیے چشم مہر الفت کی ادھر نظر لازم
تنکر غیر سے کو تنکر واجب موذی کو تنکر لازم

تمھیں غیر کے پاس بیٹھنا کہو یار کیونکر لازم
مری بغل میں ہمیشہ ہر دم جگہ تری دلبر لازم

نمبر ۲

تم تو ہو معشوق تمھارے پاس تو غم آنا لازم
تم تو ہو سرکار تمھیں ہے لکھنا پڑھانا لازم

ہم ہیں عاشق ہمیشہ ہم کو غم و الم کھانا لازم
ہم فرمان بردار ہیں احکام سب لانا لازم

چاہنے والا میں ہوں تمھارا تمھیں رحم مجھ پر لازم
مری بغل میں ہمیشہ ہر دم جگہ تری دلبر لازم

نمبر ۳

پروانے کو شمع چاہیے اور گل کو بلبل لازم
عاشق کو عاشق ہونا چاہیے دیوانے کو غل لازم

کبک کو لازم ناچنا ہے اور مرغ کو ہے قلقل لازم
زاہد کو ہے زہد مناسب ہم رندوں کو قلقل لازم

مسلمان کو کعبہ لازم ہندو کو مندر لازم

مری بغل میں ہمیشہ ہر دم جگہ تری دلبر لازم

نمبر ۸

خیال کہنا ہر شاعر کو حق کا نام لیکر لازم
اور کسی کا کبھی بھروسا نہیں ذرا دم بھر لازم

حق تو یہ ہے حق کی اطاعت ہے سب بندوں پر لازم
یہی مناسب یہی خوب ہے یہی ہے بہتر لازم

مراد سے دامن میں گوہر بھرے ہوے گوہر لازم
مری بغل میں ہمیشہ ہر دم جگہ تری دلبر لازم

نمبر ۲۶ عام ۱۸ خاص

بہت اٹھا کر سر آسکے تجھے نیچا دکھایا ہوگئے گرد
کانپ کانپ کر بھاگ گئے ڈر سے کیا جیسے لڑتے نامرد

نمبر ۱

زبان چلائی زبان نکلی انگلی اٹھائی ہاتھ کٹا
جسنے اپنی کری برائی زور و شور سب اسکا گھٹا

دیکھا جسنے بھر کے نظر وہ آنکھ کو اپنی کھو کے ہٹا
جو درخت اُٹھ گیا چمن میں سر اسکا آخر کو چھٹا

نہیں اٹکنا ہمسے مناسب اپنی بات میں ہم ہیں فرد
کانپ کانپ کر بھاگے ڈر سے کیا لڑتے ہمسے نامرد

نمبر ۲

آسمان پر تھوکا جسنے اُسکے منھ پر تھوک پڑا
کنوئیں میں جھانکا جو کوئی وہ اپنا سا منھ دیکھ رہا

گنبد میں آواز دی جسنے جیسا کہا ویسا ہی سنا
بحث کری جس کسی نے ہم سے آخر کو وہ ہار گیا

جسکو ہمسر خسروی کا تھا دعوی اسکا چہرہ ہوگیا زرد
کانپ کانپ کر بھاگے ڈر سے کیا ہے جیسے لڑتے نامرد

نمبر ۳

ہم غرور کرتے نہیں ہرگز بندے ہیں بھگوان کے ہم
یکتا ہیں اپنی شان کے ہم اور پورے ہیں پیمان کے ہم

بندے ہیں بھگوان کے ہم یکتا ہیں اپنی شان کے ہم
پورے ہیں پیمان کے ہم پر دشمن ہیں نادان کے ہم

دشمن ہیں نادان کے ہم اور رونا کے ہم ہیں ہمدرد
کانپ کانپ کر بھاگے ڈر سے کیا ہم سے لڑتے نامرد

نمبر ۴

روپ چند کا خیال سنکر پانی بھرتے ہیں دشمن
چنگ بجاتا جب ہی بشمبر بھر رہے ہیں گوہر سے دامن

جسدم نغمی دھرگاتا ہی ہوتا ہی دنگل روشن
خوش ہوتے ہیں سننے والے کھل جاتے ہیں باغ چمن

رشک کے مارے رقیب سارے بھرتے ہیں اب آہیں سرد
کانپ کانپ کر بھاگے ڈر سے کیا ہم سے لڑتے نامرد

نمبر ۱۸ عام ۱۹ خاص

عاشق کا داغ عشق کے مارے بجا ہو کیونکر ٹکڑے
چوٹ پڑے تیر پر عشق کی ہو جاوے تیر ٹکڑے

نمبر ۱

جیب و گریبان گیا ہا عشق میں ہو ہو کر ٹکڑے
کردی پوشش عشق نے چتھڑے کیا مرا بستر ٹکڑے

پڑ رہے آستین وجھی دامن قبا چاک چادر ٹکڑے
سب کپڑے بن کے اڑتے پھرتے ہو لکے ہیں اوپر ٹکڑے

قلم لکھے گر حال عشق کا قلم کے ہوں جیب کر ٹکڑے
چوٹ پڑے تیر پر عشق کی ہو جاوے تیر ٹکڑے

نمبر ۲

عشق وہ شے ہی جو کرتا ہی ہر شے کے اکثر ٹکڑے — نہیں تعجب اگر عشق سے ہوں شیشے ساغر ٹکڑے
آئینہ کیا چیز عشق سے ہوئے اسکندر ٹکڑے — لوہا ٹکڑے چاندی ٹکڑے تانبا ٹکڑے زر ٹکڑے

سنے عشق کا نام اگر تو ہو جاوے خنجر ٹکڑے
چوٹ پڑے پتھر پر عشق کی ہو جاوے پتھر ٹکڑے

نمبر ۳

ہڈی پسلی چور ہوئی ہیں جگر ہی پارہ سر ٹکڑے — دل کو توڑا کر کیے عشق نے پہلو کے اندر ٹکڑے
کمر ہی ٹکڑے کولھے ٹکڑے چھاتی ٹکڑے بر ٹکڑے — کیے ہیں میرے ایک جسم کے عشق نے ابتر ٹکڑے

بحر عشق میں چلے جو کشتی ٹوٹ کے ہو لنگر ٹکڑے
چوٹ پڑے پتھر پر عشق کی ہو جاوے پتھر ٹکڑے

نمبر ۴

کرتا ہی یہ آناً فاناً دیواریں اور در ٹکڑے — خاک کیا لاکھوں کو عشق نے کیے ہزاروں گھر ٹکڑے
چڑھے عشق کی بام پہ گر ہوں ہما کے بال و پر ٹکڑے — عشق کے باعث آسمان پر ٹوٹ کے ہوں اختر ٹکڑے

چھری کٹاری تیغ ہو ٹکڑے ہوں برچھی جمدھر ٹکڑے
چوٹ پڑے پتھر پر عشق کی ہو جاوے پتھر ٹکڑے

نمبر ۵

کسی کو بخشی سوکھی روٹی دے کسی کو تر ٹکڑے — طرح طرح کے جیب میں رکھتا ہی یہ بازیگر ٹکڑے
خرقہ کر دے گدا کا ٹکڑے شاہ کا ہو افسر ٹکڑے — بڑی بلا ہی عشق عشق سے ہو جاتے ہیں ہر ٹکڑے

عشق منگاتا ہی انساں سے اس کو ہے در در ٹکڑے
چوٹ پڑے پتھر پر عشق کی ہو جاوے پتھر ٹکڑے

نمبر ۶۹ عام — ۲۰ خاص

بالکل انہیں رحم نہیں ہی جتنے ہین جلاد ہین سب
بیرحمی کی جڑ ہین خوبرو آفت کی بنیاد ہین سب

نمبر ۱

باتین کرکے پیار کی میٹھے لے لیتے ہین دل صاحب
بے دردی اور بے انصافی کرتے ہین کامل صاحب

بس دل کو لے لیا جان ہو جاتے ہین غافل صاحب
بن جاتے ہین جان کے دشمن ہو جاتے ہین قاتل صاحب

بس ہین انکے خدا نہ ڈرا کرتے یہ بیداد ہین سب
بیرحمی کی جڑ ہین خوبرو آفت کی بنیاد ہین سب

نمبر ۲

بہت دنون تک عشق کیا ہی انہیں آزمایا ہی خوب
باطل انکی سب قسمین ہین جہان کے جتنے ہین محبوب

باطن انکا صاف نہین ہی ہین ظاہر ہی خوش اسلوب
باور انکا قول نجانے انکی چاہ مین جائے ڈوب

بدنامی کے جو طریق ہین وہ ہی انکو یاد ہین سب
بیرحمی کی جڑ ہین خوبرو آفت کی بنیاد ہین سب

نمبر ۳

بُرا اسے بے وقوف سمجھیے جو انکے جال مین اب
برا سے نام بھی وفا نہین ہی جفا کے بالکل یاد ہین سب

بالا بالا دکھا کے صورت کرتے ہین جی جان طلب
برائیان ہین ان مین سراسر یہ ہین ظالم خود مطلب

بناو اپنا دکھا دکھا کے کرتے دین برباد ہین سب
بیرحمی کی جڑ ہین خوبرو آفت کی بنیاد ہین سب

نمبر ۴

بیان کرون مین حال کہان تک عشق بتان ہی بہت خراب
سچا ہی بس انکی محبت سے مفت کیون رنج و عذاب

باری تعالی کو دنیا ہی روپ چند اک روز جواب
نبی دھریوان کیے شمبر پیا کر وحدت کی شراب

سچا قول ہی یہ گوہر کا جو کہتے استاد ہین سب
بیرحمی کی جڑ ہین یہ خوبرو آفت کی بنیاد ہین سب

نمبر ۱۱ عام · ۱۲ خاص

اگر آپ کرتے ہین ہم سے دل کو ہمارے آج طلب
آپ بھی ہمکو بوسہ دیجے نکلے دونون کا مطلب

نمبر ۱

اپنا دل ہمکو عزیز ہی آپ کو اپنے پیارے لب
آئینہ ہی گران مین مین لعل گران در ملک حلب

اپنے اپنے موقع ہین اور اپنا وقت اور اپنا ڈھب
آجاؤ تم پاس ہمارے ہٹ جاوین جو عدو ہین سب

انسان سے انسان ملتے ہین نہین ہی اسمین عجب
آپ بھی ہمکو بوسہ دیجے نکلے دونون کا مطلب

نمبر ۲

الف جو ہی حرفون مین مقدم اسکا ہی بس یہ مطلب
آپ کے قد مین جو ہی راستی وہی ہی نقش اسمین سب

آزادی ہی سرو کو حاصل اسکا بھی ہی یہی سبب
انداز و اطوار تمھارے قیامت کے ہین قہر و غضب

آکے ملو ہم سے اے پیارے ہم تمکو دل دیوین اب
آپ بھی ہم کو بوسہ دیجے نکلے دونون کا مطلب

نمبر ۳

اصل حال کیا کیجے ظاہر ہین نہین آیا کوئی ڈھب
آتے جاتے غیر کے گھر ہو تم دن بھر اور تمام شب

رنج خاطر کا ہماری جانیے ہوگا دور یہ کب — ایک روز تجھ پر جا بیٹھینگے تم سے کرین گے تاکبک شرم ادب

آرزو اپنی پوری ہو دل لیوین آپ تو از پے رب
آپ بھی ہمکو بوسہ دیجے نکلے دونون کا مطلب

نمبر ۳

آج تک ہم نے رحم کر دو تم ہٹ جاوین سب رنج و تعب — ادا سے دیکھو اگر اس طرف دل کو ہو وے قرابت
انا فانا خیال لگا گیند ان لال گوہر نے اب — اسکو لگاتے روپے چند ہین شبہی شمسہ جتنی سب

الف ہے اول بے ہے آخر ظاہر ہے یہ طرز عجب
آپ بھی ہمکو بوسہ دیجے نکلے دونون مطلب

تجنیس چہارم

نمبر ۱ عام — اخاص

دل ہے فگار آنکھ اشکبار ہمین ہے قرار مجکو اک پل
دیدار یار روسے ایک بار ہون انتظار سے بین کل

نمبر ۲

ہے انتشار اور اضطرار سیماب وار سینہ میں ہے تپان — جیب و کنار ہے تار تار ہمین زار زار روتا ہوں یہان
کب تک سنگار رہے بنگت عارض اتنی نگار ہے جہان جہان — دل کا غبار ہو بیکنار حاجت برار ہو وے اس آن

شیشہ اتار آتش سے خمار سیر بہار ہو یار آسکے با دل
دیدار یار روسے ایک بار ہون انتظار سے بین کل

نمبر ۳

[illegible] رخ پر کہار — آنکھ سنوار تو ہو بہار لیل و نہار و شام و سحر

عاشق ہزار کرتے نثار دل بے شمار تیرے اوپر ۔ تلوار مار پورا ہو وار اب تن یہ بار ہے میرا سر

یا چشم چار پی کر دگار کر گل عذار ہو مشکل حل
دیدار یار دے ایک بار ہوں انتظار سے مین بے کل

نمبر ۳

گل مثل خار چبھتے ہیں یار تپ او ریخار ہو غم بھاری ۔ خاطر نزار دل داغدار بے اختیار غش ہو طاری
ای کامگار عیسی شعار کر ہوشیار کھو بیماری ۔ ہوں جان سپار امیدوار کر دوستدار تو مددگاری

تو غمگسار رہو ہمکنار بر آوے کار غم جاوے ٹل
دیدار یار دے ایک بار ہوں انتظار سے مین بے کل

نمبر ۴

کروں تجھکو پیار ہیں آشکار ہیوں یانی وار تیرا قمر ۔ میرا افتخار اور اعتبار عز و وقار ہو سر تا سر
گل خوشگوار در شاہوار ہے آبدار قول گوہر ۔ سونے کا تار پھولوں کا ہار ہی زرنگار کہے نبی ہر

منکر ہو خوار پڑے اسپہ مار ہو وہ فرار ذلگل سے نکل
دیدار یار دے ایک بار ہوں انتظار سے مین بے کل

بحر پنجم

نمبر ۲ بحر عام اخاص

تم نیند کے سوتے چھپر کھٹ پر کبھی اس کروٹ کبھی اس کروٹ
ہم رہے تڑپتے تا بہ سحر کبھی اس کروٹ کبھی اس کروٹ

نمبر ۱

دل سینے سے باہر نکل پڑا کبھی اس کروٹ کبھی اس کروٹ ۔ دو ہاتھ کلیجا اچھل پڑا کبھی اس کروٹ کبھی اس کروٹ

میری نیند میں پیارے خلل پڑا کبھی اس کروٹ کبھی اس کروٹ — میں مچل پڑا میں مچل پڑا کبھی اس کروٹ کبھی اس کروٹ

پٹی سے پلنگ کی مارا سر کبھی اس کروٹ کبھی اس کروٹ
ہم رہے تڑپتے تا بہ سحر کبھی اس کروٹ کبھی اس کروٹ

نمبر ۲

وہاں تجھ سے ملکر سویا تو کبھی اس کروٹ کبھی اس کروٹ — بیتاب رہا میں ہر اک سو کبھی اس کروٹ کبھی اس کروٹ
بے کلی تھی دل کو ای گلرو کبھی اس کروٹ کبھی اس کروٹ — کبھی اس پہلو کبھی اس پہلو کبھی اس کروٹ کبھی اس کروٹ

کبھی ادھر نظر کبھی ادھر نظر کبھی اس کروٹ کبھی اس کروٹ
ہم رہے تڑپتے تا بہ سحر کبھی اس کروٹ کبھی اس کروٹ

نمبر ۳

غیروں کو آپ جو سلواتیں کبھی اس کروٹ کبھی اس کروٹ — ہم آہ بھریں اور چلاتیں کبھی اس کروٹ کبھی اس کروٹ
دل تھام تھام رہ جاتیں کبھی اس کروٹ کبھی اس کروٹ — بائیں دائیں بائیں کبھی اس کروٹ کبھی اس کروٹ

بے چین تھا دل بیتاب جگر کبھی اس کروٹ کبھی اس کروٹ
ہم رہے تڑپتے تا بہ سحر کبھی اس کروٹ کبھی اس کروٹ

نمبر ۴

رہا درد جدائی چار پہر کبھی اس کروٹ کبھی اس کروٹ — شب کاٹی آخر رو رو کر کبھی اس کروٹ کبھی اس کروٹ
ہم لوٹے پھرتے تھے گوہر کبھی اس کروٹ کبھی اس کروٹ — کہیں رو رو پہ چندگئی رات گذر کبھی اس کروٹ کبھی اس کروٹ

لگاتے ہیں تہمت غیر ادھر کبھی اس کروٹ کبھی اس کروٹ
ہم رہے تڑپتے تا بہ سحر کبھی اس کروٹ کبھی اس کروٹ

بحر ہشتم

نمبر ۲۳ عام	اخاص
ہے انگریزی عمل نہیں کچھ خلل حکم برمحل برابر جاری	رہیں بارہوں مہینے سکھی سبھی نر ناری
نمبر ۱	
جنوری میں پیا جن ساتھ ناری اور ناتھ گلے میں ہاتھ چین سے سوتے	کھیتوں میں لوان کے بیج عشق کا بوتے
جاڑوں میں خوشی کی بات چین کی رات کاٹیں اوقات بہت خوش ہوتے	پھل پھول ملے ہیں بالیے کے اور ہیں جوتے
فروری میں فرحت پائی فرخی فراغت لائی مارچ نے خوشی رچوائی	بھر بار بہار اب آئی
سرو میں کہیں ہے چوپی کہیں ہے دونی کہیں ہے رونق تینوں میں ہی پیاری	رہیں بارہوں مہینے سکھی سبھی نر ناری
نمبر ۲	
اپریل میں اریم بار کرتی ہیں پیار ناتھ اور نار گرم بازاری	لگیں خس کی ٹٹیاں جن کے نیکھے جاری
سیجوں میں ڈوری کسی عطر سے لبسی کرتے ہیں ہنسی پیارے اور پیاری	پھولوں کے گجرے ہار ہیں رہے بھاری
ہے مئی مہینا پیارا آنند مئی سنسارا ہے نشہ جون سے ہارا	معجون بھنگ کا سارا
آپس میں نہیں کچھ شرم مغل ہے گرم ملائم نرم فرش گلکاری	رہیں بارہوں مہینے سکھی سبھی نر ناری
نمبر ۳	
جولائی لائی برسات سبھی برسات ابر و نرات گھٹائیں چھائیں	کیا روم جھوم کر نئی بدلیاں آئیں
بارش کے خوب ایام چل رہے جام ساتھ گلفام مرادیں پائیں	کہیں پڑا ہنڈولا کہیں ملار گائیں
ماہ اگست کیا آیا ہے موسم اگست شرمایا آرام ستمبر لایا	گیا جور و ستم کا سایا
معشوق نے چھوڑی جفا کرتے ہیں وفا ہوا دل صفا خلق خوش ساری	رہیں بارہوں مہینے سکھی سبھی نر ناری
نمبر ۴	
اکتوبر بہتر ماہ خدا آگاہ حسب دلخواہ بہاریں ہیں	کھلے طرح طرح کے پھول باغ میں جم جم

گرمی رخصت ہو چلی پھولی ہر کلی ڈالی ہی پھلی سردی ہی کم کم	اس موسم کے قربان ہیں ہم تو ہر دم
ہی ماہ نومبر دلبر برلایا کام دسمبر یہ بارہ ماسہ کہکر	کیا لونڈ مہینا باہر
سکے گوہر گن دن لاگ ختم ہی سال ل ہی خوشحال عیش ہی بھاری	رہیں بارہوں مہینے سکھی سبھی نر ناری

بحر ہفتم

نمبر ۱۷ عام — اخلاص

ملا نہیں میرا دلبر جی
چھپا سبھی جہان پھرا میں در گوہر جی

نمبر ۱

ای جان جہان ای سرو روان ای ماہ لقا ای حور ادا	برحال غریم رحم نما بر جان حزین لطفے فرما
جس دم سے چھپا میرا رسیا اکتات ہی من گھبرات جیا	جی جان تجون ہرگز نہ جیون جب تک نہ ملے وہ میلو پیا

میرے تن سے نکلے جان پیا بر جاؤں مرجی
چھپا سبھی جہان پھرا میں در در گوہر جی

نمبر ۲

ای روے شما چون آئنہ دست خوے شما پر جور و جفا	گیسوے شما افعی بلا ابروے شما شمشیر قضا
تجھو ہیں تیری دونوں بھویں کاٹے کا نہیں لگتا ہی پتا	ناگن ہی کالی زلف تری بچتا ہی نہیں جیسے اسنے ڈسا

کبھی ٹھیک نہ ہوں سان ٹچہ کوئی لاکھوں منتر جی
چھپا سبھی جہان پھرا میں در در گوہر جی

نمبر ۳

مہ جبین ہی لقا سیم بدن محبوب نازنین نازک تن	آرام روح و دل راحت جان گلفام پریرو غنچہ دہن

دیدار دکھاوے اے پیارے میں ترا ہو گئی گھر کے مارے
تو اپنی صورت دکھلاوے اُڑ گئے ہوش ہیں سارے

میں جان کروں قربان ہووے دیدار میسر جی
چھپا نا بھی جہان پھرا میں دردر گوہر جی

نمبر ۴

در عشق صنم میلید دلم و بیدلم میچکید چشم ہم
نہیں کوئی ایسا جیسا تو سب اچھوں میں ہے اچھا تو
اے صبا لطف ای چرخ مدد ای قضا رحم ای بخت کرم
گوہر سے آکر مل جا تو مت ہرگز اسکو ترسا تو

یہ نیا خیال ہے آن گاوے دنگل میں تیغ بسر جی
چھپانا بھی جہان پھرا میں دردر گوہر جی

نمبر ۵ عام | ۲ خاص

اگم ہے میرا برہ کا ساگر جی

نمبر ۱

دریا سے اولیں موج افزا عکس ہوا طوفان بپا
نلی ہے نہ پال نہ کھیونیا پتوار نہ پار کو لگو نیا
بل شکستہ ساحل ناپیدا ناخدا خفا میں ہیں محو بلا
منجدھار میں ڈول رہی نیا دیا دیا دیا

آنکھیں لہریں چاروں اور زور سے ٹوٹا لنگر جی
اگم ہے میرا برہ کا ساگر جی

نمبر ۲

من غوطہ زدم ہر چار طرف تا قصد بستم در صدف
جل تھا اتھاہ سندر بھی بسر گئی کچھ سوچ کے کچھ بات ہوئی
آمد نہ بشیرے ہم در کف در بحر دوم شد عمر تلف
تھی من کو آسا موتی کی کوڑی بھی نہ اپنے ہاتھ لگی

میرے لگا نہ گھونگا ہاتھ اس بحر سمندر جی

اگم ہے میرا برہ کا ساگر جی

نمبر ۳

بگذشت ز سر آب اشکم غوطہ می خورم در بحر سوم
آنسو جو بہتے انکھین سے جھر کر مین بہنے لگے کہین گہہ کر

در عرق غرق شد جان تنم یارب چہ کنم یارب چہ کنم
بانسوں جل سر سے گیا اترا کیسی کرون مین جاؤن [illegible]

میں کس بدہ اتروں پار ہوں بھنور کے اندر جی
اگم ہے میرا برہ کا ساگر جی

نمبر ۴

چون بحر چہارم در دیدم گرداب خطر یکسر دیدم
لگی لاج گئی بات گئی پھنس سے گئے پاؤں ادا میں چلے [illegible]

نے طاقت زور روز زرد دیدم مستغرق حسرت گردیدم
ہا ہا کھاؤں بیاں پڑی ہیں رہ رہ جاؤں سوار [illegible]

میری کرے مدد کرتار تار نگرا ہے گوہر جی
اگم ہے میرا برہ کا ساگر جی

بحر ہشتم

نمبر ۱ عام — اخاص

ہمیں ہولی سے کیا حاصل — ملیں ہم گلے کس کے اے دل

نمبر ۱

کہاں کی ہولی کیسا پھاگ — کہاں کا رنگ کہاں کا راگ — ہجر کی لگی سینے میں آگ — دل لگی کس کی کس کی لاگ

دوہرہ

پھاگن میں ہمیں گھر پیا جن سے سکھ نہ رہیہ — سوکھی لکڑی ہی جرے میری جی اور دیہہ

ہوئی سب عیش و خوشی باطل

ہمیں

ملین ہم گلے کس کے اے دل

نمبر ۲

چشم تر نبی ہو پچکاری | جس سے ہین اشک سرخ جاری | رنج ہی فرقت کا بھاری | کرین کیا رنگ کی تیاری

دوہرہ

پیا بدیسی ہوگئے پھاگن کسے سہائے | دھور پڑے اس پھاگ پر یہ ہوری جر جائے

یار کا ملنا ہی مشکل
ملین ہم گلے کس کے اے دل

نمبر ۳

کرین کیا لیکے ہم انگور | زخم فرقت سے دل ہی چور | جائین ہم کہان کہ ہو مجبور | زمین ہی سخت آسمان دور

دوہرہ

دکھ سے چھاتی پک گئی بھاوے کس کو پھاگ | بدلین اپنے بستر کیا بدل گیو ہی بھاگ

یار ہی غیرون مین شامل
ملین ہم گلے کس کے اے دل

نمبر ۴

خوش آوے نہ رنگ کا کب ساغر | جدا ہی سبزہ رنگ دلبر | اوس سے پیا نہ بچھڑے کیونکر | کیے یون رو رو کر گوہر

دوہرہ

بنا پیا بھاوے نہین ہوری ابکی سال | ڈارو دھور بچھیر پر پھینکو دور گلال

لوگ سب خوش ہین گلے مل مل
ملین ہم گلے کس کے اے دل

نمبر ۱ عام | ۲ خاص

خدا سے کے لیے نہو غافل
ارے دل حسینوں سے مت مل

نمبر ۳

ملیگا اگر تو ہوگا خوار | عشق ترے گلے کا ہوگا ہار | جان کا ہوویگا آزار | رہیگا سدا زار و بیمار

کہا سے مان جو ہو عاقل
ارے دل حسینوں سے مت مل

نمبر ۴

پیشہ ہی جفا حسینوں کا | شیوہ ہی دغا حسینوں کا | کام نہیں وفا حسینوں کا | عشق ہی برا حسینوں کا

عشق سب چیز سے ہی مشکل
ارے دل حسینوں سے مت مل

نمبر ۵

پہلے دم دیتے ہین معشوق | پیچھے غم دیتے ہین معشوق | ستم نم دیتے ہین معشوق | بلکہ سم دیتے ہین معشوق

نہ بن کامل سے کبھی جاہل
ارے دل حسینوں سے مت مل

نمبر ۶

عشق اگر کرے تو کر رب کا | حاصل معشوق وہ ہی سب کا | حسین ہین کج ادائی تیرے ڈھب کا | جو ہی وہ اپنے مطلب کا

بات ہی گوہر کی کامل
ارے دل حسینوں سے مت مل

بحر نہم

خیال ہولی نمبر ۱ عام | ۱ خاص

ہی ہولی کا روز ملو سینے سے | مری جان گلے مین بہیان ڈالو جی | برس روز کے بعد آج ارمان نکالو جی

نمبر ۱

اس دن کی آس مین بارہ مہینے گذرے
سب بدن بدن سے ملے دل دل سے
اب عذر نہین لازم ہی ہاتھ پھیلاؤ
مری جان مشکل مقطع پایا جی
مری جان جوش الفت ہی سوایا جی
مین تمسے ملون تم گلے مرے لگ جاؤ
رات کو ستارے گنے تو دن یہ ہاتھ ہی آیا جی
ہے آج خدا نے ہمین ورہولی کا دکھلایا جی
مری جان بات ہرگز مت ٹالو جی

برس روز کے بعد آج ارمان نکالو جی

نمبر ۲

مین تم پہ چھڑکون رنگ چھڑکو تم مجھ پر
معجون شراب اور بھنگ کھاؤ جو چاہو
خوب آج اڑاؤ گلال بھر بھر جھولی
مری جان یہی تو ہی سبکا جی
مری جان لطف ہی چاندنی شب کا جی
مین تم سے کھیلون تم مجھ سے کھیلو ہولی
ہو دور ساغر نیش وقت ہو اپنے مطلب کا جی
تم کھاؤ پان ہو جان مین بوسہ لب کا جی
مری جان دھول دشمنون پہ ڈالو جی

برس روز کے بعد آج ارمان نکالو جی

نمبر ۳

مین چھیڑون ساز تم خوشی سے ہولی گاؤ
کپڑون کو بدل کر عطر لگاؤ اچھا
کہین ہنسی خوشی کی بات نگ مین بس مین
مری جان مزہ ہی اسی مین پیار جی
مری جان ہمین گھر مہک کے مار جی
پھولونکی گیندین بنا کھیلین آپس مین
پچکاری سے خوب رنگ کے چھوٹین فوارے جی
ہولی کی طرح جل جائین عدو سب آج ہمارے جی
مری جان رقیبین عاشق تو بنالو جی

برس روز کے بعد آج ارمان نکالو جی

نمبر ۴

زلفون کے سنبھالو بال آئینہ دیکھو
عشاق پڑے ہین بست دید کی خاطر
کہین گھوہر گنیدن لال ہان لو کہنا
مری جان بھرے آنکھون مین لگالو جی
مری جان آنکھ تم ہوش سنبھالو جی
اس دن کا ممکن نہین ہی ہر دم رہنا
مستی کی لبون پہ دھڑی جما کر بیڑہ کھالو جی
چشم غور سے ذرا ادھر کو دیکھو بھالو جی
مری جان سنو سب سننے والو جی

برس روز کے بعد آج ارمان نکالو جی

نمبر ۷۹ عام ۲ خاص

ہے آپ تو ان حسینوں سے چشم کے ہر دم
مری جان عشق گلبدن نے مارا جی
آتا ہے کمخواب خورش نے کیا کنارا جی

نمبر ۱

گم رکھتے ہے وہ صنم محبت ہم سے
گھر چھوڑ کے ہم نے دشت میں جا کر کہالی
گر باغ میں آ سکا یکدم بے ہوکے گذارا

مری جان ہاتھ مل رہ جاتے ہم
مری جان شرم کہا سے کہلاتے ہم
گل بھی لیں سینچیں گلشن لوٹے سارا

مصروف ہمہ تن ہیں ہر دم اسکو پاتے ہم
سینوں سے بنا تفجیر نینوں سے اشک بہاتے ہم
مری جان سے ملے ہم کو وہ پیارا راجی

آتا ہے کمخواب خورش نے کیا کنارا جی

نمبر ۲

شبنم کی نمط ہیں بوند اشک کے جاری
دیتے ہیں چھپکیں عجز آسے دم بدم
رشتہ ہے اسکا تیغ یا آرا جانی

مری جان موج اٹھتی دریائی جی
مری جان کرتے ہیں اپنی صفائی جی
سمجھی شیفتہ تخت پیشانی

ہو دور یار سے لگی دیکھیے کب تک رسائی جی
قصہ ہے نہایت طول کہوں کیا حال جدائی جی
مری جان کو کیونکر ہو گذارا جی

آتا ہے کمخواب خورش نے کیا کنارا جی

نمبر ۳

رہے ادب سے جا کنا باہم عشق کا زینا
کچھ ہمیں تو شک نہیں راہ ہے مشکل
کیا ڈبوں ہر روز عشق نے اک جھانکی

مری جان بھی ملتا تھا
مری جان جانتے ہیں عاشق مرا جی
پر نشان نشان اور نام ہے سب فانی

ہم پہنچیں جانب جار خانہ آوارہ کہ نیک جی
رہے ہر پہ ہمیشہ چھپا نہ ہمیں پانی ہم جی
مری جان دیکھیے کب ہو نظارا جی

آتا ہے کمخواب خورش نے کیا کنارا جی

نمبر ۴

ہے دل پسند آزار رسائی اسکو
مری جان ڈھونڈ لیتا ہے بہانہ جی
آج ہے ہیں گلوں کے خار چبھا ہے جی

ہی جیب اطلسی بے شمار گینہ وزر | مری جان کام ہے اسکا ستانا جی | شاہون کی شیخی کرسے کرکری بنا دیوانہ جی
جگر تافتہ حال کہون کیا گوہر | کچھ نہیں بن آتی بات کہنے کی بھی جز | مریجان زندگی نہیں گوارا جی

آتا ہی کمخواب خورش نے کیا کنارا جی

نمبر ۳ عام | نمبر ۳ خاص

دو لفظون کا ایک نام سات حرفون کا | میری جان کہون کیا اسکی صفائی جی

ہر دن مین دو گلون کی رنگت اس مین پائی جی

نمبر ۱

مین تمھین سنا دون حرف بھی اسکے ساتون | میری جان ادھر تم کان لگا لو جی

کرو غور فی الفور گلون کو دیکھو بھالو جی

وہ حرف نہین ہین سات پھول ہین گویا | میری جان سات کو دونا بنا لو جی

ہوے چودہ پھول معقول نظر تم انپر ڈالو جی

ان چودہ کی تفصیل سناون اس دم | ہر ایک حرف مین دو دو گل ہین باہم

میری جان بڑی خوبی زیبائی جی
ہر دن مین دو گلون کی رنگت اس مین پائی جی

نمبر ۲

ہون رسے کے حرف کی نگہت اور رونق | میری جان رعنا اور ریحان شیدا جی

ہین سب مین ہار سنگھار سہرا ہوے ہویدا جی

دو نامر وا داودی دال ہین دیکھو | میری جان ولا سا دل لگی پیدا جی

یہ تین حرف ایک لفظ قلب کا میرے سودا جی

اب تم سنو دو سہ سے لفظوں کے حرف ادا ہو وِنا — ہر چار حرف کو آٹھ پھول گروانا

میری جان آگے تفصیل سنائی جی
ہر دن مین دو گلون کی نگہت ہمین پائی جی

نمبر ۳

یاسمین یا سمن یا ر و یائے تحتانی — میری جان کرین یک یک کو معطر جی

ہین سوسن سفرج لکھی سین سے طرح سہ جی

نہین نون نمونہ نرگس نافرمان کا — میری جان ناز و نکہت مین ترہکر جی

ہے بیلا بسنتی بے کا حرف اب بہتر خوشتر جی

ان سب پھولون مین تین سوا کیتکی کلیان — خوش رنگ ہین خوشبو دکھاہین چلبلیان

میری جان باعبارتی ہو کھلائی جی
ہر دن مین دو گلون کی نگہت اس مین پائی جی

نمبر ۴

کیا خوب کھلائے پھول ہوا دل تازہ — میری جان کہون اب بات نرالی جی

کیا سمجھین وہ لوگ عقل سے جو ہین خالی جی

کیا آدھا نام فارس مین جو پائی سولی — میری جان پھانسی گردن مین ڈالی جی

یا جاہی دو سرا لفظ بجا کر ہووے بجالی جی

کئی بھید چھپے ہین اسکے لفظ ثانی مین — حقہ سے ظاہر ہوے ہین آسانی مین

میری جان بات کو ہم نے بنائی جی
ہر دن مین دو گلون کی نگہت ہمین پائی جی

بحر دہم

نمبر ۱ سرجام — اخماس

عشق مشکل ہے جی میری جان عشق مشکل ہے
جانتا دل ہے عشق آسان نہیں دل کہیں جان کہیں

نمبر ۱

عشق ہم کرتے جی میری جان عشق ہم کرتے	اُسکا دم بھر جان دل نہیں کہتے بیچ دنیا کے سب [illegible]
دیکھ صورت کو جی میری جان دیکھ صورت کو	خوبصورت کو عشق میں غم نہیں رہتے اشک ہر دم بہتے
کہتا تھا فرہاد یہ عشق بہت دشوار	ملی نہ شیرین جب اُسے مرا وہ تیشہ مار

اسی حالت میں جی میری جان اسی حالت میں
بحر الفت میں سیکڑوں جان بہیں دل کہیں جان کہیں

نمبر ۲

عشق کر دیکھا جی میری جان عشق کر دیکھا	حسن کا لیکھا خوب معلوم ہوا میں تو مغموم ہوا
کوئی نادم ہے جی میری جان کوئی نادم ہے	کوئی خادم ہے کوئی مخدوم ہوا کوئی محروم ہوا
عشق زلیخا نے کیا یوسف کا واللہ	ہوئی چاہ میں دل جہانکے لاکھ جا [illegible]

سب نے جانا ہے میری جان سب نے جانا ہے
تو تو دانا ہے ایسا نادان نہیں دل کہیں جان کہیں

نمبر ۳

ہوش کی پی رہی جی میری جان ہوش کی پی رہی	رانجھا اور ہیر عشق میں [illegible] [illegible]
کیسا غم گذرا جی میری جان کیسا غم گذرا	وامق اور عذرا جان سے [illegible] سب [illegible]

سسی اور پنون نے دی عشق میں اپنی جان — شاہد اور عزیز کا کیا کیا کروں بیان

گئے چار دن کے جی میری جان گئے چار دن کے
جان ہارو سنگے دین و ایمان ہین — دل کہین جان کہین

نمبر ۱۴

کاٹ دو پھندا جی میری جان کاٹ دو پھندا — چھوڑ دو دھندا ایک کی یاد کرو — دل کو آباد کرو
بندگی رب کی جی میری جان بندگی رب کی — غیر ہی سب کی جی کو آزاد کرو — خلق کو شاد کرو
گوہر کا نام لو تو حاصل ہووے کمال — عشق بتوں کا چھوڑ دو کتنے گئے دن لال

کبھی اس ہر کو جی میری جان کبھی اس ہر کو
شری رگھبر کو سمجھے انسان ہین — دل کہین جان کہین

نمبر ۸۲ عام — ۲ خاص

حسن دولت ہی جی میری جان حسن دولت ہی
جگ مین شہرت ہی دیکھو ہر ایک گھڑی خلق مشتاق کھڑی

نمبر ۱

حسن کا گہنا جی میری جان حسن کا گہنا — جسنے ہی پہنا وہ ہی محبوب ہوا — وہ ہی مطلوب ہوا
عجب زیور ہی جی میری جان عجب زیور ہی — سب مین بڑھکر ہی جی کو مرغوب ہوا — واہ کیا خوب ہوا
حسن سے بڑھکر خلق مین نہین کوئی بہتری چیز — حسن کے باعث سے ہوا یوسف کو عزیز

دیکھکر عالم جی میری جان دیکھکر عالم
دور ہو سب غم دلکو شادی بھری خلق مشتاق کھڑی

نمبر ۲

ٹرق بق میں جی میری جان ہے ٹرق بق بنیا — حسن کے حق میں حق نے فرمایا ہے کتاب میں آیا
مجھکو پیارا ہے جی میری جان مجھکو پیارا ہے — آشکارا ہے حسن کا سمایا دلکو ہے بھایا
قول خدا کا دیکھلو پڑھو کلام اللہ — حق جمیل ہے اور حسین ہے حسین کی چاہ

ہوے پیغمبر جی میری جان ہوے پیغمبر
حسن سے سرور جنکی ہے شان بڑی خلق مشتاق کھڑی

نمبر ۳

حسن انسانی جی میری جان حسن انسانی — غذا روحانی راحت دلہا ہے بہت بجا
دیکھ سرو و گل جی میری جان دیکھ سرو و گل — قمری و بلبل حسن پہ ہوئیں فدا شور گلشن میں مچا
رعب حسن ہے اسقدر جسکا نہیں شمار — جانے اسکو وہ کوئی جو ہو واقف کار

حسن کی چوٹیں جی میری جان حسن کی چوٹیں
کھا کے ہم لوٹیں پھول کی جیسے چھڑی خلق مشتاق کھڑی

نمبر ۴

حسن کیا شے ہے میری جان حسن کیا شے ہے — پوچھ مت ہے یہ اسکو تو نور سمجھ گر نہو دور تجھ
حسن اعلے ہے جی میری جان حسن اعلے ہے — دیکھا بھالا ہے ذکر مذکور سمجھ بات مجبور ہے
جسکو ایزد نے دیا پورا حسن و جمال — اسکا تابعدار ہے ہر کوئی گیندن لال

روپ چندر سن لو جی میری جان روپ چندر سن لو
نبی سے حسن لو ہے یہ موتی کی لڑی خلق مشتاق کھڑی

بحر یازدہم

نمبر ۱ شعر عام — اخاص

کیون کاسینے نہ دل بیچارہ
اُسے پیچ عشق نے مارا

نمبر ۱

نگہ سکھ سے سچ کر دلبر | لے گیا لوٹ دل گہبر | اُس شہ حسن کے رخ پر | دل جلا تینگا ہوکر

گورا بدن اسکا ہی خوب سرخ شفاف | گوندھے ہین موتی لال ہین سپیکے موتی صاف

ہوا مجھے نہایت پیارا
اُسے پیچ عشق نے مارا

نمبر ۲

لگا کاٹ عشق کا کاری | ہی حرجی عقل اب ساری | رونے کا تار ہی جاری | ہی دل کو جھمپا بھاری

آنکھ لڑائی یار سے سر پر پڑی بلائے | ڈوب گیا دل چاہ مین کیون نہین غوطہ کھائے

تن من دھن جوبن وارا
اُسے پیچ عشق نے مارا

نمبر ۳

جب عشق نے دلکو ڈاٹا | ہوئی ہڈی لپکر آٹا | اس تیغ نے لوہو چاٹا | یہ کاٹا گلا وہ کاٹا

باندھی اپنی یہ ہوا اوڑا لے گیا ہوش | جوڑین باتین ایسی کچھ کردی سب خاموش

جیتی ہوئی بازی ہارا
اُسے پیچ عشق نے مارا

نمبر ۴

ہی عشق مین وہ دانائی | نہین ایسی کسی نے پائی | جب اُسنے ڈورہ بڑھائی | خاطر مین اُلجھن آئی

گیندن لال گوہر کہین چھند قافیہ بند | روپ چند بھی کہین ولکو ہوا پسند

بسوا بسر ناتھ پکارا
اُسے پیچ عشق نے مارا

بحر دوازدہم

نمبر ۱۴ عام | اخاص

ل	لاکھون ہی باتین	کہین مجھسے سب نے حاصل	مرا مرشد ہے عشق کامل

نمبر ۱

ا ل	اگر تم چاہو لکھون تمثیلا	تو کردون مین ترقیم تھوڑا سا حال تعلیم	کیا کس کس کو کیا تقسیم کرینگے عقلمند تسلیم
ھ	ہوگا تم سکو	ظاہر یہ حال مشکل	مرا مرشد ہے عشق کامل

نمبر ۲

ب ن	برق کو جس نے نالے کا کرنا	اضطراب سکھلایا کس جا سے بدلایا	تڑپ کر دل سے ہاتھ آیا دل پر درد نے سمجھایا
س	سیکھا بار آنے	آنکھون سے رونا مل	مرا مرشد ہے عشق کامل

نمبر ۳

ی د	یہ گرمی تیزی دور اور گردش	سورج مین کون پاتا چکر نہ چرخ کھاتا	سوز دل اگر نہ ہو سکھاتا بخت گرما نہ سکھلاتا
ھ	ہوا پر سایہ	بیخودی کا ہی نازل	مرا مرشد ہے عشق کامل

نمبر ۴

ر ت ا

ریل کی گاڑی
تار برقی کی
لوگون کو جو ہی پیاری
ہی جو کہ ڈاک جاری
آہ کی یہ ہی شرباری
تار میرے اشک کا ہی بھاری

آبرو پاکر گوہر کا شاد ہی دل
مرا مرشد ہی عشق کامل

نمبر ۱۵ عام ۲ خاص

کلی خاطر کی
ای گل کھلا دے آکر
کبھی تو یہان بیٹھ دم بھر

نمبر ۱

آب و دانہ
قسمت میرا
بھولا ہون کھانا پینا
بدلا ہی اب تو جانا
شمع روتا ہون پروانہ
کام ہی آگ مین جل جانا

کشاکش ہر دم
رکھتی ہی جسکو مضطر
کبھی تو یہان بیٹھ دم بھر

نمبر ۲

توان و طاقت
دھوان اٹھتا ہی
گھٹتی ہی دل سے پل پل
رہتا ہون ہاتھ مل مل
استخوان گھلتی ہین گل گل
خاک ہوے جان و جگر جل جل

تھک جاتا ہی
کیون یار پاس آکر
کبھی تو یہان بیٹھ دم بھر

نمبر ۳

پہچان تو نے
وہان چلمن ہی
کاکل مین ڈالی ای جان
چہرے پہ تیرے ہر آن
یہان بھی یون سے دل ہی حیران
ٹھایان پردہ عقل پر آن

خدا ضامن ہی
بندہ ہون تیرا دلبر
کبھی تو یہان بیٹھ دم بھر

نمبر ۴

یہ دل نے جانا
ہو تجھ سے وصل دلدار
نہ کامل ملی نہ بوسے یار

حسن محفل کا	ہوتا ہی تجھ سے ہر بار	پلادے جام می دیدار
لاونی تازہ	دیا نے گائی گوہر	کبھی تو یہان بیٹھ دم بھر

نمبر ۸۶ عام ۳ خاص

باغ عالم مین	ہی سب کو بامرادی	آئی ہی ہوئی شہزادی

نمبر ۱

کھلجاتے ہین	گلشن مین غنچے بالکل	پھولے ہین خوشی کے مارے گل
گاتے ہین نغمے	کرتے ہین مرغ سب غل	خاص کر طوطی اور بلبل
آتش گل نے	ہی سر پہ اپنے جادی	آئی ہی ہوئی شہزادی

نمبر ۲

صبح سویرے نے	کی جاکے پیشوائی	زلف زر سرخ کی لٹوائی
فرش کو چادر	شب مین نہ جب کے پائی	ماہ نے چاندنی بچھوائی
دورۂ می کا	پیر مغان ہی ہادی	آئی ہی ہوئی شہزادی

نمبر ۳

صبا دیتی ہی	جاروب سب کے فراش	چہرہ ہی بہار کا بشاش
گل سے گلچین کو	مطلق نہین ہی پرخاش	عنادل کہتے ہین شاباش
رنگ ہی ہر جا	پوشش ہی کس کی سادی	آئی ہی ہوئی شہزادی

نمبر ۴

شہنائی گا کر	کرتے ہین راگ اور رنگ	بجا کر ہوئے مست [illegible]
خوشی کا دن ہی	پیتے شراب اور بھنگ	رنج و غم گیا [illegible]

طرہ والوں مین | گو بہر تو سب کو شادی | آئی ہی ہوئی شہزادی

نجبہ سنیرہ وجہم

نمبر نام | اخلاص

درد جدائی تیرا ستمگر غضب ستاتا ہی
اچھل کے دو دو ہاتھ کلیجا منہ کو آتا ہی

نمبر [illegible]

چرخ ستمگر طرح طرح کے شعبدے لاتا ہی
ازبس اپنا جوش جنون سے جی گھبراتا ہی

کانون سے جو سنتا تھا آنکھون سے دکھاتا ہی
خیر کرے اللہ پانون میرا کھجلاتا ہی

جی نہیں لگتا شہر مین اپنا جنگل بھاتا ہی
اچھل کے دو دو ہاتھ کلیجا منہ کو آتا ہی

نمبر [illegible]

زخم کے اوپر مرہم کی جا نمک لگاتا ہی
درد رسک چکر دلوا کر ناچ دکھلاتا ہی

شربت کے دھوکے مین کا فر زہر پلاتا ہی
طرح طرح کے کو دیکھو مصیبت سر پر لاتا ہی

دیکھیے اب اس بلا سے کیونکر خدا بچاتا ہی
اچھل کے دو دو ہاتھ کلیجا منہ کو آتا ہی

نمبر [illegible]

کہتا ہو جیسا جو کوئی ویسا پاتا ہی
دل سے شیشہ کیا توڑا اب پچھتاتا ہی

دیکھ کے میرا حال عدو بھی اشک بہاتا ہی
سمجھ پتھر کی بھی نہیں سمجھا کیا سمجھاتا ہی

[illegible]

آنچل سے کہ دو دو ہاتھ کلیجا منہ کو آتا ہے

نمبر ۳

جو کوئی دیکھتا ہے آیا اُسے چاہتا ہے
کہیں رو رو پا چندا لاک سے کہ وہ ہی آتا ہے

گیندن لال گوہر سب چھبتا جگ گاتا ہے
جیسی وہ ہری یا پدم کو بھید بتاتا ہے

آج بشمبر ناتھ عجب لاؤنی گاتا ہے
آنچل سے کہ دو دو ہاتھ کلیجا منہ کو آتا ہے

بحر چہاردہم

نمبر شعر عام — اخاص

میرا خط صنم کو پہونچا دے
گیا ہے قاصد جھپٹ آوے جب الٹ تو دم آوے

نمبر ۱

لکھی ہے حالت سب غم کی
ہوئی ہے صورت ماتم کی
یاد ہے زلفت پیچ و خم کی

لگی ہے دل میں لاگ بھڑکتی آگ جہنم کی
ڈالی سر پر خاک پھاڑی پوشاک چشم نم کی
نہیں ہے آنکھ میں خواب نہ دل میں تاب ایک دم کی

بھیجا ہے قاصد وہاں لکھ دل کا حال
خدا کے واسطے جلدی پھیر کے لا دے جواب

شعر شوق کیا بیان کیا جاتا ہے
گیا ہے قاصد جھپٹ آوے جب الٹ تو دم آوے

نمبر ۲

لکھا ہے خط [illegible] لال چشم [illegible]

بڑا ابر دعا ہے یہ ہر بار
رواں ہے میرے اشک کا تار
پہونچے جلد پیغام بر آوے کام رب غفار
بہت ہے دل پہ ستم کروں کیا رقم نہو اظہار
پہونچے نامہ یار تک بھیجے یار جواب
ہوں جواب کا منتظر آوے کہیں شتاب
دیکھیے جواب کیا لاوے
گیا ہے قاصد جھپٹ آوے جب اُلٹ تو دم آوے

نمبر ۳

لکھوں کیا آنکھوں کی زاری
بُری ہے عشق کی بیماری
زخم ہیں سینے پر کاری
ہجر میں ہیں خونبار لگا ہے تار اشک جاری
جیسے ہو یہ آزار اُسے ہو یار زیست بھاری
جدا ہے وہ گلفام نہیں آرام بڑی خواری
تھا نامہ لیکر گیا ہوے کئی دن رات
ابھی نہ آیا لوٹ کر جانے ہوئی کیا بات
کہاں تک جگہ نہ گھبراوے
گیا ہے قاصد جھپٹ آوے جب اُلٹ تو دم آوے

نمبر ۴

لکھا ہے خط میں سب احوال
کروں گا زر سے مالا مال
چلی ہے عجب نرالی چال
پھریگا قاصد شاد غم سے آزاد ہو گا خوشحال
بہت سے انعام اگر ہو کام مٹے جنجال
سنو ہمارا چھند قافیہ بند توڑ دو نال
گیندا لال گوہر لکھیں خط بنام محبوب
روپ چھند نبھی کہیں نہیں لاؤنی خوب
بشمبر دنگل میں گادے
گیا ہے قاصد جھپٹ آوے جب اُلٹ تو دم آوے

نمبر ۹۸ انعام — ۲ خاص

میرا جی ہجر سے گھبراوے
ملے اگر دلدار برآوے کارالم جاوے

نمبر ۱

دیکھیے کب آوے وہ یار
لے گیا دل کو وہ دلدار
کچھ ایسی ہوا چلی اک بار

ہم بیکل ہے کار جدائی بار پڑے بیمار
جگر ہوا ہے صبر گھبرا ہے ابر درد بسیار
میرا پیارا ملے عجب گل کھلے ہووے دیدار

دعا ہے دل سے ہر گھڑی کرے مجھے وہ یاد
یارب ایسا کیجیے پوری ہوے مراد

کام سب میرا برآوے
ملے اگر دلدار برآوے کارالم جاوے

نمبر ۲

ستمبر دلبر ہو جلا دو
کر دیا دل کا گھر برباد
برابر کرے ہے وہ بیداد

کیسے ہووے نہر بھولا سر لبد ہماری یاد
ہر دم ہے لب پر آہ سے وہ ماہ کرے امداد
جو کچھ ہو وہ سہی دعا ہے یہی رہے آباد

کیجیے کس کا آسرا کیجیے کس سے کام
مالک ہے اللہ اب دیگا وہ آرام

آج وہ جلوہ دکھلاوے
ملے اگر دلدار برآوے کارالم جاوے

نمبر ۳

ا و ا [illegible] کیا [illegible]
[illegible] محمد [illegible]

دید کا طالب ہے یہ دل
وصل کے جام کا ہے سائل

یہی ہے پل پل دعا یہی ہے صدا وہ جاوے مل
پلاوے جب وہ جام پاوے آرام دل بسمل

پیارے کے دیدار کی مجھے لگی ہے آس
آج یہی ہے پیکر بلا آوے جلدی پاس

میرا دل مراد بھر پاوے
ملے اگر دلدار بر آوے کار الم جاوے

نمبر ۴

چاہ کر جسے ہوا مجبور
کر گیا میرے دل کو چور
دیکھیے ملے کیسے وہ حور

جدا ہوا وہ ماہ بھر کے ہم آہ رہے مجبور
ہوئی ہماری روح آج مجروح درد بھرپور
آجاوے جب پاس بلا وسواس الم ہو دور

یار وصل کا دے مجھے بھر کے لبالب جام
گوہر جسکا اسم ہے اسکا ہے یہ کلام

برابر چار چوک گاوے
ملے اگر وہ یار بر آوے کار الم جاوے

نمبر ۵ عام ۳ خاص

ستمگر ستم نہ کر ہر دم
مت رہ ہرگز خفا وعدہ کر وفا ظلم کر کم

نمبر ۶

ستانا ترک کرو گلفام
کہاں تک سہوں درد آلام
ستم مت کرو سحر اور شام

ہم عاشق آزاد محض ناشاد ہیں صبح و شام
دل رہتا غمناک آنکھ نمناک روح ناکام
کرو اگر تم کرم وصل ہو صنم تو ہو آرام

کرو نگاہ مہر تم رشک قمر آیات — کہا ہمارا مان لو کرو مشکل آسان

دور ہو غم و الم اے صنم
مت رہ ہرگز خفا وعدہ کرو وفا ظلم کر کم

نمبر ۲

عاشق مضطر ہوں ناشاد — ٹوٹا کوہ الم ہوا سر قلم مثل فرہاد
کرو تم ذرا عدل و داد — رحم کرو ہر آن قول او مان رشک شمشاد
تم تو ہو مثل سرو آزاد — وفا کرو اقرار کھو آزار کرو امداد
ماہ عرش حسن و ادا شاہ شہر آرام — گل گلستان صفا کرو ہمارا کام

ترک کرو ذرا ظلم اے ظلم
مت رہ ہرگز خفا وعدہ کرو وفا ظلم کر کم

نمبر ۳

خدا کا خوف کرو دلدار — مالک وہ اللہ عالم آگاہ کل مختار
کرو مت فراموش اقرار — عہد کو کرو وفا رکھو دل صفا خوش خواہ کار
نہ ہوگا ہم سا عاشق زار — مستمند محروم سخت مغموم وصل دشوار
داغدار افگار دل حسرت ملامال — خاکسار خاک قدم ہوں مشتاق وصال

مرہم زخم دل عالم
مت رہ ہرگز خفا وعدہ کرو وفا ظلم کر کم

نمبر ۴

زمانہ گذرا لا حاصل — روتا ہوں دن رات گنتا اوقات سخت مشکل

تیک کر غفلت کو غافل
خدا کا قہر ہو نازل

سہو ن کہاں تک الم رحم کر صنم ہو قاتل
قتل ہمارا نہ کر ذرا آ ادھر شاد ہو دل

درد مند غم آشنا ہیں عاشق ناکام
مست رند اہل وفا ہمارا گوہر نام

سناؤن طرہ سخن ہمدم
مت رہ ہرگز خفا وعدہ کر وفا ظلم کر کم

بحر پانزدہم

نمبر ا فرعام — اخاص

اُس گل کا سراپا لکھا گئیں یہ کلیان
کیا باغ سخن کو ہرا کھلا دین کلیان

نمبر ۱

رہ جعد سیہ ہے پیچدار یا سنبل
زنجیر ہے [illegible] ہے دام بلا وہ کاکل
[illegible] سیدھی راہ مانگ ہے یا کل

ہوا ناگن کا گمان گئی جس دم کھل
ہے جہان سے اندر پڑا جسکا شور و غل
دل کو لیتی ہے مانگ ہمین دیکھ چل

پیشانی میں ہے نور چاندنی سی چھلیان
کیا باغ سخن کو ہرا کھلا دین کلیان

نمبر ۲

[illegible] ہین دونون ابرو

نرگس یا بادام چشم یا آہو

[illegible]

ہین ہونٹھ شکر اور بات قند کی ڈلیان
کیا باغ سخن کو ہرا کھلا دین کلیان

نمبر ۳

مضمون دہن کب قلم سے لکھا جاوے
کس طرح سے عنقا بھلا دام مین آوے
دانتون کی صفت کو کب شاعر لکھ پاوے
موتی کی لڑیان لکھی عقل شرماوے
لکھے سیب ذقن کو اگر تو دل پچھتاوے
غبغب کو لکھے گر چاہ تو غوطہ کھاوے

گردن ہے صراحی صاف نور کی ڈھلیان
کیا باغ سخن کو ہرا کھلا دین کلیان

نمبر ۴

شانون کا وصف نہین قلم سے لکھا جاتا
بازو سے ستون قصر جنان شرماتا
مہونچا ہے عاشقون کو سکھ پہونچاتا
بیکلی کلائی دیکھے ہے دل پاتا
مضمون نہین ہاتھون کا ہاتھ مین آتا
پنجے سے بہت خورشید بھی خجلت کھاتا

انگلیان نہین ہین مونگ کی گویا پھلیان
کیا باغ سخن کو ہرا کھلا دین کلیان

نمبر ۵

سینے کو دیکھ ہو دور دل کا کینہ
خوبی کا خزینہ حسن کا ہے گنجینہ
ہین حباب پستان بحر حسن ہے سینہ
ہے شکم صاف شفاف جیسے آئینہ
غبغب کا عکس ہے ناف بھر آئینہ
تشبیہ کمر کی ڈھونڈھی مگر پائی نہ

کرتی ہین حیران رانین پنڈلیان

کیا باغ سخن کو ہرا کھلادین کلیان

نمبر ۶

خاموش بس آگے جائے شرم ہی اسدم
تعریف مین اسکی قلم ہی چلتا کم کم
ہو خجل پانون سے نور نیر اعظم

ان بدھے موتی منہ موندی سکی کا عالم
پیوند سشگافون مین ہو متناسب باہم
تلوون کو دیکھ پڑ جائے گلون پر شبنم

نازکی ایڑی ہی جو دل سے چھلیان
کیا باغ سخن کو ہرا کھلادین کلیان

نمبر ۷

قامت ہی یا سرو باغ رعنائی
رفتار کی اسکی صفت نہ کچھ بن آئی
گوہر نے سراپا لکھا دیکھو دانائی

شمشاد نے ایسی کہان راستی پائی
تلوار چال پہ چلی کبک شرمائی
جس نے سنایا عدو کو غیرت آئی

دشمن کے منہ پر خاک رشک سے ملیان
کیا باغ سخن کو ہرا کھلادین کلیان

نمبر ۹۲ عام — ۲ خاص

یہ کوسے صنم کا نشان بتاتے ہین
جو جاتے ہین وہان نہ پھر آتے ہین

نمبر ۱

اول تو نہین ہی سہل وہان کا جانا
دانا گر جاوے وہان تو ہو دیوانہ

جب سے گئے وہان تو پھر مشکل ہی آنا
وان پہونچے اگر ہشیار تو ہو مستانہ

نادان کہا تو مان سے سمجھاتے ہین
جو جاتے ہین وہان نہ پھر آتے ہین

نمبر ۲

دل کم رو ہان جانے کو عبث کتا ہی
تو خار سمجھ لے اسے جو گلدستا ہی
اُس کوچے کا آسان نہین رستا ہی
دوان عجب لوگ ہین عجب شہر بستا ہی
تجھسے تو ٹھٹھہ کرین لاکھون جو وہان بکتے ہین
جو جاتے ہین وہان نہ پھر آتے ہین

نمبر ۳

مت جاوے تو وہان نہ کر نادانی
دانہ ملتا ہی وہان نہ مطلق پانی
اس کوچے مین ہی بہت بڑی حیرانی
جو کوئی وہان تک گیا ہوا وہ فانی
جو لوگ گئے ہین وہان وہ پچھتاتے ہین
جاتے ہین جو وہان نہ پھر آتے ہین

نمبر ۴

اس جانے سے آنے سے فائدہ کیا ہی
یہ سچ نہین ہی بات بہت بیجا ہی
کیون تجھکے آمد و رفت کا یہ سودا ہی
آنا جانا ہو دور بہت اچھا ہی
گانے والے گوہر کا قول گاتے ہین
جو جاتے ہین وہان نہ پھر آتے ہین

نمبر ۹۳ غزل عام — ۳ خانے

رخسار سے تیرے رنگ ہی پھیکا گل کا

گفتار کو سنکر اوڑ سے ہوش بلبل کا

نمبر ۱

کھل گیا پیچ جو وقت تری کاکل کا — گلشن مین نقشہ بگڑ گیا سنبل کا
قامت ہی سرو دل جسپہ فدا صلصل کا — نرگسی ہی تیری آنکھ پیالہ مُل کا
دل غرض فدا ہی تجھپر جز و کل کا
گفتار کو سنکر اوڑ سے ہوش بلبل کا

نمبر ۲

آباد ہو آکر صنم ہمارے دل مین — گھر تیرے لیے ہی بنا پیارے دل مین
آتا ہی نظر تو ہی تو سارے دل مین — ہون دیدہ کے حاصل ترے نظارے دل مین
ہر ایک ہی تجھ بن کرنے والا غل کا
گفتار کو سنکر اوڑ سے ہوش بلبل کا

نمبر ۳

سرمے کی نہین تحریر تری آنکھون مین — ہی دبی ہوئی شمشیر تری آنکھون مین
جادو کی ہین تاثیر تری آنکھون مین — ہی نشہ بہت بے پیر تری آنکھون مین
آواز قلم سے مچا شور قلقل کا
گفتار کو سنکر اوڑ سے ہوش بلبل کا

نمبر ۴

دل مست ہی پیر اجلد کچھ ایسی شے لا — ہی کھلی چاندنی رات ساقیا مے لا
سن لے گوہر کا قول پیر مست چھیلا — کہین روپ چند اور بنسی نہ کرواویلا

یہ قول ہی کرنے والا عدو کے قتل کا
گفتار کو سنکر اوڑے ہوش بلبل کا

نمبر ۹۴ عام　　۹۴ خاص

اک نئی دکان تنبولن نے ہی کھولی
پانون مین جمع اس شہر کی آسنے ٹھولی

نمبر ۱

کیسی تنبولن دھان پان البیلی
ہی کوئی کھلاڑن عجب یہ کھائی کھیلی

جب پان کھلایا جان نذر مین لیلی
ہی اب تو خریدارون کا خدا ہی بیلی

نادم ہین اس شہر کے سب تنبولی
پانون مین جمع اس شہر کی آسنے ٹھولی

نمبر ۲

جب اپنے ہاتھ سے اسنے کھلایا بیڑا
دل گیا ہاتھ سے ہاتھ جب آیا بیڑا

ہو گیا سرخ رو جس نے کھایا بیڑا
ہی اب تو قتل کا اسنے اٹھایا بیڑا

چکنی چکنی باتین ہین میٹھی بولی
پانون مین جمع اس شہر کی آسنے ٹھولی

نمبر ۳

وہ سر شام کو پہن کے کپڑے زیور
گنگا جمنی ہی پاندان کیا خوشتر

ہی بیٹھتی سج کر ایک تخت کے اوپر
موتی کا چونہ صاف ہی کتھہ انور

زردوزی کرتی ہی بنت کی چولی

پانون مین جمع اس شہر کی آسنے ڈھولی

نمبر ۹۴

بازاری عورت ہے بلا ڈر اس سے — آتا ہے مجھکو بہت بڑا ڈر اس سے
کر یاد خدا تو نام خدا ڈر اس سے — آسیب پری ہے بلکہ بلا ڈر اس سے

یون کہے بشمبر لگی عشق کی گولی
پانون مین جمع اس شہر کی آسنے ڈھولی

نمبر ۹۵ عام — بحر شانزدہم — اخاص

جلد چہرے ای گلفام ہم سے عاشق ہین ناکام
مل ہمسے ای پری پاس آ ذری کہ دل پاوے آرام

نمبر ۱

ہم کا بھروسا کیا ہے یار ہمسے مل آکر دلدار — بیکل ہے دل میرا عشق ہے تیرا ہوہین انکھین خونبار
عشق کا تیرے ہون بیمار جلد دکھادے تو دیدار — رنجہ کیجیے قدم ہوویگا کرم نہین لازم انکار

ہین تجھپر قربان ہون میرے پیارے — تو جلدی سے نزدیک ہمسے اب آرے
ہین ہجر کے چلتے سر پر میرے آرے — تو اب تو اپنی شکل مجھے دکھلارے

میری تمنا ہو انجام آج خوشی کا ہے ہنگام
مل ہمسے ای پری پاس آ ذری کہ دل پاوے آرام

نمبر ۲

جان ہمارا کہنا مان دانا سے مت بن نادان — گر لاتے اسطے باغ دل کھلے خوشی سے [illegible] جان
سینہ [illegible] کے ہو انسان اپنا دل تجھپر قربان — کر گلگشت چمن تجھکو گلبدن رکھے شادان ہجان

کیا کروں بیان دشوار ہوا ہے جینا
~~سینے سے ملاؤ آکے پیارے سینہ~~
ہے دل کا شیشے سے ٹوٹ گیا آئینہ
ایسا لازم نہیں کہ رکھو کینہ

ہفت میں شہر سے ہم بدنام ہیں عشق میں ناکام
مل مجھ سے اے پری پاس آ ذری کہ دل پاوے آرام

نمبر ۳

شوق ہے تیرا مجھے کمال رغبت یہ ہے کہ ہو وصال
مست ہوا ہوں کیا کہوں حال پوچھ مت میرا احوال
پورا مطلب کرو اگر دل دھرو تو پاؤ گے اقبال
سب پر آئی بلا جگہ ہے بلا عجب دیکھا جنجال

دن تیرے ہجر کا یار نہیں کٹ سکتا
بڑھتا ہے مرض نہیں گھٹ سکتا
یہ دکھ ہے ایسا برا نہیں ہٹ سکتا
دل کو چاہا تھا ہٹے نہیں ہٹ سکتا

چشم ہے تیری یا بادام یا نرگس یا مے کا جام
مل مجھ سے اے پری پاس آ ذری کہ دل پاوے آرام

نمبر ۴

~~میرا جانی تو محبوب سب سے اچھا ہے خوب~~
مت کر باتیں نامرغوب ناحق ہوگا تو محجوب
کیوں کرتا ہے ستم تن تو اے صنم مرا تو ہے مطلوب
حسن ہے تیرا بھلا جیوں ہے بھلا بہت عمدہ اسلوب

سب جگہ پھرا ہوں میں نے دنیا چھانی
عشاق میں کوئی نہیں جو میرا ثانی
حیران ہیں میں کرو دور مری حیرانی
معشوق نہیں کوئی تجھ سا دیکھا جانی

ختم یہ گوہر کرے کلام پاوے اپنا دلی مرام
مل مجھ سے اے پری پاس آ ذری کہ دل پاوے آرام

[illegible]

نمبر ۹۶ عام | ۱ خاص

قول ہمارا سنو پہیلی کھولو بولو بولو

نمبر ۱

انڈا دیکھا عجیب ہمنے کبھی گرم کبھی ٹھنڈا | پڑ رہے گی ہو تو بتلاؤ کون چیز کا انڈا

وزنی باتین ملین تولو قول ہمارا سنو پہیلی کھولو بولو بولو

نمبر ۲

چار مرغ ہین اُس انڈے مین ایک ہوا آتش آب کا | تین ہین پردے اُن چارون مین ایک مرغ نشو و نما کا

جا کر دیکھو خوش تو ہو لو قول ہمارا سنو پہیلی کھولو بولو بولو

نمبر ۳

چارون مرغ کے پر و بال ہین رنگ رنگ کے خوشتر | کھانے کی کوئی چیز نہ کھاوین پیوین وہ پانی اکثر

مست شراب شہد کو وہ گھولو قول ہمارا سنو پہیلی کھولو بولو بولو

نمبر ۴

مرغ کے اندر انسان دیکھے نئی نئی صورت کے | چونچ پانون ہین اُن مرغون کے عجب عجب رنگت کے

گوہر کہتا موتی رولو قول ہمارا سنو پہیلی کھولو بولو بولو

نمبر ۹۷ عام | ۲ خاص

رہرو راہ کرم ماہر و ہمدم روح عالم

نمبر ۱

دلارام دل اور دکھا وہ مکھڑا آ کر سارا | درد و دور رہو مراد حاصل کر دو کام ہمارا

رکھو درہم کا کل کم رہرو راہ کرم ماہر و ہمدم روح عالم

نمبر ۲

سروار وسرور دل آرام ہم آرام ہر دل | ادا کرو وعدہ وصل کا وعدہ روا کرو کامل

لا دوا روگ کھو دیں ہم رہبر و راہ کرم یا ہمرو ہمدم روح عالم

نمبر ۳

ہوا موسم گل کا دورہ ہرا ہوا گل لالہ | کھولو در کو کھلا دو دل کو لاؤ مل دو ساقی

کرو وعدہ گلرو محکم رہبر و راہ کرم یا ہمرو ہمدم روح عالم

نمبر ۴

گھوما روکر در در گوہر درد و الم آلودہ | کھو دو اوسکا روگ دعا کو کرو دل آسودہ

کھولو کھٹرا آؤ اے ہمدم رہبر و راہ کرم یا ہمرو ہمدم روح عالم

نمبر ۵ عام | ۳ خاص

کھلا حسن کا چمن چمن پہ جوبن
رنگ و بو غنچہ کھلا حسن کا چمن

نمبر ۱

غنچہ و ہم دل شگفتہ من تن بدن آگ کھلا دو | گلشن گلشن دامن دامن چمن تانگی یا گو

گلچین دامن سپرین سوسن
کھلا حسن کا چمن چمن پہ جوبن

نمبر ۲

رفتار و رخسار یار سے نیا شگوفہ پھوٹے | سرو کو صلصل گل کو بلبل بالکل دل سے بھولے

دونوں فوراً چھوڑیں گلشن

کھلا حسن کا چمن چمن پہ جوبن

نمبر ۳

زردلیدہ پیچیدہ خمیدہ بخیرت سنبل کاکل ۔ رشک صنوبر قامت خوشتر عارض نورچمن گل

چشم مفتن نرگس روشن

کھلا حسن کا چمن چمن پر جوبن

نمبر ۴

لاجواب باآب وتاب نایاب خیال گوہر ۔ دکھلاوے بتلاوے گاوے سمجھاوے غیبی جوہر

جلتے دشمن مثل گلخن

کھلا حسن کا چمن چمن پر جوبن

بحر سیزدہم

نمبر ۹۹ نام اخلاص

نازنین حسین نازنین حسین نورجبین بالیقین نزاکت آگین ناہید جبین ناخن وہ حنائے رنگین

نمبر ۱

نرگس چمن نرگس چمن نافرمان نسترن ناروان سوسن نسرین و سمن نہین رکھتے سیب اور جوبن

نارو سخن نارو انجمن ناپسند انجمن نہین مستحسن نادان نہ بن نہین دلا یہ باتین احسن

نہین سنا کہین یہ نہین کہین نورجبین بالیقین نزاکت آگین ناہید جبین ناخن وہ حنائے رنگین

نمبر ۲

نشتر جنون نشتر جنون نوش کرے مرا خون نہ مین کچھ بولون نہ عذر کرون ناشاد ہون مثل مجنون

نارسا نگون ناسیا نگون تنگ چرخ نیلگون نصیب واژون ناکام رکھون نومید و نہایت محزون

نام دلنشین نام لبنشین نورعین بالیقین نزاکت آگین ناہید جبین ناخن وہ حنا آگین

نمبر ۵

ناصح جہان ناصح جوان نامور نکتہ دان مہو تو حیران نہین کام زبان ناحق بیہودہ حسرت آن
نالہ و فغان نالہ و فغان نم ہے چشم دل تپان نہین کچھ نہان نقشہ ہے عیان نزدیک بیٹھ امرد نادان
نہین کام نہین نہین کام نہین نورعین بالیقین نزاکت آگین ناہید جبین ناخن وہ حنا آگین

نمبر ۴

نظم ہی پڑھین نظم ہی پڑھین نکلین تمہین حرکتین نورتن پاس ہین نہین سمجھین تم جیسے پوچھین
نکتہ چین سنین نکتہ چین سنین نورتن سی طرفت گنین نیچے ہین طرفین فوطرز ہین گوہر باتین
نایاب لکھین نایاب لکھین نورعین بالیقین نزاکت آگین ناہید جبین ناخن وہ حنا آگین

نمبر ۱ تمام

بہاگن جم جم بہاگن جم جم آیا ہے وہ صنم مناسے ہوئی رنگت گہری ہمارا الم

نمبر ۱

عاشق جھٹ پٹ عاشق جھٹ پٹ معشوقون سے لپٹ شراب عجب غٹ غٹ پئین ٹوٹا ڈٹ جام ہوئین جھٹ پٹ
جانے کٹ کٹ جاتے کٹ کٹ سب رقیب بس پلٹ دور کو ہٹ ہٹ جو تھے نٹ کھٹ ایکبارگی سمٹ

بھر سے مٹکے رنگ کے کیسر سے معشوق	پچکاری بھر مارتے چھوٹے چھوٹی بندوق	

کاکل پرخم کاکل پرخم آیا ہے وہ صنم مناسے ہوئی رنگت گہری ہمارا الم

نمبر ۲

بھر بھر جھولی بھر بھر جھولی لیین رنگ کہیں روڑی باندھکر ٹولی کھیلین ہولی بڑے چھوٹے انسان
بولین بولی بولین بولی گرہ والون کی کھولی مسکتی چولی ڈھولی ڈھولی چبا چبا کے پان

ہندوستان میں ہی بڑا ہولی کا تیوہار — مست ہیں سب چھوٹے بڑے جو ہیں اس پر شیدا

بھاگا سب غم بھاگا سب غم آیا ہے وہ صنم منانے ہولی رنگت گھولی ٹھاٹھا ہمارا الم

نمبر ۳

پل پل چھن چھن پل پل چھن چھن رہی خوشی رات دن تج کر گھر من بہلانے ادھر کھیل میں ہونا ہے
گھڑیاں گن گن گھڑیاں گن گن سب عاشق ہیں بیٹھے ظاہر ویا طلب، گوبر محسن سے یار وہ ہے

سوانگ بناتے خوشنما گاتے ہولی خوب — بدل کے پوشاک کیوں نہی دکھلاتے محبوب

گھڑا جھم جھم گھڑا جھم جھم آیا ہے وہ صنم منانے ہولی رنگت گھولی ٹھاٹھا ہمارا الم

نمبر ۴

چھوٹیں ہیں پشیک چھوٹیں پشیک پچکاری لب ٹھرک کھلاڑی نت تاک ٹھسپ اور ڈھولک بجا رہے ہیں
بڈھے بالک بڈھے بالک پھریں مست بیدھڑک جان کے گاہک سر سے پا تک ہیں نئی پوشاک

ناچ رنگ ہو جا بجا ساغر کا ہو دور — گینڈن لال گوہر ایسے کیوں کی کیا اور

خوش ہے عالم خوش ہے عالم آیا ہے وہ صنم منانے ہولی رنگت گھولی ٹھاٹھا ہمارا الم

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب چمنستان خیالات گوہر از نتائج طبع بلند و فکر ارجمند شاعر باکمال جناب منشی گینڈن لال صاحب گوہر شیکار و رئیس بدایون در مطبع فیض منبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ بماہ ستمبر سنہ ۱۸۸۱ع زیور طبع سے آراستہ ہوکر نور افزای نظر نظارگیاں ہو